مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

الحمد للہ علی احسانہ کہ نسخہ متبرکہ

مشتملہ نعت ہائے سید الکونین ہادئے دارین ختم المرسلین شفیع المذنبین خواجہ

ہر دو سرا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

حصہ دوم

مؤلفہ

ملک فضل الدین صاحب ککے زئی مرحوم

نعت سلطان عرب

المعروف

بہار بے نظیر

حسب فرمائش ملک حسن الدین و ملک تاج الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی تاجران کتب قومی

کوچہ ککے زئیاں منزل نقشبندیہ بازار کشمیری

لاہور

مطبوعہ کیسٹن الیکٹرک پریس لاہور

قیمت فی جلد ۶ /

کتب نعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت سلطان عرب المعروف بہ گلزار یثرب حصہ اول (۱) — نعت سلطان عرب المعروف بہ بہار یثرب حصہ دوم (۲)

نعت سلطان عرب المعروف بہ دربار یثرب حصہ سوم (۳)

ان تینوں حصوں میں ہندوستان کے تمام باکمال شاعروں کی عجیب وغریب اور دلکش اور مقبول عام
نعتیں اردو۔ فارسی۔ عربی۔ پوربی زبان کی نہایت احتیاط سے جمع کرکے شائع کی گئی ہیں
بےنظیر مسدس ترجیع بند۔ مخمسات اور سلام وغیرہ بھی مختلف زبانوں کے درج کئے گئے ہیں
اور لطف یہ کہ جو نعتیں حصہ اول میں ہیں دوم میں نہیں اور جو حصہ دوم میں ہیں حصہ سوم میں نہیں
اور جو نعتیں خزینہ نعت۔ گنجینہ نعت۔ سفینہ نعت میں درج وہ ان میں ایک بھی نہیں۔ بس
نایاب اور قابل دید ہیں + قیمت۔ حصہ اول ۶ر حصہ دوم ۶ر حصہ سوم ۶ر کل ۱/۲ر

خزینۂ نعت (۱) — گنجینۂ نعت (۲)

سفینۂ نعت (۳)

ان تینوں کتابوں بھی نامور شعرا کی نعتیں درج ہیں۔ اور نہایت خوشخط چھپی ہیں۔ اور مزہ یہ کہ جو
نعتیں نمبر اول میں ہیں دوم میں نہیں اور جو نمبر دوم میں ہیں سوم میں نہیں۔ اگر آپ یہ ۶
کتابیں خرید کر جلد بند ہوالیں تو اور کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہ رہیگی + قیمت
نمبر (۱) ... ۴ر نمبر (۲) ... ۶ر نمبر (۳) ... ۶ر

خاور نعت

یہ مجموعہ حال ہی میں تصنیف ہوا ہے اور ایسی موثر دلچسپ نعتیں درج ہیں جو پڑھنے اور سننے والے کو
وجد میں لاتی ہیں۔ خصوصاً صوفی مذاق اصحاب کے لئے تو یہ نعتیں ایک سی تاثیر رکھتی ہیں قابل
دید کتاب ہے۔ قیمت ... ۳ر

دعائے سحری شرح مناجات جامی

صبح کے وقت اللہ کریم کی جناب میں دعا مانگنے کے لئے قابل دید مناجاتیں ہیں قیمت .. ۲ر

ردیف الف
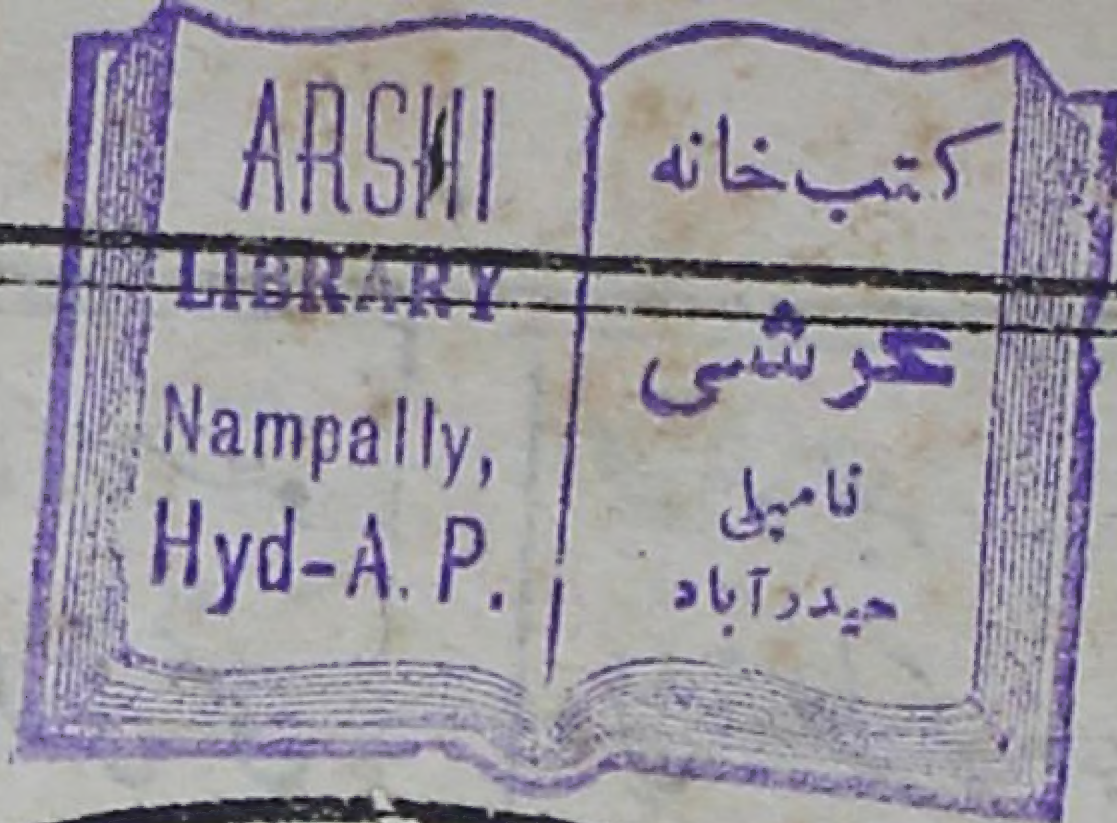
سات پردوں میں جو پنہاں تھا وہ جلوہ دیکھا
مردمِ چشم کی مانند تماشا دیکھا

بعد عرصے کے بر آئی ہے تمنّائے وصال
بعد مدت کے پھر اِس قطرے نے دریا دیکھا

عرش پر ہو گیا خوبی کا دوبالا عالم
صورتِ ناز نے جب حُسنِ سراپا دیکھا

مثل آئینہ رہے دیکھ کے صورت حیراں
کیا کہیں شیشۂ وحدت میں ہے کیا کیا دیکھا

عرش پر اُمتِ عاصی کے بنائے سب کام
نقشۂ اُمّت کا جہنم سے جو بگڑا دیکھا

نظر اُس شخص کو عالم میں خدائی آئی
اِک نظر آپ کا جس نے رُخِ زیبا دیکھا

پر فرشتوں کے جہاں جلتے ہیں واں پہنچے ہیں
آپ کی شانِ مبارک کا وہ رتبہ دیکھا

آپ کو قبلۂ عالم جو جہاں نے پایا
قُدسیوں نے بھی تو ہے آپ کو کعبہ دیکھا

جلوۂ شانِ خدا جس سے نمایاں ہو صاف
بندہ بتلائے کوئی کس نے ہے ایسا دیکھا

کس طرح آپ پہ یہ دل نہ فدا ہو اپنا
رازِ وحدت کا اِسی ذات پہ افشا دیکھا

اور صدموں سے مجھے تو نے رلایا ہوتا
یا الٰہی مجھے یہ دن نہ دکھایا ہوتا

میری اُمت کا جو یہ حال تھا کرنا منظور
مجھ کو محبوب الٰہی نہ بنایا ہوتا

گر مری عرض پذیرا نہ تجھے کرنی تھی
دلِ مضطر کو نہ یہ حال سنایا ہوتا

باغباں تجھ کو گر اس باغ کا کچھ بھی ہے خیال
تو یہ گل تو نے نہ زنہار کھلایا ہوتا

دینے تھے گر تجھے منظور یہ صدمے دل کو
دلِ نازک بھی مرا ویسا بنایا ہوتا

شرم آتی ہے مجھے دیکھ کے جائے اُمت
مرتبہ ہیں نے نہ لولاک کا پایا ہوتا

اور نبیوں پہ مجھے فخر جو دینا تھا تجھے
میری اُمت کو اس آتش سے بچایا ہوتا

خوب ہوتا جو نہ پہچانتا مجھ کو کوئی
واقف اس حال سے اپنا نہ پرایا ہوتا

میں بھی اک بندۂ ادنےٰ تیرا ہوتا یا رب
میں نے یہ رتبہ تقرب کا نہ پایا ہوتا

اپنی امت کو یہ منہ جا کے دکھائے کیونکر
مجھ کو اس شان سے تو نے نہ بلایا ہوتا

میری توقیر نہ کی ہوتی ملک پر ظاہر
حلہ فردوس کا مجھ کو نہ پہنایا ہوتا

آتے جبریل امیں مجکو نہ لینے کے لئے
خلد میرے لئے تو نے نہ سجایا ہوتا

اس چمن کا جو خزاں تھا تجھے کرنا منظور
باغباں نخل محبت نہ لگایا ہوتا

گر محمدؐ کو فدا اپنا بنانا تھا تجھے
اس مصیبت میں نہ رُخ مجھ سے پھرایا ہوتا

جاتے ہو کہاں چھوڑ کے ہوئے مجھے دُنا بیچین ہوں بابا
الفت ہے یہی چھوڑ کے جاؤ مجھے تنہا بیچین ہوں بابا

دنیا سے تم اُٹھ جاؤ رہے فاطمہ جیتی تقدیر سے پھوٹی
ساتھ اپنے مجھے لیلو کہاں جاتے ہو آقا بیچین ہوں بابا

ہے ہے میرا گھر آج ہوا جاتا ہے سونا غم مجھ پہ ہے دونا
حسنین ہیں رو رو کے کہاں جاتے ہیں نانا بیچین ہوں بابا

دکھ پاؤنگی کیا کیا نہ میں حضرت سے بچھڑ کر اے میرے سرور
رونے کو میں جنگل میں بناؤں گی گھر اپنا بیچین ہوں بابا

ہوتی ہے امید آپکی جائے جو سفر کو جاتے ہیں خبر کو
کس بن میں تمہیں ڈھونڈنے کو جائیے دکھنا بیچین ہوں بابا

کھانا مجھے کھلواتے تھے ہوتا جو فاقہ نازوں سے تھا پالا
اب کون ہے یہاں حال مرا پوچھنے والا بیچین ہوں بابا

دنیا سے جو جاتے ہو مجھے جا بابا نا دشمن ہے زمانہ
جنت میں جو جاؤ مجھے تم بھول نہ جانا بیچین ہوں بابا

اک دن وہ تھا جنت سے تھا حلہ مجھے آیا خوش ہو کے پہنایا
ہوں میں تو وہی آج مرا گھر ہے اجڑتا بےچین ہوں بابا

دل پر میرے غم ہوگا مجھے رونے نہ دینگے فریاد کرینگے
بن آپ کے کس طرح مرا ہوگا گزارا بےچین ہوں بابا

ارمان ہے دل کو کہ مروں آپ سے پہلے دیکھوں نہ یہ صدمے
سر سے مجھے آپ اپنے **فدا** کیجئے آقا بےچین ہوں بابا

ہائے دنیا سے چلا چاہنے والا اپنا
چھٹتا ہے ہم سے شہ یثرب و بطحی اپنا

وہ مسافر ہے کوئی دم کا جسے کہتے ہیں
زیب لولاک لما زینت طہٰ اپنا

اب کوئی دم میں چھپ جائیگی صورت افسوس
آخری آپ دکھا دیجئے جلوہ اپنا

حال دل کس کو سنائینگے مریضان بلا
مرض الموت میں ہے ہائے مسیحا اپنا

ہائے دنیا میں اب امت کا سہارا نہ رہا
ہم سے رخ پھیرتا ہے قبلہ و کعبہ اپنا

چھوڑے جاتے ہیں ہمیں آپ بتائیں کس پر
کوئی ملنے کا بتا دیجئے رستہ اپنا

چاہئے صبر مصیبت میں ہر اک کو لیکن
دل نہیں مانتا سمجھانے سے کہنا اپنا

کس پہ بعد آپ کے اب ناز کریگی امت
ہوگا پیدا نہ کوئی آپ سا شیدا اپنا

وہ چلے ہیں سر سے تھی جن درستی دل کی
منہ کو آجائے نہ کس طرح کلیجہ اپنا

اب کہاں پائینگے دیکھینگے جو ظل رحمت
جسکے سایہ نہیں جاتا ہے وہ سایہ اپنا

یاد آئیگی ہمیں آپ کی شفقت جس دم
حال بگڑے گا جدائی سے کیا کیا اپنا

آپ کا لطف نہ تا مرگ ہمیں بھولیگا
یہ وہ ہے زخم نہ ہوگا کبھی اچھا اپنا

اے فدا دل ہوا اس غم سے ہے پانی پانی
کیا عجب ہاں تجھے لے جائے یہ گریہ اپنا

ننھا وے بالم کہ ہمری بپتا یہ کب دیا کی نظر کرے گا
کب ایسی رت مجھ کو ہوگی تو بھی مہر کی نظراں ادھر کرے گا

پڑا ہے کچھ روگ ایسا پیچھے کہ جیو بچنے کی آس کم ہے

بس اب تو دو چار دن میں پیتم تمہارا داسی سفر کرے گا

مدینہ جا کر بسایا تم نے نہ اپنا درشن دکھایا تم نے
کرم کا ہینا پت کا مارا کہاں تلک یوں گذر کرے گا

تمہاری کرپا بنا تو ساجن نہ اپنے دکھ کا ہو کوئی درمن
دوا نہ بیدک کی راس آوے نہ کوئی گنڈا اثر کرے گا

میں چت لگانے کو کھیل سمجھا لگائی نیہا اُٹھائی بپتا
یہ کیا کھبر تھی کہ غم تمہارا ہمارے سینہ میں گھر کرے گا

سکھی جو جائے مدینہ اب کے تو مجھ کو بھی اپنے ساتھ لیلے
جراہیں دیکھوں وہ شام پیارا نجر دیا کی کدھر کرے گا

اِسی تمنا میں جی ہے بیکل تمہارے روضہ کے جاؤں ال بل
جو آئے در پر تمہارا داسی وہیں عمر یا بسر کرے گا

بھرت ہے نجروں میں سبز گنبد دکھا دو نینوں سے یا محمدؐ
کسی گلی میں جگہ جو دیدو نظارہ وہاں بیٹھ کر کرے گا

کہا یہ سپنہ میں کل کسی نے چلو جی ممتاز اب مدینے
تو ہند میں یہ برت اُٹھا کر بتا تو کب تک بسر کرے گا

تورے روپ کی دھاک جو جگ میں سنی ہے دیکھے جیا کو پھنسا بیٹھا
یو نہیں کہنے کو تن میں ہے جان موری سُکھ چین تو سگرا گنوا بیٹھا

مجھے اس کی کھبر نہ تھی شام سُندر جیا لیکے پھرا دُگے اپنی نجر
یہاں اپنا مرن ہے جگت کی ہنسی تو مدینہ نگر کو بسا بیٹھا

موری ناڑی طبیبوں نے دیکھ کہا کوئی اِسکی جگت میں نہیں ہے دوا
اِسے کال بنا نہ ہو کل تو کبھی بُرا روگ یہ چت کو لگا بیٹھا

موہے چت سے بسارا جو تو نے سجن یہ بتاؤ کہ ہارا ہوں کون بچن
جو کٹھا بھی ہوئی تو ہوئی یہ کتھا توری پیت کا بوجھ اُٹھا بیٹھا

کوئی دھرمی نہ ایسا جگت میں ملا موری بپتا پہ آئے جو اُس کو دیا
موری بپتوں کو ہنس کے ٹلائے دیو جسے بپتا کو اپنی سُنا بیٹھا

ہوئی بپت تمہاری تو چھوٹا جگت نہیں اپنے پرائے کی کوئی سرت
نہ تو چین ملی نہ تو تو ہی ملا یو نہیں بیری جگت کو بنا بیٹھا

تورے نام کی مالا میں پھیرت ہوں دن رین مہا دکھ جھیلت ہوں
تن راکھ ملو اور جوگ لیا توری یاد میں دھونی رُما بیٹھا

موہے آگ برہ کی جلاوت ہے کوئی دار و سکھ کی بتاوت ہے
شیرب کے دھنی کروا تبو دیا عمتاز تو دل کو جلا بیٹھا

موڑا بیڑا بھنور میں تو آکے پڑا کوئی آن میں ڈبکی یہ مارے گا
جو کھویا ہے دیس عرب میں مورا وہی نیّا کو پار اُتارے گا

موری جان یہ بپتا تو پڑ ہی گئی جو بنائی تھی بات بگڑ ہی گئی
جسے کہتے ہیں لوگ حبیب خدا وہی اپنا تو کاج سنوارے گا

مجھے اِس کی کھبر نہ تھی دیکھے جیا یہ اُٹھانی پڑے گی جگت کی بلا
کوئی بات ہنسی میں اُڑاوے گا کوئی باولا کہکے پکارے گا

وہی راج کمار ہے دیس دھنی جا کو لوگ کہیں مکّی مدنی
اُسے مایہ جگت کی ملے سکھیو واکے در پہ جو ہاتھ پسار یگا

کوئی ہمرے پیا سے یہ جائے کہے کبھی اپنے دوارے بُلا لو اُسے
یہی دن جو بپت کے رہے اُس پر تو وہ ہند میں کیسے گذاریگا

جو وہ شام سندر مو سے روٹھ گیو موہے اس کا اندیس جرا نہ بھیو

یہ ہے بھید کی بات سمجھ لے سکھی جو بھلا ہے بھلا ہی بچاویگا

کیا پہلے میں نے اناڑ پنا کہ نہ سوچ بچار کے جیو دیا
نہ تھی اس کی کھبر کہ وہ بیکے جیا موری یاد کو چیت سے بسار یگا

بھئی ہیت تو کچھ بھی نہ سوچ کرو ممتاز یہ آسا من میں دھرو
وہ جو دیس کا ہے کرتار بڑا وہی کاجون کو اپنے سدھاریگا

سناؤں کس کو بات اے سکھی ری کہ کس نے جوبن دکھا کے مارا
گھٹ رہے سب جگ جیسے محمد اُسی نے نیہا لگا کے مارا

اگرچہ ظاہر میں وہ عرب ہے مگر حقیقت میں عین رب ہے
جو روپ اُس کا خدا کو بھایا اُسی پہ مجھ کو لبھا کے مارا

دکھایا وہ میم کا جو گھونگٹ احد کو احمد میں دیکھا پرگھٹ
خدا کو دیکھا جو واکو دیکھا نرالی سج دھج بنا کے مارا

یہ اِک اچنبے کی بات سن لو کہ واکی نینن میں وصف ہیں دو
کسی کو اِک سین میں جلایا کسی کو آنکھیں چرا کے مارا

اُٹھائے من و بیکے سیکڑوں دُکھ کبھی نہ یوں تو ملے نہ سُن سکھ
جو بھاگ جاگے مورے سکھی ری تو رین سپنہ میں آکے مارا

دکھا کے جوبن چھپا کے مکھڑا اس اک طرح مجھ پہ ڈالا دُکھڑا
کبھی جو مکھڑا چھپا کے مارا تو گاہے گھونگھٹ اُٹھا کے مارا

سکھی مدینہ جو ہووے جانا تو بات اتنی تو پُوچھ آنا
خطا ہوئی ایسی کیا بتاؤ جو مجھ کو دُکھ میں پھنسا کے مارا

نگر نگر میں نے چھان مارا ملا نہ اب تک وہ شام پیارا
وہ آپ جا کر بسا مدینے مجھے تو در در پھرا کے مارا

نرالا یہ ڈھنگ واکا دیکھا کہ لیکے دل پھر کبھی نہ پوچھا
جو کی بھی **ممتاز** اُس نے کر پانو بول بکھ سے شاکے مارا

خجل حسن رسول اللہ سے شمس الضحیٰ ہوگا
جمال احمدی سے منفعل بدر الدجےٰ ہوگا

شہنشاہِ زمانہ صاحب تاج و لوا ہوگا
محمدؐ کے جو دروازے کا ایک ادنےٰ گدا ہوگا

طریقت میں وہ مرد راہ سب کا پیشوا ہوگا
خدا کی راہ میں جس کا محمدؐ رہنما ہوگا

کوئی سائل اگر باب محمدؐ پر گیا ہوگا
مراد دل سے اُس نے اپنا دامن بھر لیا ہوگا

سخنور جو کہ مداح جناب مصطفےٰ ہوگا
ہر اک شعر اُس کا منظور خدائے کبریا ہوگا

نبی کا نام روشن اَوج عزت پر سدا ہوگا
رہیگا دین احمدؐ جب تلک ارض و سما ہوگا

وہ قیدی قید درد و رنج سے بیشک رہا ہوگا
اگر اُس کا محمدؐ مصطفےٰ مشکلکشا ہوگا

باٰب لطف جب وہ ابر رحمت صاف دھوینگے
سبہ نامہ گنہگاران امت کا صفا ہوگا

شب معراج جب حضرت فلک پر چڑھ گئے ہونگے
زمیں تا عرش بھی تعظیم کی خاطر جھکا ہوگا

ملیگا وہ صلہ مجھ کو ثناخوانی میں حضرت کے
نہ سعدی کو ملا ہوگا نہ جامی کو ملا ہوگا

غزل لکھ دوسری بھی اب بہ نعت سرور
تیرا اُس سے یقیں ہے دونوں عالم میں بھلا ہوگا

طریقت کا نبیؐ ہے رہنما ہادی شریعت کا
حقیقت میں وہی واقف ہے اسرار حقیقت کا

نبیؐ کے مرتبہ سے دو جہاں میں بڑھ گیا رتبہ
کرامت کا شرافت کا نجابت کا سیادت کا

عزیز و سرور عالم نے حق سے تاج پایا ہے
خلافت کا امامت کا نبوت کا رسالت کا

نبی کی راستی سے راستہ پایا ہے اُمت نے
ہدایت کا صداقت کا عبادت کا ریاضت کا

محمدؐ پر بھروسہ ہے گنہگاران اُمت کو
عنایت کا رعایت کا حمایت کا شفاعت کا

محمدؐ سے زمانہ مل گیا سارے زمانہ کو
اعانت کا صیانت کا امانت کا دیانت کا

نبیؐ کی خوش کلامی سے جہاں کو فیض پہنچا ہے
لطافت کا ملاحت کا فصاحت کا بلاغت کا

سبق پایا دبستانِ جہاں میں سب نے حضرت سے
نبیؐ نے کشورِ دیں میں نہیں رکھا نشاں باقی
وجودِ احمدی سے ہے جو اس دارِ فنی میں
نبیؐ کے چار یاروں نے خدا سے رتبہ پایا ہے

مہابت کا صلابت کا کفایت کا قناعت کا
خیانت کا خشونت کا حماقت کا خباثت کا
کرامت کا سلامت کا متانت کا صیانت کا
صداقت کا عدالت کا سخاوت کا شجاعت کا

سراپا دور کر دو داغ اس سرور کے سینہ سے
خصومت کا عداوت کا شقاوت کا ندامت کا

کیا جب نظم میں نے وصف رخسار پیمبرؐ کا
پئے تحریر وصفِ روئے احمدؐ جب اُٹھا خامہ
فروغِ عشق حضرتؐ سے بنا ہے طُور سینا دل
نبیؐ کا روئے انورِ مطلعِ دیوانِ عالم ہے
خیالِ خالِ تابانِ محمدؐ ہجر کی شب میں
شعاعِ مہر سے جاروب بہرِ کوچۂ طیبہ
چمکتے ہیں جو داغِ عشقِ احمدؐ میرے سینہ پر

ہُوا ہم مطلعِ خورشید مطلع میرے دفتر کا
لیا تارِ شعاعِ مہر و مہ سے کام مسطر کا
تجلّی گاہِ یزداں عکس ہے صدرِ منوّر کا
محمدؐ مقطعِ موزون ہے ایمن پیمبرؐ کا
رُلا دیتا ہے اکثر عاشقوں کو جلوہ اختر کا
فلک ہے شامیانہ گنبدِ قبرِ مطہّر کا
ہُوا ہے سینۂ روشن نمونہ چرخِ اخضر کا

اگر عمتاز کچھ لکھنا ہے وصفِ سرورِ عالم
قلم تیار پہلے کیجئے جبریلؑ کے پر کا

ہے کیسا آلٰہی نصیبا ہمارا
طلب عشقِ احمدؐ ہے سینہ ہمارا
ولائے پیمبرؐ میں حاصل ہوا یہ
دکھا اے فلک جلد روضہ نبیؐ کا
یہی خواہشِ دل یہی مدعا ہے
چلو سوئے یثرب چلو سوئے یثرب

مدینے نہیں ہوتا جانا ہمارا
نہ کیوں ہو معطّر پسینہ ہمارا
منوّر ہے دل اور سینہ ہمارا
نہیں ہند میں دل ہے لگتا ہمارا
آلٰہی وطن ہو مدینہ ہمارا
یہ رہتا ہے دل پر تقاضا ہمارا

لکھا کرتے ہیں وصفِ احمد کا جب کچھ
ملائک میں ہوتا ہے چرچا ہمارا

شفیع الوریٰ اگر مدد پر نہ ہوتے
خدا جانے کیا حال ہوتا ہمارا

محمد کے عاشق کی حالت نہ پوچھو
طبیبو مرض لا دوا ہے ہمارا

ہیں عاشق ازل سے رسولِ خدا کے
مدینے میں مدفن بنانا ہمارا

محبت نبی کی دلائے گی جنت
معظم یہی ہے عقیدہ ہمارا

فقر و فاقہ میں بھی عاشق ہوں خدا کے نور کا
بانار ہضے کو پیٹ پر پتھر ہو کوہِ طور کا

ایک کُن کہنے سے خلقت کا ہوا تھا سب ظہور
راز کیا اُس کا کھلے یہ ہے معما دور کا

نورِ ربی جب سماتا ہے دلِ پُر داغ میں
کام کر جاتا ہے جلوہ مرہم کافور کا

ہے میری نابود وہی ہیں ثبوتِ بودِ کُل
پردہ ہائے غیب میں ہے نقش پائے مور کا

ذات تھی اُس کی احد احمد کو کر کے آشکار
میم سے منہ پر دیا ہے اُسکے مقنع نور کا

رات دن پیشِ نظر ہے جلوۂ دیدارِ حق
آنکھ کی پتلی بھی بن جائے گی پتلا نور کا

بادۂ شوقِ الٰہی کا وہ نشہ ہے چڑھا
چھیلنا ہو زخم تو آتا ہے لطف انگور کا

اِک احد کے ہی الف پر گر کھڑا ہو جائے دل
کیا عجب ملجائے راقب مرتبہ منصور کا

دکھادے ہم کو وہ نور اپنا جو طور پہ چمکا رہا تھا
کوئی جو کہتا تھا رب ارنی وہ لن ترانی سنا رہا تھا

ذرا سی تھی اوٹ بلکہ پہ تمہاری جب تو ہماری پہنچ ہو سے
اٹھا کے گھونگھٹ وہ میم کا تو احد کا درشن دکھا رہا تھا

کوئی نہیں ہائے اپنا دردی جو جا کے بالم سے اتنا کہدے
کہ ہند میں اک تمہارا داسی بلک بلک جاں گنوا رہا تھا

پڑی ہے بپت ہائے مجھ پہ کیسی کہ کھا لیا غم نے سگرا تن من
وہ دل بھی ہاتھوں سے ہمرے نکسا کہ جس میں تمہارا غم سما رہا تھا

بھیو ہے اب جی بپت بیاکل نہیں ہے تنمن مرے پر کچھ بھی
تمہارے درشن کا شوق اب تک ہے جیو ہمرا بچا رہا تھا

نکل گیا تن کا سگرا کس بل کچھ ایسا دکھڑا پڑا ہے پیچھے
ملیں یا محمد بہت دنوں سے یہ بارِ فرقت اٹھا رہا تھا

مجھے نہ اسکی کھبر تھی بالم کہ ہند نگری میں جیو دوں گا
اگر نہ دکھڑا مجھے ستاتا تو سو طرح جی کو چین پڑتا

مروں گا ورنہ تمہارے آ کر یہ آس من میں لگا رہا تھا
ہُوا انصوؔر بھی اپنا خصت جو تیرا نقشہ جما رہا تھا

صبا خدارا مدینہ جا کر تو اُتنا کہہ دے کہ یا محمدؐ
کیے ہے ممتازؔ جسکو خلقت وہ نقش ہستی مٹا رہا تھا

فلک پر گیا ہے محمدؐ ہمارا
حبیب خدا ہے محمدؐ ہمارا
نبی سب بجا ہیں ولیکن نہ ایسا
ہوئے نورِ احمدؐ سے ہیں مہر و مہ دو
زمانہ کو جس نے رہِ حق دکھایا
نہ پایا کوئی حق کی وحدت کا مطلب
وہ خوشبو سے کوچے مہکتے رہے ہیں
خدا سے ہے کم اور سب سے زیادہ

خدا سے ملا ہے محمدؐ ہمارا
شہِ انس و جاں ہے محمدؐ ہمارا
کہ جیسا ہُوا ہے محمدؐ ہمارا
کہ نورِ خدا ہے محمدؐ ہمارا
وہی پیشوا ہے محمدؐ ہمارا
مگر جانتا ہے محمدؐ ہمارا
جدھر سے گیا ہے محمدؐ ہمارا
دو جگ میں بڑا ہے محمدؐ ہمارا

معظمؔ ہمیں اپنے عصیاں کا غم کیا
شفیع الورا ہے محمدؐ ہمارا

جب کھینچا روزِ ازل نقشۂ زیبا تیرا
اور ہیں وہ کہ جو جنت کیلئے مرتے ہیں
چاہا یوسف کو زلیخا نے تو کچھ بات نہیں
تو خدا تو نہیں پر بعد خدا جو کچھ ہے
آنے دے زجر او قتِ شفاعت پیارے
ڈوبتی چاہ میں یوسف کے زلیخا نہ کبھی
تو چھپا ہے تو چھپا رہ تیرا جلوہ ہے عیاں

آپ نقاش ہُوا دیکھ کے شیدا تیرا
رشکِ فردوس ہے عشاق کو کوچا تیرا
جبکہ یوسف بھی ہے شیدا وہ ہے شیدا تیرا
شوشۂ میم سے یہ کھل گیا عقدا تیرا
وہاں دکھلا دینگے یہ عشاق ہیں پیارا تیرا
دیکھ لیتی جو کبھی خواب میں نقشا تیرا
چشمِ مشتاق کو ہر سو ہے تماشا تیرا

کیا قمر دیکھی نہیں تو نے کفِ پائے نبیؐ
زرع کا صدمہ نہ دکھلائے مجھے حسرتِ دل

بس چمک یہ داغ اتنا ہے او نچا تیرا
مرتے دم پیش نظر ہووے جور وضا تیرا

اب تو ممتاز ہے سوا سرِ بازار صنم
آگے کیا دیکھئے کرتا ہے یہ سودا تیرا

حسنِ قدم حدث میں جلوہ نما ہوا
دریا سے قطرہ قطرے سے دریا جدا ہوا
چاہا کہ دیکھے حسن طرح دار کی بہار
جلوہ دکھایا صورتِ آدم میں آن کر
ادریسؑ شیثؑ و نوحؑ ابراہیمؑ ہودؑ و لوطؑ
چمکا جو آن کر مہِ کنعاں کی شکل میں
روشن ہیئے صاف تجلائے موسوی
اعجاز کی طرف جو کیا میل یار نے
آخر وہی جمال جمیلوں کے شوق میں
پھر یک بیک رجوع ہوئی اصل کیطرف
دم میں رہ دنے افتدٰے کو طے کیا
اب بولیں عاشقانِ نبیؐ دل کو تھام کر

جو راز مخفی تھا وہ اب برملا ہوا
اب ذات باصفات ہوئی تفرقہ ہوا
آپ اپنے دیکھنے کے لئے آئینہ ہوا
پایا سرِ نیاز ملائک جھکا ہوا
مدت رہا ہر ایک نبی سے ملا ہوا
شہرہ جمال یوسفی کا جا بجا ہوا
سب جانتے ہیں طور پہ جو ماجرا ہوا
مُردے جلائے عیسےٰ نے معجز نما ہوا
آیا عرب میں میم کے اندر چھپا ہوا
عازم پئے وصال وہ معراج کا ہوا
قوسین سے بھی قرب پہ جاکر کھڑا ہوا
کس کا ہے ذکر کون حبیبِ خدا ہوا

سچ ہے نثار باعثِ کون و مکان ہے
جو کچھ خفی جلی تھا وہ اُسی کا ہوا

یہ مانا حسن کا تیرے نظارہ ہو نہیں سکتا
چھپے تم کیا جو ضد پر آ بھی جائیں دیکھنے والے
نہ آتے تم مجھے در پر بلا لیتے تو مل لیتے

مگر ہر طالبِ دیدار موسےٰ ہو نہیں سکتا
مکاں کیا لامکاں میں تم سے پردا ہو نہیں سکتا
جو تم چاہو تو پھر کچھ ہو سکے کیا ہو نہیں سکتا

یہ کیا ممکن تھا کہکر نحن اقرب دور ہو جاتے
سمجھتے ہو کہ اُس سے کچھ ہمارا ہو نہیں سکتا

تمہیں دیکھیں وہاں اس بات پر خاموش بیٹھے ہیں
نہیں تو ہم سے کیا یہاں حشر برپا ہو نہیں سکتا

کیا تھا وعدہ ملنے کا نہ آئے اب تلک یہ کیا
ذرا سا آپ سے اقرار پورا ہو نہیں سکتا

اجازت ہے جفا کر لو وفا کی پردہ پردہ میں
یہاں تو ضبط کے بندے ہیں شکوہ ہو نہیں سکتا

تری صورت ہے دلمیں دیکھ لی جب اپنا جی چاہا
یہ سب کہنے کی باتیں ہیں کہ ملنا ہو نہیں سکتا

کہاں ممتاز طاقت ہم میں الفت کو چھپانے کی
مگر وہ جب چھپائیں ہم سے چرچا ہو نہیں سکتا

اللہ رے حسن احمدِ عالی وقار کا
اُترا ہے نور عرش سے پروردگار کا

لکھ لکھ کے خطِ طغرا میں نامِ محمدی
گوشہ ہر اک سجادو ہماری مزار کا

اے منکر و نکیر سوال و جواب کیا
بردہ نبیؐ کا بندہ ہوں پروردگار کا

کیا خاک باغِ خلد کی ہو آرزو ہمیں
خاکہ ہے تیرے روضے کے نقش و نگار کا

غزوہ میں کم غذا تھی مگر تیرے خوان پہ
پُر تھا شکم طعام سے ستّر ہزار کا

اللہ رے محبت راہِ محمدی
مُنہ چومتے ہیں آپ کے ہر نوک خار کا

نبیو نمیں اسکی شان ہے کالبدر فی النجوم
ختم الرسل خطاب ہے اُس نامدار کا

لب پر علی علی زباں پر ولی ولی
دل دل ہے عاشق اُس شہ دلدل سوار کا

مذہب ہے صلح کل نہیں اکبر کسی سے رنج
قایل ہوں پنجتن کا مقرر چار یار کا

صحیح عاشق سدا ہوں میں معین الدین چشتی کا
دل و جاں سے فدا ہوں میں معین الدین چشتی کا

مریضِ عشق ہوں مطلق نہیں پرساں کوئی میرا
بامیدِ دوا ہوں میں معین الدین چشتی کا

بہر منظر بہر صورت عیاں ہے آپ کا جلوہ
جو مشتاق لقا ہوں میں معین الدین چشتی کا

کروں میں کیا ثنا ان کی کرے جو وصف حق انکا
گداؤں کا گدا ہوں میں معین الدین چشتی کا

مجھے کیا خوف ہے یار و لگا ہوں آپکے دامن
ہمہ جنت ہمہ فردوس رضواں آب کوثر ہیں

بری روز جزا ہوں میں معین الدین چشتی کا
تجلی دیکھتا ہوں میں معین الدین چشتی کا

رہے ورد زباں نام معظم میراں شاہ اپنے
جو مرشد سے پڑھا ہوں میں معین الدین چشتی کا

خادم ہوں خاندان رسول کریم کا
مطلق نہیں ہے ڈر اُسے نار جحیم کا

سر جنکے زیر پا ہوا عرش عظیم کا
عاشق ہے جو حبیب غفور الرحیم کا

کھلتے ہی پھول پڑھنے لگیں بلبلیں درود
نافہ چمن میں کھل گیا کس کی شمیم کا

دل باغ باغ ہو گیا گلزار طیبہ سے
آیا علی الصباح جو جھونکا نسیم کا

ہر نہر خلد اُمت تشنہ کے واسطے
چشمہ ہے تیرے قلزم فیض عمیم کا

امت میں بھیجا ایسے رسول کریم کو
کس سے ادا ہو شکر غفور الرحیم کا

قرآں میں وصف کرتا ہے خلاق دو جہاں
اللہ رے مرتبہ تیرے خلق عظیم کا

اے جلوہ ریز ناز تو لا کھول نقاب ڈال
حسن احد میں رنگ چمکتا ہے میم کا

اکبر کے عیب ڈھانک لے یا ساتر العیوب
دامن وسیع ہے تیرے لطف عمیم کا

احمد رسول خاص ہے رب جلیل کا
قرآں وسیلہ جس کی ہوا ہے وکیل کا

تھا نور گستر اسکا قدم جس مقام میں
جلجائے وال پہ جانتے ہی پر جبرائیل کا

توقیر مصطفے جو ہوئی لامکان میں
آدم کا تھا یہ رتبہ نہ درجہ خلیل کا

قبل ظہور آپنے دکھلایا معجزہ
قرآں میں ذکر آیا ہے اصحاب فیل کا

تھے انہدام بیت خدا کی جو فکر میں
سر ٹوٹا سنگریزوں سے اصحاب فیل کا

جتنے تھے کافران جہاں ہو گئے ذلیل
دنیا میں جب ظہور ہوا اُس جلیل کا

گمراہ راہ حق سے ہوا دو جہاں میں
سالک ہوا نہ جو کوئی تیری سبیل کا

یکتا خدا نے جسکو کیا دو جہان میں
دنیا میں کب نظیر ہو اس بے عدیل کا

خلقت تیری نظیر کی تہمت سے ہے بری
ہمسر ہو کون شکل میں ایسے شکیل کا

آتے تھے جن و انس سلیماں کے گر حضور
مہبط ہوا ہے آپ کا در جبرائیل کا

تیرے مریضِ عشق کی دیدار ہے دوا
عیسیٰ سے ہو علاج نہ ایسے علیل کا

پیرو کو تیرے ڈر نہیں مطلق صراط سے
دامن پکڑتے جائینگے اپنے کفیل کا

جز ذکر حمد رب و ثنائے رسول پاک
فکرِ کثیر ہے نہ یہاں غم قلیل کا

جائے ادب ہے بند کر اپنی زبان کو
موقع نہیں ہے طپش یہاں قال و قیل کا

یاد جب خندہ دہن ساقئ کوثر آیا
آنکھ خالی ہوئی رو رو کے تو دل بھر آیا

یا الٰہی میرا جب حشر کے دن جانا ہو
انگلیاں اٹھیں وہ احمد کا ثنا گر آیا

کوئی جاتا نہیں خالی تیرے در سے بادشاہ
لے گیا بھر کے وہ دامن جو تیرے گھر آیا

بخشے جائینگے گناہ امتِ عاصی کے تمام
جس گھڑی حشر کے دن شافعِ محشر آیا

چل مدینے کو دلا پاس بلا لینگے نبیؐ
کہ نکالا نہیں جاتا ہے کوئی گھر آیا

منہ کو اپنے میں سیاہ کار چھپاؤنگا کہاں
جب گناہوں کا میرے سامنے دفتر آیا

صدقے ہو جاؤنگا قربان کرونگا دل و جان
خواب میں بھی جو نظر روضۂ اطہر آیا

جا کے اس ہند سے پھر آنا نہ ہو راقب کا
جس طرح جا کے مدینے نہیں سرور آیا

ہے مبارک جو مدینے میں ہو جانا اپنا
جیتے جی خلد میں ہو جائے ٹھکانا اپنا

مثل بلبل کے جدائی میں ہوں میں نالہ کناں
چشم نے چھوڑا نہیں اشک بہانا اپنا

شمع رخسار پہ پروانہ سا ہے جان نثار
یا محمد رخ پر نور دکھانا اپنا

سنگ ہے دل وہ جس میں نہ ہو حب نبیؐ
عشق احمد سے ہو فردوس میں جانا اپنا

نام فہرست میں امت کے وسیلہ بس ہے
اور سندِ کلمہ توحید سکھانا اپنا

آبِ رحمت سے دُھلا منہ کو گنہگاروں کے
رحم کر آتش دوزخ سے بچانا اپنا

تشنہ لب تشنہ دہن نار جہنم سے بچا
جامِ کوثر کا عطا کر کے پلانا اپنا

روز و شب زیستِ عا ہے بجناب باری
وائے اے عمر کہ افسوس زمانا اپنا

آل و اصحاب کے داماں کا ہوں میں یا یہ طلب
فاتحہ خیر ہو جنت ہو ٹھکانا اپنا

فکرِ امر و نواحی میں سیہ نفتر ہوں
پاس اُمت کا ہے عاصی کو نبھانا اپنا

ذکرِ میلاد کیا جاتا ہے جس محفل میں
دعوتِ خاص ہے تشریف لے آنا اپنا

نیچ کا نہ ہی عمل بد کا کنارہ تحقیق
نام کافی ہے گنہ سر سے مٹانا اپنا

انتظاری میں ہے طرار زبانِ دل شاد
سجدۂ شکر میں اب سر کو جُھکانا اپنا

اللہ تھا عاشق مرے مکی مدنی کا
موئنے کو سبق رہتا تھا رب ارنی کا

کس طرح سے سایہ ہو بھلا سر قدی کا
اُحمد کو دیا رتبہ خدا نے احدی کا

سایہ ہوا پنہاں تو عیاں ہو گئی وحدت
صد شکر کہ دعوے نہ رہا کچھ بھی کسی کا

چھوٹا سا ہو منہ بات بڑی یہ نہیں زیبا
کس منہ سے بیاں کیجئے اوصاف نبیؐ کا

روضہ پہ بلا لو مجھے ہوں ہجر میں بیتاب
پیغام خدا کے لئے بھیجو طلبی کا

اللہ رے حدت کہ دہن خشک زباں خشک
ہو جائے مدا وا کہیں تشنہ لبی کا

کچھ جو مشابہ ہے لبِ لعل نبیؐ سے
یوں بھاؤ گراں ہو گیا لعلِ یمنی کا

یوں عشق محمدؐ میں ہوں سرشار الٰہی
تھا عشق میں جو حال اویسِ قرنی کا

نو بادہ گلزار محمدؐ کٹے جیسے
یوں باغ الٰہی نہ کٹے ہائے کسی کا

تلواروں سے چھانٹا گیا ہر نخل محمدؐ
سرسبز تھا شاداب تھا گلزار نبیؐ کا

خوں روتا ہے افلاک سر شام جو ہر روز
صدمہ ہے شہادات حسینیؓ حسنیؓ کا

نزع میں بھی اُمت کو نہ بھولے پر نہ بھولے
کیا لطف تھا اشفاق تھا اللہ ری نبی کا

کھٹکا نہ تجھے حشر کا کچھ بھی رہا احقر
رہے شغل تجھے نعت رسُولِ عربی کا

کاش میں بھی آپ کی صوّرت پیاری دیکھتا
جلوۂ نورِ آلٰہی ایک باری دیکھتا

تیغ ابروئے نبیؐ کا اور اک ہوتا جو وار
زخم کیوں ہنستے مرے کیوں اشکباری دیکھتا

بلبلو گلشن میں کس غنچہ دہن کی دھوم ہے
آج کچھ زوروں پہ ہوں بادِ بہاری دیکھتا

جا خدا کے واسطے قاصد مدینے کی طرف
یوں ٹھہر کر کیا ہے اب حالت ہماری دیکھتا

ایکدن وہ بھی دن آجائے کہ آجائیں رسُول
راہ ہوں آنکھیں بچھا کر رات ساری دیکھتا

احمد مرسل دکھا دیتے جو مکھڑا چاند سا
بخت خفتہ یوں نہ پھر اختر شماری دیکھتا

اے مسیحا تو جو آجاتا تو جھگڑا تھا تمام
کیوں تیرا بیمار اتنی رات بھاری دیکھتا

کیا کروں بے زور ہوں بے زر ہوں بن آتی نہیں
ورنہ میں راقب مدینہ لاکھ باری دیکھتا

میں ہوں مدّاح حضرت غوث اعظم شاہِ جیلاں کا
جو ہے سردارِ دنیا میں ملک اور جن و انساں کا

جو محبوبِ خدا ہے عاشقِ حُسنِ محمّد ہے
جو مقبولِ ازل ہے اور عاشق ہے وہ رحماں کا

جناب غوث اعظم نے وہ رتبہ حق سے پایا ہے
نہیں ثانی کوئی دنیا میں انکی عزت اور شاں کا

جناب غوث اعظم کا جو دل سے ہو گیا خواہاں
نہیں شک اسمیں کچھ وہ ہو گیا مقبول رحماں کا

تمنّائے زیارت ہر گھڑی ہے موجزن دل میں
دکھا دے یا الٰہی پر تو اس جان جاناں کا

نبیؐ کا روضہ مجھ کو بھی دکھا دے خالق اکبر
کسی صورت سے نکلے حوصلہ مجھ دل پریشاں کا

تجھے کیا خوف ہے انجگر قوی تجھ کو سہارا ہے
رسُول کبریا کا غوث اعظم شاہِ جیلاں کا

تھکے پاؤں اور دور ہے ہم کو جانا
نہیں اپنی منزل کا کوئی ٹھکانا

ق
تمہیں اے شفیع الوریٰ حشر کے دن
میرے حال پر رحم لازم ہے کھانا

گنہگار ہوں میں گنہگار ہوں میں
مجھے بخشوانا مجھے بخشوانا

خدا کے لئے اے حبیبِ الٰہی
لحد میں بھی بالیں پہ تم میرے آنا

دمِ نزع ثابت رہے اپنا ایماں
مجھے مکرِ شیطاں سے اُس دم بچانا

کرو جبکہ تقسیم تم آبِ کوثر
مجھے بھی کوئی جام بھر کر پلانا

ابھی خوابِ غفلت میں تم سو رہے ہو
عدم کو ہوا قافلہ بھی روانا

ہر اک سانس کو آخری دم سمجھ لو
ہے اِس زندگی کا نہیں کچھ ٹھکانا

مدینے چلو دولتِ دین لوٹو
وہاں گنجِ ایمان کا ہے خزانا

کرو مفت برباد دولت نہ دیں کی
یہی کام عقبےٰ میں دے گا خزانا

لحد پر رکھو مومنوں اپنا تکیہ
وہی گھر ہے آخر تمہیں تو بسانا

ندامت پہ عصیاں کے روتے رہو تم
بڑا کام دے گا یہ آنسو بہانا

پھرے شاہِ دیں کا نہ چشمِ توجہ
بلا سے جو پھر جائے سارا زمانا

گئے ہائے اب تک مدینے نہیں ہم
پھنسائے ہوئے ہے ہمیں آب و دانا

یہی شہرتِ بینوا کی ہے حسرت
مدینے میں یا شاہ جلدی بلانا

جس نے عشقِ شہِ ابرار سے مُنہ پھیر لیا
رحمتِ ایزدِ غفار سے مُنہ پھیر لیا

عشقِ مژگانِ محمد میں فنا ہوتا ہو تو
کب نہ تھا اس دار سے منصور نے مُنہ پھیر لیا

کیوں نہیں میری دوا کرتے ہو اے رشکِ مسیح
کس لئے اپنے ہے بیمار سے مُنہ پھیر لیا

رُخِ گلگونِ محمد کی جو رنگت دیکھی
بلبلِ زار نے گلزار سے مُنہ پھیر لیا

شکر صد شکر کہ سب نفس کی چھوٹی خواہش
سگِ دنیا نے ہے مُردار سے مُنہ پھیر لیا

پاس سے میرے گذر جاتے ہو یا احمدِ پاک
کیوں اس امت کے گنہگار سے مُنہ پھیر لیا

جب سے ہے عشق محمدؐ نے کیا سینے میں گھر
راقبِ خستہ نے گھر بار سے منہ پھیر لیا

محمدؐ پہ تکیہ ہے سارا ہمارا
نہ ٹوٹے الٰہی سہارا ہمارا

ہوئی دل نشیں جبکہ الفت نبیؐ کی
جگر ہو گیا پارا پارا ہمارا

مقدّر ہمیں لے گیا گر مدینے
سرِ عرش چمکیگا تارا ہمارا

لگی رہتی ہیں آنکھیں سوئے محمدؐ
کہاں جا کے پہنچا نظارا ہمارا

کھچا جاتا ہے دل مدینے کی جانب
بھلا دل پہ کیا ہے اجارا ہمارا

جو اکبار کر آؤں جا کر زیارت
تو یارب ہو جانا دوبارا ہمارا

پسِ مرگ ہے دل کی اپنے یہ حسرت
کہ ہو ساتھ محشر تمہارا ہمارا

تمہاری بدولت ملی ہم کو جنت
نہیں ہوتا یاں کب گذارا ہمارا

تڑپتا ہے جی دیکھنے کو تمہارے
کرو چارۂ دل خدارا ہمارا

شرف ہم کو ہو کیوں نہ اُن تلوں پر
حبیبِ خدا ہے پیارا ہمارا

اثر اپنے نالوں کا ہو کچھ نہ تم کو
گیا لامکاں تک شرارا ہمارا

توسّل ہے دینِ محمدؐ سے ہم کو
کرینگے بھلا کیا نصارا ہمارا

محمدؐ کے ہمراہ ہے شاہِ شہرت
نہ کیوں نام سب کو ہو پیارا ہمارا

اسرار کھل گیا یہ محمدؐ کے میم کا
پہلا کلس ہے گنبدِ عرشِ عظیم کا

نورِ محمدیؐ میں تجلی خدا کی ہے
رتبہ ہے عاشقانِ نبیؐ کو کلیم کا

محروم ہیں نہ دولتِ دیدار سے ہوں
میں بھی نیازمند ہوں فیضِ عمیم کا

جھونکا جو باد تند شفاعت کا چلگیا
ٹھنڈا چراغ ہو گیا نارِ جحیم کا

مجھ کو ہوائے باغِ مدینہ ہے جانفزا
کھنچتا ہے عطر یاں گُلِ باغِ نعیم کا

آنکھوں میں نور اُسکی تجلی کا ہے بھرا
حصہ ملا مجھے بھی جنابِ کلیم کا

جانی ہے باغ کوچۂ یثرب میں ہر سحر
دامن نہ کس طرح ہو معطر نسیم کا

نقدِ مراد لوٹئے یثرب میں جائیے
در ہے کھلا خزانۂ فیضِ عمیم کا

کیوں ناز ہو نہ ہم کو یتیمی پہ آپکے
رتبہ فزوں گُہر سے ہے دُرِّ یتیم کا

لیتے ہی نامِ پاک نبی ہو گئی نجات
پردہ ہُوا وہ روئے عذابِ الیم کا

میں بھی تو باغ طیبہ کا ہوں مرغ نغمہ سنج
جھونکا کوئی ادھر نہیں آتا نسیم کا

پہنچا دے آستانِ محمد پہ یا کریم
دیکھا کروں میں لطف ریاضِ نعیم کا

روشن جو بامِ عرش سے ہے تا فرشِ خاک تک
پھیلا ہُوا ہے نور محمد کے میم کا

صوم و صلوٰۃ عابد و زاہد سے بھی کہیں
ہے مرتبہ بڑھا ہُوا امید و بیم کا

شہرت خدا کا مجھ پہ اگر ہو گیا کرم
روضہ میں دیکھ لوں گا رسُول کریم کا

خود خداوند ہُوا عاشقِ شیدا کس کا
یا نبی تیرے سوا رتبہ ہے ایسا کس کا

ربِ ارنی کے سناتے ہی ہوئے کیوں بیخود
جلوہ دیکھا تھا کہو حضرتِ موسیٰ کس کا

نور احمد کا ہُوا نور احد سے ظاہر
طور پر جلوہ نما تھا رُخِ زیبا کس کا

ہائے گُل تم کہو میں ہائے نبی چلاؤں
بلبلو دیکھیں بلند ہوتا ہے نالہ کس کا

پہنچے تو سیّن میں حضرت تو خدا نے یہ کہا
آمرے پاس کہ اسوقت ہے پردہ کس کا

کہہ دو رضواں سے نہیں خلد میں آؤنگا کبھی
ساکن کوئے نبی پر ہے تقاضا کس کا

لطف تو جب ہے کہ سنکر میرے نالوں کی صدا
خود نبی پوچھیں یہ ہے عاشقِ رسوا کس کا

ہو وے یہ عرض کہ خود جلوہ دکھا کر مارا
ہے تصوّر میں مرے ناز و کرشمہ کس کا

آپ کی شکل منوّر پہ فدا ہوں دل و جاں
عشق ہے دل میں مرے اے شہِ والا کس کا

سنکے یہ حکم حضوری ہو ہمیشہ کے لئے

پھر ہو ممتاز بھلا ایسا نصیبا کس کا

عاشقِ شیدا ہوں روئے احمدِ مختار کا — بلبلِ بے بال و بے پر ہوں گُلِ بیخار کا

دُور ہو تشنہ لبوں کی یا نبیؐ تشنہ لبی — جام اِک لِلّٰہ اودھر بھی شربتِ دیدار کا

کیا ہوس ہو سیم و زر کی چاروں کیواسطے — میں گدا اگر ہوں میرے مولا تیری سرکار کا

وہ طمانچے مارے بلبل نے کہ گُل نیلے ہوئے — ذکر جب آیا چمن میں آپ کے رخسار کا

ہم سیاہ کاروں کا یا رب خاتمہ بالخیر ہو — ہو تصوّر نزع میں اُس روئے پرانوار کا

پُوچھ لینا پُوچھنا جو کچھ ہے پھر منکر نکیر — آ رہے ہیں اب نبیؐ موقع نہیں گفتار کا

دیکھ لینا یا محمدؐ جل گیا میرا کفن — رہگیا کر داغ دل پر حسرتِ دیدار کا

اے مدینے والو تم کو ہم فقیروں سے ہے کیا — تم تو رکھتے ہو شرف دیدِ شہِ ابرار کا

نیند کب آتی ہے ثاقب ہجرِ احمدؐ میں ہمیں
سو رہا ہے بخت اپنے دیدۂ بیدار کا

سنایا بلبلِ شیدا نے نالہ سر بسر اپنا — چمن والو مری باری ہے اب تھامو جگر اپنا

رہے ہے صدمۂ فرقت سے دل زیر و زبر اپنا — کوئی بدلے اگر تجھ سے دے ڈالوں جگر اپنا

جگر صد چاک و دل بریاں لبوں پر آہ آنکھیں تر — دکھایا صدمۂ ہجرِ نبیؐ نے یہ اثر اپنا

میں آوارہ وطن مارا پھروں ہوں کوہ و صحرا میں — خدا کے واسطے یا مصطفےٰ دکھلا دو در اپنا

مجھے فردوس میں لیجائے گر رضواں مدینے سے — وہاں دوزخ بنا دوں گا گرا کر اِک شرر اپنا

تنِ کاہیدہ کو میرے بہا دو سمتِ مغرب میں — کرو احسان تم ہی مجھ پہ اتنا چشمِ تر اپنا

بصارت طاقتِ تن صبرِ دل آرامِ جاں کھویا — تپِ ہجرِ نبیؐ میں ہو چکا یہاں تک ضرر اپنا

رقیبِ حق ہوئے ہم عاشقِ محبوبِ حق ہو کر — ذرا دیکھو خیالِ خام پہنچا ہے کدھر اپنا

غمِ ہجرِ محمدؐ اب تو رخصت ہو مرے دل سے — مدینہ کو سفر اپنا ہے اُتو بھی کر سفر اپنا

نڈر ممتاز تو عصیاں سے مداحِ نبیؐ ہو کر

بنے گا خلد میں گھر دیکھ بے خوف و خطر اپنا

بلالے اب تو یا احمد ٹھہر جانا نہیں اچھا
تڑپ کر یوں ترے مضطر کا مرجانا نہیں اچھا

مٹے یارب دل سے داغ عشق احمد مرسل
غریبوں بیکسوں کا مال و زر جانا نہیں اچھا

مدینے یا محمد یا محمد کہتا جاؤں گا
کسی کے گھر میں یارو بے خبر جانا نہیں اچھا

خدا جانے نبی کے وصل کی مرہم ملیگی کب
ہمیشہ دل کے ناسوروں کا بھر جانا نہیں اچھا

کوئی نیکی نہیں اپنی ڈروں کیونکر نہ مرنے سے
سفر کا جب نہ ہو ساماں سفر جانا نہیں اچھا

مدینے کا ارادہ ہے تو پہلے عشق احمد کر
تعلق ہو نہ جس سے اسکے گھر جانا نہیں اچھا

نہ رہنا ہند میں اچھا نہ جینا ہجر میں بہتر
یہ اچھا کیا ہے یارب یوں جو مرجانا نہیں اچھا

ٹھکانا گور ہے اکدن عبادت کچھ تو کر راقب
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جانا نہیں اچھا

میں وہ بلبل ہوں کہ جب میرا دہن گرم سخن ہوگا
مقابل کب مرے آکر کوئی زاغ و زغن ہوگا

الٰہی دور دل سے کب مرے رنج و محن ہوگا
مری پیش نظر کب روضۂ شاہ زمن ہوگا

لگیں گے خار غم کیا گردش قسمت کے ملیں جب
نشیمن بلبل دل کا مدینہ کا چمن ہوگا

خدا وہ دن کرے اکبار جا پہنچوں مدینہ میں
ارادہ پھر نہ میرا ہمدموں سوئے وطن ہوگا

خطر تاریکئی مرقد سے کیا مداح احمد کو
مثال شمع روشن قبر میں داغ کفن ہوگا

صبا بہر خدا لے آ شمیم گیسوئے احمد
دماغ جاں میں خوشبو ریز کب مشک ختن ہوگا

سوائے دشت یثرب کے نہ پہنچا ہو جہاں وحشی
الٰہی کوئی دنیا میں نہ ایسا دشت و بن ہوگا

زمانہ رشک کھائیگا بہت کچھ میری قسمت پر
سفر سوئے مدینہ جبکہ اسے اہل وطن ہوگا

میں مداح محمد ہوں بنے ممتاز جو مجھ کو
قیامت میں سیہ رو ہوگا اور بگڑا دہن ہوگا

میں تو ڈھونڈت ڈھونڈت ہار گئی موہے پی کے نگر کا ڈگر نہ ملا

تن سوکھ گیو پگ سوج گیو کہیں ہائے وہ شام سندر نہ ملا

توری بنتی کروں سُن اے ری سکھی جو دیس مدینہ میں جائے کبھی
یہی کہیو کہ اے یثرب کے دھنی پھری ڈھونڈ تمہارا نگر نہ ملا

تن جوگ لیو من مار دیو مکھ راکھ ملی پہنی کفنی
پھری دیس بدیس میں چاروں دسا مجھے پیتم پیارے کا گھر نہ ملا

میں تو بیٹھی تھی من میں یہ آس دھرے کہ وہ شام پیا موہے یاد کرے
وا کے دوارے پہ جا کے میں سیس دھروں کئے لاکھ جتن واکا در نہ ملا

مورا شام گھنیا مدینہ بسبو موہے مرلی کی لے نہ سنائے گیو
میں تو برج دوارے کا ڈھونڈ پھری گئی دیس بدیس مگر نہ ملا

لگی برہ اگن بھیور اکھ بدن کوئی شاہِ مدینہ سے جائے کہے
نہیں آس کہ ہند میں جیو بچے موہے آپ کا درس اگر نہ ملا

نہ تو بن میں ہی پاگ نے کھایو مجھے نہ پہاڑوں پہ ناگ نے ہائے ڈسا
موہے بھاگ سے تال بھی سوکھ گیو مجھے کھینچ لے ایسا مگر نہ ملا

مورے رووت رووت نین گئے موہے باٹ مدینہ بھی سوجھی نہیں
کوئی ساتھ جو دے ممتاز تیرا مجھے ایسا تو اہلِ سفر نہ ملا

ہم بھی مدینے جائیں الٰہی وہ دن دکھا
بھر بھر کے جام ساقیٔ کوثر ہمیں بھی دیں
آتے ہیں یوں تو سیر کو ہر روز مصطفٰے
چوموں قدم جنابِ رسالت مآب کے
آ جائے اپنا غیرتِ شمس و قمر ادھر
ایسے گریں پکڑ کے محمد کے پاؤں کو

بگڑی ہوئی بنائیں یارب وہ دن دکھا
دل کی لگی بجھائیں الٰہی وہ دن دکھا
اِک دن مرے گھر آئیں الٰہی وہ دن دکھا
روضے کی تُوں بلائیں الٰہی وہ دن دکھا
داغ جگر دکھائیں الٰہی وہ دن دکھا
سر کو نہ پھر اٹھائیں الٰہی وہ دن دکھا

دربار دوجہان کے ہو بادشاہ کا
راقب بھی کچھ سنائیں الٰہی وہ دن دکھا

سر وہ دے مجھ کو کہ جس سر میں ہو سودا تیرا
دل وہ کر مجھ کو عطا جو رہے شیدا تیرا

تُو جو ظاہر ہے تو ہے کیا میں بھی تیرا مظہر ہوں
یہ جو صورت ہے میری ہے یہی نقشا تیرا

آنے والا ہے وہ دن سامنے ہو تو سب کے
اور ہے تھوڑے دنوں کے لئے پردا تیرا

دیر میں کعبہ میں مسجد میں کلیسا میں سدا
جہاں جاتا ہوں وہیں سنتا ہوں چرچا تیرا

چھپکے خوش ہے مگر یہ بھی کوئی چھپنا ہے
تجھ کو دکھلاتا ہے ہر چیز میں جلوا تیرا

تو نہ چھپتا تو یہ سب دیر و حرم یکساں تھے
بیچ میں ڈالا ہوا سب ہے یہ جھگڑا تیرا

اپنی صورت میں جو کی صوت معنے پہ نظر
دیکھا ممتاز نے اپنے میں تماشا تیرا

مردہ ہووے زندہ یہ اکرام ہے بس آپ کا
ہیں محی الدین یہ اثر نام ہے بس آپ کا

کفر اور کفّار دونوں ہو گئے کافور ہیں
مرحبا کیا جلوۂ صمصام ہے بس آپ کا

خادموں سے بس اُٹھایا خوف و بیم دوجہاں
یہ کرم ہم پر یہ لطفِ عام ہے بس آپ کا

خادماں دیدار حق سے ہو گئے سرمست ہیں
ہاں مگر یہ قطرۂ از جام ہے بس آپ کا

نام نامی اُس نے پایا دوجہاں ہیں دوستو
جو کہ عالم میں مطیع نام ہے بس آپ کا

فیضِ عام اُنکے سے ہے خاص و عام ہینگے فیضیاب
عام در ارض و سما انعام ہے بس آپ کا

لطف کر یا شاہِ دیں سرور پہ از راہ کرم
یہ بھی یتیم از زمرۂ خدّام ہے بس آپ کا

جب وئی دل سے مٹی طرفہ تماشا دیکھا
جس طرف آنکھ اُٹھی ایک ہی جلوہ دیکھا

تو ہے جب دل میں تو پھر شکوۂ فرقت کیوں ہو
جب ذرا سر کو جُھکایا تیرا نقشہ دیکھا

بے حجابی تو یہاں تک کہ ہر اک شے میں عیاں
پردہ اتنا کہ کسی نے نہ کسی جا دیکھا

خود تو پوشیدہ ہے پر جلوے ہزاروں ظاہر
یہ بھی دنیا سے نرالا تیرا پردہ دیکھا

اپنی کثرت جو مٹی کثرت وحدت یہ ہوئی
تجھ کو ہی دیکھ لیا اپنا جو چہرہ دیکھا

تو ہی خود چاہے تو ہو تیری جدائی کا علاج
کام کا اپنے نہ اعجاز مسیحا دیکھا

مردہ کو زندہ کیا زندہ کو مردہ ممتاز
اُن کی آنکھوں کا یہ ادنےٰ سا کرشمہ دیکھا

یاں تلک عالی ہے اے سردار پایا آپ کا
ہے فقط عرشِ بریں بھی ایک سایا آپ کا

جب ولیوں نے یہ پایہ دیکھ پایا آپ کا
دوش پر اپنے قدم سب نے اُٹھایا آپ کا

شاہ کر دیوے اُسے جوں سایۂ بالِ ہما
بینوا پر گر کہیں پڑ جائے سایا آپ کا

واہ رے رتبہ شبِ معراج میں اللہ نے
چرخ پر اپنے نبیؐ کو رُخ دکھایا آپ کا

ظاہر و باطن ہوا روشن اُسے مانند ماہ
بخت روشن نے جسے چہرہ دکھایا آپ کا

کشتی روئے آب پر ڈوبی ہوئی آئی نکل
جوش پر دریائے رحمت جبکہ آیا آپ کا

سرورِ دریوزہ گر نے سارے دروازوں کو چھوڑ
فیض دروازہ جو اُس نے ایک پایا آپ کا

نورِ نبیؐ جو جلوہ نما عرش پر ہوا
تھا شور یہ کہ نورِ خدا جلوہ گر ہوا

نورِ خدا سے ہو کے جدا نورِ مصطفےٰ
مصروفِ حمدِ خالقِ جن و بشر ہوا

لوح قلم پہ عرش پہ کرسی پہ مدتوں
ذاکرِ خدا کے حمد کا شام و سحر ہوا

کیا کہنا اُس کی جلوہ گری کا کہ ہر زباں
وہ نور جلوہ ساز برنگِ دگر ہوا

موتی بنا کبھی کبھی قندیل بن گیا
گہ مثلِ نورِ ذاتِ خدا شعلہ ور ہوا

حمد و خدائے ارض و سما کی یہاں تلک
احمد وہ بن کے پیشِ خدا نامور ہوا

پھر مرتبہ بڑھا تو محمد وہ خود ہوا
ظاہر ہوا تو بادشہِ بحر و بر ہوا

چاہا خدا نے جبکہ خدائی ہو آشکار
تکمیل جسمِ آدمِ عالی گہر ہوا

آدم کو جب سپرد ہوا نور مصطفےٰ
مسجود وہ ملک کا ہوا ابو البشر ہوا

آدم سے تا بہ عیسےٰ و مریم وہ نور پاک
اصلاب طاہرہ میں سدا جلوہ گر ہوا

آخر وہ وقت آیا کہ پیدا ہوئے حضور
گھر آمنہ کا خلدِ بریں سے بہتر ہوا

ممتاز شکر ہے کہ محمد کے آنے سے
جلوہ خدا کے نور کا پیشِ نظر ہوا

سپہر کینہ پرور سے بھلا کیا کام ہے میرا
کہ جب تو یا محمد مصطفےٰ غمخوار ہے میرا

تیرا دامن پکڑ کر روزِ محشر حق تعالےٰ کو
کہوں گی میں بھی رو رو کے یہی دلدار ہے میرا

میرے رہبر میرے سرور میرے آقا میرے یاور
تیرے نامِ مقدس پر فدا گھر بار ہے میرا

زباں پر یا محمد یا محمد یا محمد ہے
کرو خود منصفی ایسا کسی سے پیار ہے میرا

کروں کیا کس طرح سر اٹھاؤں ناتواں ہوں میں
پہاڑوں سے بھی بڑھ کر معصیت کا بار ہے میرا

زر و زیور دُر و لعل و گہر کو کیا سمجھتی ہوں
کہ نورِ کلمۂ طیب گلے کا ہار ہے میرا

دکھائی اک پری رو نے مجھے تصویر یوسف کی
کہا میں نے یہ اُس سے اچھا یار ہے میرا

محمد کو سناتی ہوں کہ دکھلائے مسیحائی
کرے گا کیا فلاطوں لا دوا آزار ہے میرا

ازل کے دن سلیماں نے جو چاہی تیری دربانی
سکندر نے پکارا شوق سے یہ کار ہے میرا

کرم کر یا رسول اللہ بلا لے اب مدینہ میں
تڑپتی ہوں کہ دل بیتاب سے بیزار ہے میرا

بجا لا شکر اے محجوب حضرت کی تصدق سے
سراسر رشکِ سحرِ سامری گفتار ہے میرا

میں مدح گو ہوں جب سے رسولِ کریم کا
کیا کیا کرم ہے مجھ پہ غفور الرحیم کا

نعتِ نبی سے دفترِ اعمال ہیں بھرے
اب کچھ نہیں ہے خوف عذابِ الیم کا

اک آہ سرد منہ سے جو نکلے گی حشر میں
ٹھنڈا ہر ایک شعلہ ہو نارِ جحیم کا

نعلینِ پاک آپ کی صدقہ ہے یا رسول
یہ مرتبہ بڑھا ہے جو عرشِ عظیم کا

دیکھے نہیں ہے کوئے محمدؐ کی کیا بہار
زاہد تجھے جو شوق ہے خلدِ نعیم کا

احمد احد میں کچھ بھی تفاوت نہیں مگر
اتنا ہے فرق بیچ میں ہے نقطہ میم کا

ممتاز روزِ حشر کا کھٹکا نہیں مجھے
ہوں مدح گو حبیبِ خدائے علیم کا

سائلہ ہوں تیرے در پر یا محمد مصطفےٰ
کیوں پھروں آوارہ در در یا محمد مصطفےٰ

تیرے بن میں ہو رہی ہوں خاک سینہ چاک ہے
آ دکھا روئے منور یا محمد مصطفےٰ

سوزِ فرقت سے ترے سبب جان و دل ہیں مبدم
صورتِ سیماب مضطر یا محمد مصطفےٰ

چہرۂ پرنور رویا و سلکِ دنداں میں مدام
رات دن گنتی ہوں اختر یا محمد مصطفےٰ

دل میرا افضلِ خدا نقد محبت سے ہے پُر
کیوں کہے کوئی مجکو بے زر یا محمد مصطفےٰ

تیری خاطر کرتے تھے معراج کی شب انبیا
عرش پر پھولوں کے بستر یا محمد مصطفےٰ

جبکہ ہے تیرا کرم اسکی خوشامد کے لئے
آتا ہے بختِ سکندر یا محمد مصطفےٰ

گر نہ ہو تیری عنایت مجھ پہ ہے میدانِ خار
گلشن و سرو و صنوبر یا محمد مصطفےٰ

اِس تنِ لاغر کو تیرے رہ یثرب کی ہوا
آئے لیجائے اُڑا کر یا محمد مصطفےٰ

ہیں سراسر عاشقِ حق انبیاءؑ و اولیاء
آپ حق عاشق ہے تجھ پر یا محمد مصطفےٰ

نعت گوئی کی میری تیرے تصدق ان دنوں
ہو رہی ہے دھوم گھر گھر یا محمد مصطفےٰ

عالمِ دنیا و عقبےٰ میں نہیں ہے دوسرا
تیرے جیسا بندہ پرور یا محمد مصطفےٰ

اللہ اللہ کرتے ہونگے انبیاءؑ و اولیاء
میں کہونگی روزِ محشر یا محمد مصطفےٰ

کوئی کھینچے صورتِ منصور مجکو دار پر
میں پکاروں اُس پہ چڑھکر یا محمد مصطفےٰ

دیکھ لے آ کر میرے حق میں کیا تیرے ہجر نے
کر دیا ہے زہر شکر یا محمد مصطفےٰ

فی الحقیقت میں شہیدِ خنجرِ تسلیم ہوں
اور کیا ہے اس سے بہتر یا محمد مصطفےٰ

تیری امت کو پلاویگا علیؓ روزِ جزا
آبِ کوثر جام بھر بھر یا محمد مصطفےٰ

شوق شیرب ہے مجھے فرمائیے کبتک رہوں ۔ زار و بیتاب و مکدّر یا محمد مصطفےٰ

خاک شیرب ہے تمہارے مفلسوں کیواسطے ۔ غیرتِ گوگرد احمر یا محمد مصطفےٰ

سختی و حشر و عذابِ قبر کا کیا غم اُسے ۔ جس کا ہے تجھ سا پیمبر یا محمد مصطفےٰ

ہوگئی ہے سر بسر گلزار تیرے لطف سے ۔ نارِ ابراہیم آذر یا محمد مصطفےٰ

مجھکو نفس سرکش و ابلیس تلبیس نے ۔ کر دیا حیران و ششدر یا محمد مصطفےٰ

میں تو ہوں ناکارہ لاکن تجھ سا پیغمبر ملا ۔ ہے میرا اسبد ھامقدّر یا محمد مصطفےٰ

آئی ہوں میں تیرے سرکار مقدس میں مگر ۔ بیکس و بیجان و بے سر یا محمد مصطفےٰ

اپنی بخشش سے طفیلِ فاطمہؓ محبوب کو
کر عطا عصمت کی چادر یا محمد مصطفےٰ

کوئی رین سپنہ میں آنکر موہے روپ اپنا دکھا گیا ۔ کوئی بات مکھ سے نہ کہہ گیا تو نہیں ہائے چپکا چلا گیا

سکھی سب نرالی تھی واکی چھب پھبن ایسی جیسی کوئی عرب ۔ کروں کیا جتن بھیو یہ گجب نہ وہ نام اپنا بتا گیا

دھری کاندھے کالی کملیا تھی وا کے مکھ سانولی کی تھی چھبی ۔ کبھی تھی اَنَا بَشَرٌ کی دہن کبھی گُنت کنز سنا گیا

کبھی لا اِلٰہ کا سر بجا کبھی اُمتی کی اٹھی سدا ۔ وہ گوالہ بن میں جو جا چھپا موراجین جیت کا مٹا گیا

پڑی کالی لٹ تھی کمر تلک جا کو دیکھ ملیں بھئی لٹک ۔ وہ پھنسا کے پیت کے جال میں موری چیت کو ولگ لگا گیا

کروں کیا جتن کہ برہ اگن سلگ اٹھی کہ جلے ہے تن ۔ وہ لگا کے آگ الگ ہوا مورے سگرے تن کو جلا گیا

وہ لگا کے پیت کا دکھ سکھی گیا مکھ کو موڑ کہ سدھ نہ لی ۔ مورے من میں چوٹ لگا گیا نہ درس کی دارو پلا گیا

وہ عرب کے دیس میں جا بسا موراچیت کلیس میں آ پھنسا ۔ نہ وہ نام اپنا بتا گیا نہ لقب ہی مجھ کو جتا گیا

موہے یہ جگت سے پتہ ملا کہ وہ تھے محمد مصطفےٰ ۔ کوئی کہتا تھا مدنی انہیں کوئی آکے ہاشمی سنا گیا

میں پران ہند میں کیا تجوں ہے ہوس مدینہ میں جا بسوں
کہیں وہ ملیں یہ اُپج کروں کہ ظہور یہاں سے چلا گیا

والا وصفِ جمالِ مصطفےٰ اگر کچھ رقم ہوگا ۔ پئے خامہ پر روح الامیں پہلے قلم ہوگا

وہاں کیا دل لگیگا ساکنانِ کوئے احمدؐ کا
نہ اس خوبی کا اے رضواں تیرا باغ ارم ہوگا

عرب کا راستہ تو دیکھتے ہیں دیکھنے والے
مگر میں وہ ہوں گم میرے لئے راہِ عدم ہوگا

یہ سیلِ اشک کیا ہے ابر باراں بھی اگر برسے
کبھی سوزِ فراقِ مصطفٰے دل سے نہ کم ہوگا

تیرے در کے گدا پر رشک ہوگا بادشاہوں کو
جو وا انگشت بھی اونچا تیرا دستِ کرم ہوگا

گذر جائینگے آساں کوچۂ کاکل کے باشندے
نہیں واللہ یہ راہِ عدم میں پیچ و خم ہوگا

الٰہی مجھ کو پہنچا دے درِ ختمِ رسالت پر
تیری رحمت سے آساں مجھ پہ یہ کارِ اہم ہوگا

ہمارے جسمِ لاغر کو بہا دے جانبِ طیبا
کرم تیرا ہمارے حال پر اے چشمِ نم ہوگا

یہیں گر مر گیا ممتاز اے ہجرِ نبیؐ گھٹ کر
بجائے کلمہ لب پر شکوۂ جور و ستم ہوگا

ردیف ب

چاند شرمندہ ہے اور سورج ہے کیسا لاجواب
دونوں حسنِ احمدی سے ہیں سراپا لاجواب

جس نے سُن پایا کلامِ پاک گوشِ ہوش سے
ہو گیا فی الفور سنتے ہی وہ بندہ لاجواب

معجزے سے کشف سے باتوں سے اور تقریر سے
کر دیا حضرت نے بدخواہوں کو اچھا لاجواب

جس کی ہو تقریر تحریرِ قضائے کردگار
کیوں نہ اس لساں سے ہو سارا زمانہ لاجواب

بولا جو جو رُو برو اُس مظہرِ اعجاز کے
ہو گیا آخر کو شرمندہ خجل یا لاجواب

سرزمیں پہ ایسے لاثانی کا ثانی کون ہے
ظاہر و باطن ہو فضلِ حق سے جسکا لاجواب

ماہِ کامل آ گیا نقصاں میں مارے رشک کے
جلوۂ حُسنِ نبیؐ جب اُس نے دیکھا لاجواب

خوش کلام ایسے نبیؐ تھے دم بخود جن سے کلیم
زندہ دل ایسے کہ ہو جائے مسیحا لاجواب

آسماں سے جب ہُوئی تائیدِ دینِ احمدی
ہو گئے روئے زمیں پہ اہلِ دنیا لاجواب

اُترا مستحکم جو اترا آپ پر فرمانِ حق
حکم جو پہنچا محمدؐ کو وہ پہنچا لاجواب

مدح خوانِ سرورِ دنیا و دیں ہے ان دنوں
کیوں نہ ہو سرورِ سخن ہر ایک تیرا لاجواب

توری منتی کرت ہوں میں سیئیں نوا مو ہے درس کھاوے خدا کے حبیبؐ
مورا ہند سے جیوا اُچاٹ بھیا یثرب میں لبسا دے خدا کے حبیبؐ

ہمہ عمر بہ ہجر تو گشت بسر کبھی وحشتِ دل کبھی سوزِ جگر
کا ہے پھیر لیو وہ دیا کی نجر مورا دوس بتا دے خدا کے حبیبؐ

بہ فراقِ تو جاں بلبم شہِ دیں مرے درد کی کوئی دوا ہی نہیں
مو ہے درس کی دارو پلا کے یہیں موری جان بچا دے خدا کے حبیبؐ

بکہ عرض کنم ہمہ رنج و بلا کوئی حامی نہیں ہے تمہارے سوا
مو ہے اپنے دوارے بلا کے پیا بپتا سے چھوڑا دے خدا کے حبیبؐ

للہ مرا فریاد رسی اِس وقت میں اپنا نہیں ہے کوئی
موری نیا بھنور میں آن پھنسی اسے پار لگا دے خدا کے حبیبؐ

بہ تصوّرِ روے تو شام و پگاہ کبھی اشک رواں کبھی لب پہ ہے آہ
کیو برہ اگن نے جلا کے تباہ اِسے تو ہی بجھا دے خدا کے حبیبؐ

نہ افاقہ شود ز دوائے کسے کہاں جا کے مریض علاج کرے
موری جان بچے مورا روگ کٹے کوئی ایسی دوا دے خدا کے حبیبؐ

شدہ دشمنِ جاں ہمہ رنج و تعب مرے دل میں ہوس ہے یا شاہِ عرب
مئے وصل پلا ممتاز کو اب متوالا بنا دے خدا کے حبیبؐ

منزلِ عشقِ محمدؐ کی بنا کچھ ہے عجیب
جان دیتے ہیں پہ دیتے نہیں الفت کا بھید
آتے تھے جبرئیل تو جانے کو جا ہنا تھا نہ جی

اسکے زینے کے جھڑکوں میں ہوا کچھ ہے عجیب
عاشقانِ مصطفےٰ کا حوصلہ کچھ ہے عجیب
آپ کا کوچہ وہ کوچہ ہے کہ جا کچھ ہے عجیب

مر کے جی اٹھتا ہوں ہیں یادِ لبِ جان بخش ہیں
عشق ہیں حضرت کے یوں تو سیکڑوں ہیں بیقرار
موت آجائے تو ہو جاؤں ابھی چینگا بھلا

میرے حصہ میں جو لکھی ہے قضا کچھ ہے عجیب
پر میرے دل کا تڑپنا لوٹنا کچھ ہے عجیب
دردِ بیمارِ محبت کی دوا کچھ ہے عجیب

خاک ہو جائیں نبیؐ کی راہ میں تو خوب ہے
آج کل راقب زمانے کی ہوا کچھ ہے عجیب

بھئی عرش پہ دھوم یہ چاروں سا چلے عرش عُلا پہ خدا کے حبیبؐ
وہ براق تھا یا کہ سنو سکھیو چڑھے بادِ صبا پہ خدا کے حبیبؐ

وہ عبائے عرب تھی بدن پہ سجی کوئی لٹ پٹی پگیا تھی سیس دھری
کہا حور و ملک نے کہ ہم تو موئے توری بانکی ادا پہ خدا کے حبیبؐ

کھڑے سیس نوائے تھے حور و ملک نہ تو بول تھا مکھ پہ نہ اُٹھے پلک
یہی سوچ تھی من میں نہ ہو دیں خفا کسی ہمری خطا پہ خدا کے حبیبؐ

وا کی پھرتی کا کس سے ہو سکھیو بیاں گئے آئے وہ دم میں کہاں سے کہاں
بڑی دیر تلک وہاں جلوہ کناں رہے تختِ دنیٰ پہ خدا کے حبیبؐ

کوئی اور تو بات نہ مکھ سے کہی وہاں امت عاصی کی سوچ رہی
کبھی کھولتے ہونٹوں کو اے ری سکھی بخشش کی دعا پہ خدا کے حبیبؐ

نہیں ایک گھڑی کو بھی ٹھیرے کہیں رہے تھک کے اگاس پہ روح الامیں
ہوئی دھوم کہ دیکھو پہنچ ہی گئے درِ پاک خدا پہ خدا کے حبیبؐ

اُنہیں فقر سے فخر خدا نے دیا کبھی دنیا کے مال پہ رُخ نہ کیا
نہیں جیت کو بھاتے تھے ایری سکھی کبھی دارِ فنا پہ خدا کے حبیبؐ

توری بپت ہیں اب ممتاز پھنسا سُنے کون بپت کو تمہارے سوا
گردابِ تو دیا کی نجر تو کبھی مورے رنج و بلا پہ خدا کے حبیبؐ

دامنِ ماہِ عرب گر دیکھ پائے آفتاب
دھجیاں اپنے گریباں کی اڑائے آفتاب

عشقِ چشمِ ساقئ کوثر کے ہم میخوار ہیں
کیا عجب ہاتھوں میں بنکے جام آئے آفتاب

چار سو جلوہ فزا ہے حُسنِ رخسارِ نبی
آتشِ غیرت سے کیوں کر جل نہ جائے آفتاب

عشقِ روئے پاک میں پھولے نہ کیوں نخلِ مرا
کھیتیاں پک جاتی ہیں جب ہو ضیائے آفتاب

پردہ رُخ وہ اُٹھا دیویں تو ہو محشر بپا
دید کرنے کو سوا نیزے پہ آئے آفتاب

ساعدِ سیمیں جو اک دن بھی دکھا دیویں رسول
شوق سے مُنہ پر طمانچے روز کھائے آفتاب

انتظارِ مصطفےٰ میں لگ رہی ہیں تاڑیاں
میری آنکھوں سے نہ کیوں آنکھیں چرائے آفتاب

تابِ نظارہ یہ کب ممکن ہے کافر کے لئے
کور کر دیتی ہے شپر کو ضیائے آفتاب

کب ترے سینے میں چھپ سکتا ہے اقبؔ داغِ عشق
چار انگل تو جگہ ۔ اُس میں سمائے آفتاب

موہے اپنے دوارے پہ جلد بُلا سردارِ عجم سُلطانِ عرب
اب پریت کا روگ کٹھن ہے لگا سردارِ عجم سُلطانِ عرب

نہیں ہند نگریا میں جیا ین پرت موہے دیس مدینہ کی دُھن ہے لگی
جرا نینوں سے دیکھ لوں روضہ تیرا سردارِ عجم سُلطانِ عرب

توری پیت میں جاوت ہے جیو مورا نہیں آس کہ ہند میں جیتا بچوں
پیا منتی کروں موری جان بچا سردارِ عجم سُلطانِ عرب

اے شام سندر یثرب گے وہنی توری پیت کا دکھڑا نہ جاوت ہے
موہے سپنہ میں آکر درس دکھا سردارِ عجم سُلطانِ عرب

تن آگ لگی جل راکھ بھیو توری برہ اگن نے جلا ہی دیو
پیا بیتا کی ماری کو یوں نہ جلا سردارِ عجم سُلطانِ عرب

وہ نگریا دکھا دے تو شام ہری جا کو لوگ کہیں یثرب نگری

اب ہند سے جیو اُچاٹ بھیا سرداراِ عجم سُلطانِ عرب

یہی من میں ہے آؤں جو تمرے نگر تورے روضہ پہ ال بل ہو کے سجن
وہیں سیس نوا کے میں واروں جیا سرداراِ عجم سُلطانِ عرب

اری اے ری سکھی تو جو جائے وہاں مرا حال تو رو کے پیا کو سنا
بڑی بپتا میں اب ممتاز پڑا سرداراِ عجم سُلطانِ عرب

شربتِ وصل کا اک جام پلادے یارب
خواب میں جلوۂ دیدار دکھادے یارب

گھر میرا گلشنِ طیبہ میں بنادے یارب
اپنے محبوب کا روضہ تو دکھادے یارب

اُڑ کے جاؤں گا مدینے کی زیارت کے لئے
دونوں بازو میں میرے پر جو لگادے یارب

جو نہیں مانتے ہوں حُکم رسُولِ اکرم
اُن کا گھر وار جہنم میں بنادے یارب

ہُوں گنہگار مگر ہے یہ تمنّا مجھ کو
میرے اعمالِ زبوں کی نہ سزا دے یارب

ہند میں لوٹ کے یثرب سے نہ آؤں ہرگز
روضۂ احمدؐ کا اگر مجھ کو دکھادے یارب

گور سے اُٹھوں محمدؐ ہی محمدؐ کہتا
اتنا دیوانہ محمدؐ کا بنادے یارب

منتظرِ روزِ قیامت کا معظم کو نہ رکھ
مژدۂ بخشش کا ابھی اُس کو سُنادے یارب

اے طالبِ محبتِ مردِ خدا طلب
مطلوب خود ز حضرتِ خیر الورےٰ طلب

دنیا و دینؐ معرفت و فخر و فقر و جاہ
داری طلب ہر آنچہ تو از مصطفےٰ طلب

اے دِل ز خاندانِ جنابِ محمدؐی
الفت طلب محبت و مہر و وفا طلب

داری اگر محبتِ آلِ نبیؐ بہ دل
ہر مدعا کہ طلبی از خدا طلب

چوں چارہ ساز چارۂ بیچارگاں نبیؐ ست
از وے علاج دردِ دل اے مبتلا طلب

فائز شوی بمطلب خود آخر از خدا
دارد ہر آنکہ در دِل خود دائما طلب

گر بندۂ خدائی و محکوم مصطفےٰ
سر از قضا مپیچ و ہمیشہ رضا طلب

خاک شفاست خاکِ درِ شاہ بوتراب | زانجا دوا طلب کُن از حق شفا طلب

از ذاتِ مصطفٰے اشود ت سرور احصول
ہستی اگر بعالم ہستی صفا طلب

محمد مصطفٰے کے روضۂ پُر نور کی یثرب
درِ دولت پہ حاضر جا کے میں ہوتا ابھی یثرب
ہُوا ہے عشق جب سے مصطفٰے کی ذاتِ اقدس کا
میرا سینہ نہ کیونکر گلشنِ جنت سے بڑھکر ہو
میری قسمت کہاں ایسی ہوں جا کر مدینہ میں
برابر عرش اعلٰے کے تجھے ہم تو سمجھتے ہیں
یہ زیبا تجھ کو ہے جو ہمسری جنت سے کرتا ہے
نہ کوکن میں دکھن میں ہندوستان میں کچھ ہے
تصور ہر گھڑی رہتا ہے مجھ کو جو محمد کا
لکھا کرتا ہوں جو مدحت سراپائے محمد کی

زیارت مجھ کو کروا دے بُلا کر تو کبھی یثرب
معظم سے نہیں ملتی اجازت جانے کی یثرب
نظر اچھا نہیں آتا جہاں میں اب کوئی یثرب
ولائے مصطفٰے ہے دل کو پیدا ہو گئی یثرب
وہی اچھا ہے مجھ سے جا سکونت جس نے کی یثرب
سکونت تجھ میں رکھتے ہیں محمد سے نبی یثرب
نہیں ہے دوسرا ہمسر کہیں تیرا کوئی یثرب
بلا لیجئے درِ دولت پہ مجھ کو یا نبی یثرب
مرض یہ بڑھ گیا اتنا ہُوئی ہے بیخودی یثرب
خبر ہے عالمِ بالا تلک اُس کی ہوئی یثرب

بُلا کر روضۂ پُر نور حضرت کا دکھا دینا
معظم کی دُعا ہے رات دن تجھ سے یہی یثرب

ردیف پ

پیت سانچی ہے تو ہوا اُن کو اثر آپ سے آپ
رونے روتے جو ہوئے خشک سکھی ری آنسو
میری بپتا کو سکھی اُن سے سنا دے جا کر
رب کا وہ پیارا ہے پیاری ہے اُمت اُس کو

بن طلب وہ چلے آئیں مرے گھر آپ سے آپ
آنکھوں سے بہنے لگا خونِ جگر آپ سے آپ
بن کہے اُن کو نہ ہو وے گی خبر آپ سے آپ
اپنی امت پہ کریں گے وہ نظر آپ سے آپ

یوں بلائیے سے تو کب آئینگے وہ پاس مرے
سر پہ یہ بوجھ گناہوں کا پڑا ہے مولا

خود جو چاہینگے تو آئینگے اِدھر آپ سے آپ
ٹوٹی جاتی ہے مری ہائے کمر آپ سے آپ

لکھ سے کچھ تو کہو ممتاز پڑی کیا ہپ ستا
یوں تو رونا نہیں یہ آٹھ پہر آپ سے آپ

ردیف ت

اب تلک روضۂ انور نہیں دیکھا حضرتؐ
غنچۂ خاطرِ ناشاد شگفتہ ہو میرا
خاک قدموں کی تمہارے جو میسّر ہوتی
طالبِ دید ہوں میں روزِ ازل سے اب تک
شافعِ روزِ جزا مالکِ فردوسِ بریں
کیوں ڈریگا وہ عذابوں سے بروزِ محشر
جب سوا نیزے پہ خورشید اُتر کر آئے

کبھی پوری نہ ہوئی دل کی تمنا حضرتؐ
گر کبھی گلشنِ طیبہ کو جو دیکھا حضرتؐ
بدلے سرمہ کے میں آنکھوں میں لگاتا حضرتؐ
خواب میں آکے دکھایا نہیں جلوا حضرتؐ
نہ ہوا ہے نہ کوئی ہوئیگا تم سا حضرتؐ
سر پہ جس کے ہو تیرے لطف کا سایا حضرتؐ
اپنے دامن کے مجھے سایہ میں لینا حضرتؐ

عرش پر فخرِ زمیں کو ہوا کیا کیا اُس دم
جبکہ دنیا میں معظّم ہوئے پیدا حضرتؐ

از لامکاں بلند مکانِ محمدؐ است
از ہر زبان لذیذ زبانِ محمدؐ است
بیشک مکانِ قرب مکانِ محمدؐ است
جاں بہرہ یاب لذتِ خوانِ محمدؐ است
نقش است بر نگینِ جہاں نقشِ احمدی
وقت نبی است از ہمہ اوقات وقتِ نیک

بالا ز عرش عزت و شانِ محمدؐ است
از ہر بیاں لطیف بیانِ محمدؐ است
کون و مکان مظاہرِ شانِ محمدؐ است
دل مستفیض فیضِ روانِ محمدؐ است
بر ہر نشاں نشاں ز نشانِ محمدؐ است
بہتر ز ہر زمانہ زمانِ محمدؐ است

شکرِ خدا کہ پیش خدا بہر مغفرت
در جان نیم جان و تنِ ناتوانِ من
با خاص و عام کرد عطا گنج معرفت
لاریب بے بہاست ببازارِ جان و دل
گنجینۂ حقیقت و کشافِ دینِ حق

در روزِ حشر نشتر زبانِ محمد است
تا نِ محمد است و توانِ محمد است
این فیض دستِ فیض رسانِ محمد است
ہر جوہرے کہ جوہر کانِ محمد است
حق گوئی و حق کلام زبانِ محمد است

سرور مدار باک چہ انجام کارِ تو
در حفظِ احمدی و امانِ محمد است

دکھاتے منہ نہیں احمد اجل تو ہی دکھا صورت
کدھر جاؤں کہاں ڈھونڈوں تیرا ثانی نہیں ملتا
ادھر بھی یا محمد ایک دن تشریف لے آؤ
خدا سے بخشوا لینگے نبی سب اپنی امت کو
نہیں زر ہے تو کیا ڈر ہے پہنچ جاؤنگا روضے تک
جو دانا ہے تو پھنس روضے کی جالی کی محبت میں

مرا جاتا ہوں فرقت میں گرو ان جینے کی کیا صورت
تیری صورت حبیبِ حق عجب ہے حق نما صورت
مجھے بھی دیکھ جاؤ بن رہی میری ہے کیا صورت
لحاظ آجاتا ہے دکھلاتا ہے جب آشنا صورت
بنایا مجھ کو ہے جس نے وہی دیگا بنا صورت
ابھی ہو جائیگا اے طائرِ دل تو ہما صورت

خدا جانے کہ آئیگی ہمیں کس دن نظر راقب
وہ بھولی بھولی شکل اور پیاری پیاری دلربا صورت

بتاؤ و یتیم کہ کیا ہوا ہے کیا جو گھونگٹ دکھا کے صورت
دکھاکے جوبن لبھاکے تن من کدھر گئے ہو چھپا کے صورت

پڑا ابدیت میں یہ تمرادا سی مرن ہے اپنا جگت کی ہانسی
تمہارا بگڑے ہے کیا جو بالم دکھا دو سپنہ میں آکے صورت

لگا ہے دکھڑا اٹھن ہے جینا خبر لو جلدی ہی مشہ [illegible] بینا
ہماری بپتا ہو تم پہ پرگھٹ جو دیکھو وہاں بلا کے صورت

جو ایک باری میں دیکھ پاؤں تو ہو کے ال بل جیا گنواؤں
کرت ہوں نتی پرت ہوں پیاں دکھاؤ پیارے خدا کے صوت

وہ روپ تم کو ملا ہے بالم کہ جس کی تعریف ہے یہہ کم کم
کہ تم کو پربھو نے آپ چاہا وہ پیاری پیاری بنا کے صوت

ادھر گناہوں سے منہ ہے کالا اُدھر یہ ہے موت کا تقاضا
پڑی ہے چنتا کہ حشر میں کیا دکھاؤں مالک کو جا کے صوت

پہ البت ہے یہ سب تمہاری کہ دیکھے درشن وہ ایک باری
نجر نہ **ممتاز** پھر ادھر کی گئے وہ جب سے پھرا کے صوت

سخن آرائی کا کیوں ہو نہ مجھے ناز بہت
میں ہوں مداحِ نبیؐ یا دہیں انداز بہت

کچھ نہ پوچھو شبِ معراج کا کیا مطلب تھا
دور جا پڑتا ہے یہ کھولا ہوا راز بہت

اب تو یہ مرغ نظر جا پھنسے اُس جالی میں
کر چکا ہند میں رہ رہ کے ہے پرواز بہت

کس کی لکھنی ہے ثنا کس کے ادا ہوتے ہیں وصف
آج جھک جھک کے جو کرتا ہے قلم ناز بہت

آشنا ئیں لبِ احمدؐ کے تجھے معجزے ہم
دیکھ بیٹھے ہیں مسیحا ترے اعجاز بہت

جان قربان نہ کر دوں تو کروں اور میں کیا
یا نبیؐ دل کو لبھاتے ہیں ترے ناز بہت

الفتِ احمدِ مرسل کا نکلجائے نہ بھید
اچھے ہوتے ہیں **راقب** کبھی ہمراز بہت

از شرابِ غوث الاعظم گلشن و گلزار مست
شاخ مست و میوہ مست و برگ مست و بار مست

از شرابِ شاہ جیلاں طالبِ دیدار مست
سر مہ مست و چشم مست و نرگسِ بیمار مست

رو سوئے بغداد نا بینی در و دیوار مست
شہر مست و خانہ مست و کوچہ و بازار مست

بر لباسِ شاہِ جیلانی ببیں مستی تمام
جامہ مست و خرقہ مست و جبہ و دستار مست

مرحبا محبوبِ سبحانی زسر تا پائے اوست
زلف مست و خال مست و طرۂ طرار مست

برزم وجد سے قطب ربانی تماشہ کردنی است — عود مست و چنگ مست و نغمہ مست و تار مست

از شمیم طرّہ عنبر سائے شاہ دستگیر — عطر مست و مشک مست و نافہ تاتار مست

یافتہ تلقین از و تسبیح و تہلیل خدا — بلبل اندر باغ مست و کبک در کوہسار مست

ایں غزل گفتی تو فاضل دین بمدح پیر خویش
حرف مست و لفظ مست و کلک گوہر بار مست

کون آتا ہے دلا رشک قمر آج کی رات — شام سے ہے جو عیاں رنگ سحر آج کی رات

شوق دیدار میں کس گل کے ہے یہ بیتابی — نکلے پڑتے ہیں جو خوشیوں سے ثمر آج کی رات

بہر آرائش گلزار دو عالم جبریل — ہر طرف پھرتے ہیں کیوں باندھے کمر آج کی رات

کس کی آمد ہے کہو کون یہاں آتا ہے — منتظر کس کے ہیں سب جن و بشر آج کی رات

اہل محفل کے دلوں پر ہے تجلے کا ظہور — نور کا داغ سویدا میں اثر آج کی رات

انبیا آتے ہیں گردوں سے تعظیم تمام — بہر تسلیم جھکائے ہوئے سر آج کی رات

خلد میں شور ہے کیسا کہ چلو آے حور و — اُن پہ قرباں کریں ہم جان و جگر آج کی رات

باب رحمت ہے کھلا خیل شیاطین مضطر — کہتے ہیں ہو گیا کیا رنگ دگر آج کی رات

کس کی نگہت سے مہکتا ہے و باغ عالم — کون سے گل کی ہے آمد کی خبر آج کی رات

فیض مقدم سے یہ کس سرور واں کے یارب — شاخ طوبےٰ سے ہر اک شاخ شجر آج کی رات

مورد لطف خدا اے دو جہاں ہیں دیندار — سب عذابوں سے ہیں بیخوف و خطر آج کی رات

چشم عالم ہے کھلی کس لئے مثل نرگس — کس پیارے کا یہاں ہو گا گذر آج کی رات

سید کون و مکاں خاص حبیب داور — جلوہ فرما یہاں ہوتے ہیں مگر آج کی رات

صبحدم شربت دیدار سے ہونگے سیراب — اور تڑپا لے ہمیں درد جگر آج کی رات

مانگتا ہے جو دعا مانگ خدا سے قاسم
عام ہے خلق پر رحمت کی نظر آج کی رات

ردیف ٹ

اُٹھا کے گھونگٹ کو مکھ سے بالم جمال اپنا دکھاؤ جھٹ پٹ
نکس چلا اب تو جیو اپنا علاج اُس کا بتاؤ جھٹ پٹ

کھڑا ہؤا کال سیس پر ہے تمہاری کرپا پہ اب تجبر ہے
نہ ہند میں آئے موت میری وو وارے اپنے بلاؤ جھٹ پٹ

لگی ہے یہ دُھن کہ آکے در پر کسی گلی میں جماؤں بستر
اُچاٹ دل ہند سے ہؤا ہے مجھے عرب میں بساؤ جھٹ پٹ

تمہاری بتین کو جیو ترسے دھواں اُٹھت ہے دل وجگر سے
جو جان ہمری بچانی چاہو تو بول مکھ سے سناؤ جھٹ پٹ

تمہاری کرپا بنا پیارے نہ کاج سدھریں کبھی ہمارے
کرت ہوں منتی میں یا محمدؐ کہ کام بگڑے بناؤ جھٹ پٹ

بہت دنوں در بدر پھرا ہوں بس اب تو چلنے سے تھک رہا ہوں
بُلا کے در پر یہ میری محنت ٹھکانے بالم لگاؤ جھٹ پٹ

ہار بیٹھے ممتاز اب تو چلدو بہت دنوں ہند میں رہے ہو
رہے ہیں جینے کے دن بھی تھوڑے یہاں سے بستر اُٹھاؤ جھٹ پٹ

ردیف ث

بیحال ہجر میں ہے تن زارالغیاث
دل پھک رہا ہے آتش فرقت سے ساقیا
غوطے لگا رہا ہوں بہت بحر عشق میں

تکتا ہے تیرے راہ یہ بیمار الغیاث
جلدی پلائے شربت دیدار الغیاث
اب تک ملا نہ وہ دُرِ شاہوار الغیاث

یوسف کی چاہ ہے تو جان چشم کو
تن ہو گیا ہے مصر کا بازار الغیاث

بہر خدا جمال کو آ کر دکھائیے
دل سینہ میں تڑپتا ہے ناچار الغیاث

دل آتش فراق نبی میں ہے جل رہا
نکلے ہے دل سے آہ شرر بار الغیاث

کچھ زاد راہ پاس نہیں ہے خبر میری
جز تیرے کون ہے میرا غمخوار الغیاث

امداد میری قبر میں فرمائیگا جب
میں ہونگا اور ہوگی شب تار الغیاث

بر لائیے کل منتیں کے مطالب کو مصطفےٰ
حق نے کیا ہے آپ کو مختار الغیاث

میرے کیوں نہیں مجھ تک آتے ہیں وارث
غلاموں کو یوں کب بھلاتے ہیں وارث

میرے دل کو روشن کرو میرے مولا
کہ اجڑے مکاں کو بساتے ہیں وارث

وظیفہ تیرا یا نبی کون چھوڑے
ملا مال پھر کب گنواتے ہیں وارث

کسی شب نہ سوئے نبی بہر امت
جو بچوں کو غم ہو اٹھاتے ہیں وارث

محبت محمد کی جاتے نہ دیں گے
کہا جا نکر گھر لٹاتے ہیں وارث

نکلنے نہ دے چشم گوہر فشاں اشک
دفینہ ملے تو چھپاتے ہیں وارث

عروس شب غم سے کر آشنائی
ٹھہر جائے دل تیرے آتے ہیں وارث

برے لاکھ ہوں ہم پھر انکا ہے تقوے
کہ اپنوں سے کب چھوٹ جاتے ہیں وارث

دم نزع راقب بچا لینگے احمد
مصیبت کے دن کام آتے ہیں وارث

ہوں جاں بلب میں سید ابرار الغیاث
دو مجھ کو جام شربت دیدار الغیاث

روتے ہیں شوق دید میں مشتاق زار زار
رحم اے حبیب داور غفار الغیاث

سیر ریاض ہند سے دل خار خار ہے
دکھلائیے مدینہ کا گلزار الغیاث

درد فراق دشمن جاں ہو گیا میرا
چین ایک دم نہیں مجھے سرکار الغیاث

لینا خبر برائے خدا روزِ حشر میں
یا شاہ میں بہت ہوں گنہگار الغیاث

دل سے میرے مٹائیے اب فکرِ دو جہاں
الفت میں اپنی کیجئے سرشار الغیاث

سیراب کیجئے شربتِ دیدار سے کہ اب
مضطر بہت ہے یہ دلِ بیمار الغیاث

اب کیجئے نگاہِ کرم مجھ پہ یا نبیؐ
دامِ بلا میں ہوں میں گرفتار الغیاث

عاشق ہے جس پہ سارا جہاں وہ جمال پاک
بہرِ خدا دکھائیے اِک بار الغیاث

لیجیے خبر کہ کوئی نہیں آپ کے سوا
دونوں جہاں میں میرا مددگار الغیاث

آساں کرو یہ مشکل فرقت کہ اب مجھے
بے آپ کے ہے زندگی دشوار الغیاث

امّید ہے گدائی درِ پاک کی ملے
جاہ و حشم نہیں مجھے درکار الغیاث

خوفِ عذاب حشر سے قاسم ہے نیم جاں
اے بیکسوں کے مونس و غمخوار الغیاث

زائرانِ شہِ دیں ہند کو آتے ہو عبث
عالمِ نور سے ظلمت کو بڑھاتے ہو عبث

عاشقِ سیّد کونین ابھی سویا ہے
پوچھنا کیا ہے نکیرین جگاتے ہو عبث

ہاں بلا لو درِ گلزار مدینہ پہ حضور
دربدر خاک بسر مجھ کو پھراتے ہو عبث

بہرِ حسنینؓ مدینہ میں بلا لو مولا
اپنے بیمار محبت کو رلاتے ہو عبث

جلوہ گر دل ہی میں اکبر ہے جمالِ معبود
کعبہ و دیر میں تم خاک اُڑاتے ہو عبث

ردیف ج

نبیؐ کی زلف ہے مدِ نظر آج
مشامِ جاں ہُوا ہے تازہ تر آج

ہوئی وحشت پھر روضہ کی دھن میں
نکلجاؤں گا کپڑے پھاڑ کر آج

ابھی اُڑ کے پہنچ جاؤں مدینے
لگا دے یا الٰہی مجھ کو پر آج

تصوّر ہے رخِ محبوب حق کا
اُتر آیا ہے آنکھوں میں قمر آج

پھر آیا ہے خیالِ زلفِ احمدؐ
ہُوا ہے پھر فزوں سودائے سر آج

مریضِ عشق مر جائے نہ کل تک
چلے آؤ میرے عیسےٰ اِدھر آج

بحمد اللہ تیرے دل میں راقبؔ
جمالِ احمدؐی ہے جلوہ گر آج

ذکرِ محبوب کبریا ہے آج
ذکر کیا خوب ہو رہا ہے آج

دل ہے خوش مولدِ پیمبرؐ سے
شاد اس جس سے کبریا ہے آج

ہے یہ مجلس پہ رحمِ حق نازل
ذکرِ میلادِ مصطفےٰؐ ہے آج

بند دروازۂ جہنّم ہے
یہ وہ احمدؐ کا دبدبہ ہے آج

بارھویں ہے ربیع الاوّل کی
جلوۂ نورِ مصطفےٰؐ ہے آج

کیوں نہ چمکے نصیب اُمت کے
مورِدِ رحمتِ خدا ہے آج

شوقِ وصلِ نبیؐ کا سودا ہے
چاک دامن میری قبا ہے آج

دوں جو گیسو کو مشک سے نسبت
یہ سراسر میری خطا ہے آج

مار ڈالا غمِ نبیؐ نے مجھے
میرا رتبہ شہید کا ہے آج

روزِ محشر کہوں گا رضواں سے
میں ہوں داماں مصطفےٰؐ ہے آج

چھوڑ مت وصفِ مصطفےٰؐ اقبالؔ
مثلِ آئینہ دل صفا ہے آج

چوں نگردد جز تو در ملکِ جہاں پیدا علاج
از کہ خواہد یا محمدؐ ایں دلِ شیدا علاج

زندگی تلخست چوں اندر غمت اے جانِ جاں
از نہ خار ابیمار تو یا مرگ خواہد یا علاج

گر کنی لطف و عنایت اے مسیحائے زمن
بہرِ ما نازل شود از عالمِ بالا علاج

ہر کجا بیمار زلفت گرود از چارہ گری
کے پذیرد غیر دیدارِ تو ایں سودا علاج

طالبِ عقبے چو گردد نا امید از ہر طرف
یا محمد دردمندت نیست محتاج طبیب
چوں طبیبان زمانہ جملہ بیمارِ تواند
دہ دوائے داروئے دردِ دلِ بیچارگاں

از تو جوید بہر دفع علت دنیا علاج
یا نبی دیوانہ ات حاجت ندارد با علاج
از کجا سازد علیات یا نبی پیدا علاج
ہست دردِ دردمندت لا دوا و لا علاج

چارۂ ایں سرورِ بیچارہ کن اے چارہ گر
بخش بہر ایں سقیم الحال یا مولا علاج

یا نبی خواب سے جاگو شبِ معراج ہے آج
درِ دولت پہ سواری کو یہ حاضر ہے براق
منتظر ساتوں فلک پر ہیں کھڑے حور و ملک
دیکھی شوکت جو سواری کی تو کہہ اُٹھے ملک
تیرے نعلین کا وہ رتبہ ہے اعلےٰ جس نے
بادشاہ دونوں جہاں کا تجھے خالق نے کیا

دونوں عالم کا تمہیں حق نے دیا راج ہے آج
اور ملائک کی جلو کے لئے افواج ہے آج
دولتِ دید کا ہر اک تیرے محتاج ہے آج
واہ کیا شان تیری شان سے افواج ہے آج
عرش کے فرش کو حاصل شرفِ تاج ہے آج
سر پر اُمت کی شفاعت کا تیرے تاج ہے آج

کل قیامت کو بدرگاہِ خدا اے **وحشی**
یوں کہوں گا کہ تیرے ہاتھ میری لاج ہے آج

کرے گا اُس کو نہ ہرگز کبھی خدا محتاج
بس ایک دم میں تیرے فیض سے غنی بنجائے
تیرا فقیر شہِ کشورِ کرامت ہے
کسی کے در پہ دوبارہ کبھی نہیں جاتا
کہاں سے پائیگا یہ خبر یا رسول اللہ
نہ جائیگا کبھی محروم مال و دولت سے
کیئے ہیں تم نے ہزاروں فقیر دولتمند

نبی کے در پہ سوالی جو آئیگا محتاج
اگر گدا ہو کوئی یا فقیر یا محتاج
امیر ملکِ ولایت ہے آپ کا محتاج
تمہارے جب درِ دولت پہ آگیا محتاج
تمہارے فیض سے خالی اگر پھرا محتاج
سدا جو آپ کے در پر کھڑے صدا محتاج
بنا دیئے ہیں غنی سینکڑوں گدا محتاج

جو آستانِ رسولِ خدا پہ جا پہنچا
رہیگا حاجت دنیا سے کب بھلا محتاج

صدا ہمیشہ یہ بابِ نبیؐ سے آتی ہے
اگر ہے خواہشِ دولت اِدھر کو آ محتاج

ہیں جتنے لوگ غلامانِ احمدِ مختار
پکڑ کے دامنِ دولت رہینگے کیا محتاج

تیرے غلام کی حاجت نہیں کوئی باقی
تیرا فقیر اگر ہے تو ہے تیرا محتاج

سخی ہو آپ غنی آپ ہو تونگر تم
تمہارے در کا یہ بندہ ہے بینوا محتاج

غلامِ سرورِ دیں اب بنا ہے دولتمند
وگرنہ پہلے یہ نادار سخت تھا محتاج

ردیف ح

چھوڑ جاتی کب کا ابتک اپنا جسمِ زار روح
آخریں دم میں مگر ہے طالبِ دیدار روح

جسم خاکی ہے اگر لاہور میں کچھ غم نہیں
روز حاضر ہے بدربارِ شہِ ابرار روح

شوق کے پر لگ گئے ہیں مرغِ دل کو آجکل
اُڑ کے جاتی ہے مدینہ کی طرف ہر بار روح

جان ہے اپنے تنِ بیجاں میں شوقِ مصطفٰے
جسم میں ہے اپنے عشقِ احمدِ مختار روح

اتنو جاں بخشی کرو حضرت خدا کیواسطے
تیرے غم میں ناتواں تن ہے میرا بیمار روح

تو اگر آیا تنِ بیجاں میں آجائے گی جاں
جسم سے ورنہ نکلجائے گی آخر کار روح

اے خبر گیر زمانہ اُس گھڑی ملنا مجھے
جسم سے جس دم جدا ہوئیگی بے تکرار روح

مجکو یثرب میں بلا لیجئے گا اے بحرِ کرم
خطۂ پنجاب سے ہے اِن دنوں بیزار روح

تم اترواؤ گے ہے اُمید اُسکے دوش سے
جائیگی دنیا کا جب سر پر اُٹھا کر بار روح

چار یاروں کی محبت مثلِ جاں ہے جسم میں
گوئیا ہیں ایک جسمِ زار میں یہ چار روح

سوزِ غم میں جسمِ سرور کب تلک جلتا رہے
کب تلک ہو نعرہ زن مانندِ موسیقار روح

یا نبیؐ آؤ میرے دل میں ہو جاں کی طرح
کب سے اُجڑا ہُوا یہ گھر ہے بیاباں کی طرح

روز لکھتا ہوں خطِ احمدِؐ مرسل کی ثنا
کیوں نہ لہرائے قلم سبزۂ ریحاں کی طرح

آنکھوں پر لیتے ہیں حضرتؐ کے قدم جن و بشر
نقشِ پا میں ہے اثر نقشِ سلیماں کی طرح

آ جو جائیگا میرا غنچہ دہن اے بلبل
جھونپڑی میری مہک اُٹھیگی بستاں کی طرح

کوئی لا دیوے مدینہ کے وہ سوکھے ٹکڑے
میں نہیں لحم و لبن چاہتا ناداں کی طرح

سر میں پھرتے ہیں خیالِ رُخِ زیبائے رسولؐ
دور رہتا ہے ہمیں حافظِ قرآں کی طرح

اب تو دکھلا دے خدایا مجھے احمدؐ کا ذقن
چشم بنجائے میری چشمۂ حیواں کی طرح

خیر ہو آج الٰہی میرا بھرا ڈوبا ہے جی
قلزمِ عشقِ نبیؐ اُمڈا ہے طوفاں کی طرح

لکھ جو دوں نامِ شہِ مہرِ نبوتؐ راقب
تختہ کاغذ کا بنے تختِ سلیماں کی طرح

داد چوں ذاتِ نبیؐ را حق بدن مانند روح
داشت زاں خیر البشرؐ بے سایہ تن مانند روح

جسمِ پاکش پاک ز آلایش چو جانِ پاک بود
پاک رفت آخر ازیں دار المحن مانند روح

خُلق او در خلق مانند رواں اندر بدن
مثلِ جاں شیریں کلام او سخن مانند روح

چار اصحابِ نبیؐ چوں چار عُنصر در وجود
در وجودِ خلق جسمِ پنج تن مانند روح

زندۂ جاوید شد سرور بالطافِ نبیؐ
حبِ احمدؐ کرد ورزش وطن مانند روح

ردیف خ

عطرِ بوئے مصطفےٰؐ ہر گل سے مہکا شاخ شاخ
پڑھ رہی ہیں بلبلیں مولا کا کلما شاخ شاخ

پھوٹتی کلیاں ہیں پڑھکر قل ہو اللہ احد
بج رہا ہے باغ میں وحدت کا ڈنکا شاخ شاخ

بس گئی بوئے محمدؐ چار سُو گلزار میں
نورِ احمدؐ غنچۂ گل بنکے پھوٹا شاخ شاخ

تھے ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ بحرِ ہمم
جن سے جاری دینِ احمدؐ کا ہے دریا شاخ شاخ

چشمِ حق بیں ہے تو دیکھو بنگئی ہے باغ میں
نور کی پنج تن سے پنج شاخا شاخ شاخ

کیا نبی جی بھیجو اور حق سرہٗ کا شور ہے
لیتی ہیں طوطی و قمری نام تیرا شاخ شاخ

سرو قد شمشاد اُٹھے جابجا تعظیم کو
ذکر میلادِ نبیؐ کرتی ہے گویا شاخ شاخ

فیضِ انوارِ محمدؐ سے چمن ہے نونہال
خوشہ خوشہ غنچہ غنچہ پتا پتا شاخ شاخ

کیوں نہ ہو شادی سے ہر اک نخل گلشن باغ باغ
بس گیا ہر گل میں یثرب کا رنگیلا شاخ شاخ

تیرا قایل بوٹا بوٹا تیرا مائل پھول پھول
تیرا عاشق پتا پتا تیری شیدا شاخ شاخ

تو بھی پڑھ اکبرؔ کہ ہے چاروں طرف اس باغ میں
غل لک الحمد کثیراً طیباً کا شاخ شاخ

نبیؐ گذر گئے مثلِ نظر بلا سوراخ
فلک کا آئینہ ورنہ رکھتا تھا سوراخ

بسوئے سنگ غضب کی نظر سے گر دیکھیں
کریں نگاہ سے پتھر میں مصطفےٰ سوراخ

نبیؐ کے خنجرِ ابرو نے مار ڈالا ہے
مژہ کے نیز نے ہے دل میں کر دیا سوراخ

جدھر سے آتا تھا ابلیس گھر میں انساں کے
نبیؐ کے لطف سے وہ بند ہو گیا سوراخ

فرشتے دیکھتے ہیں اُن سے نورِ احمدؐ کو
فلک پہ جو نظر آتے ہیں جابجا سوراخ

نبیؐ کی تیغ نکلتی تھی جبکہ میدان میں
زمیں میں پھرتا تھا بد خواہ ڈھونڈتا سوراخ

نبیؐ کے داغ محبت سے سینہ چھلنی ہے
ہے ایک پارۂ دل اور ہزار ہا سوراخ

ہمیشہ رہتا ہے جاری بصوتِ ناسو
پرانے زخم میں ہوتا ہے جو نیا سوراخ

یہ موتی سوزنِ مژگان سے سب پرو لیتا
اگر میں اشک کے دانے میں دیکھتا سوراخ

اثر کرے گی میرے دل میں کب محبتِ غیر
کریگا لوہے میں کنکر کہاں بھلا سوراخ

اگر تو بزمِ محمدؐ میں دخل چاہتا ہے
ہوائے حرص کا کر بند بہرورا سوراخ

ردیف د

قل ہو اللہ احد کے ساتھ اللہ الصمد
پڑھ رہی ہے ساری مخلوقات اللہ الصمد

اس لئے آئینۂ بینش دیا ہے آنکھ کو
تا کہ دیکھے رنگ مصنوعات اللہ الصمد

آشکارا ہے تیری توحید ہر انگشت سے
مظہر وحدت ہیں پا اور ہات اللہ الصمد

اور اعضا کا کیا ہے سر کو افسر اس لئے
تا کہ سجدہ میں رہے دن رات اللہ الصمد

لذتِ گویائی بخشی ہے زباں کو اس لئے
تا ہو محوِ شکرِ انعامات اللہ الصمد

بیل بوٹا پھول پھل جن و بشر وحش و طیور
سب ہیں ہیں صنعت کی تصویرات اللہ الصمد

آرزو ہے جبکہ اکبر کا ہو وقتِ جانکنی
لب پہ ہو یا قاضی الحاجات اللہ الصمد

زینتِ تاجِ مصطفےٰ صلِّ علیٰ محمدٍ
مصدرِ شانِ والضحےٰ صلِّ علیٰ محمدٍ

باعثِ خلقِ دو جہاں واقفِ رمزِ کن فکاں
صدر نشینِ لامکاں صلِّ علیٰ محمدٍ

شاہ و گدائے درگہش زینتِ یابد از سرش
حلہ و نور در برش صلِّ علیٰ محمدٍ

عرش بریں مقامِ اُو روح الامیں غلامِ او
راحتِ روح نامِ او صلِّ علیٰ محمدٍ

گلشن دہر را فضا مشعل قدس را ضیاء
صاحبِ آیۂ دنےٰ صلِّ علیٰ محمدٍ

نورِ قمر ز پائے آں مدح کناں خدائے آں
جان و دلم فدائے آں صلِّ علیٰ محمدٍ

ہست عرب کہ عین رب اُمّی و ہاشمی لقب
عالی حسب علو نسب صلِّ علیٰ محمدٍ

سورۂ والشمس روئے او چشمِ خدا بسوئے او
روکشِ خلد کوئے او صلِّ علیٰ محمدٍ

گفتِ ظہورِ خستہ تن مدح نوائے شہِ زمن
آمدہ ایں ندا بہ من صلِّ علیٰ محمدٍ

عیاں جلوۂ کبریا ہیں محمد
بیاں ہے کہ نورِ خدا ہیں محمد

میرے رہبر و پیشوا ہیں محمدؐ
میرے دردِ دل کی دوا ہیں محمدؐ

کیا حق نے جو کچھ دو عالم میں پیدا
ہر اک شے میں جلوہ نما ہیں محمدؐ

زمیں میں فلک میں خلا میں ملا میں
نظر کی جدھر برملا ہیں محمدؐ

جو کچھ عذر ہو آپ کو اس بیاں میں
تو فرمائیے مجھ سے کیا ہیں محمدؐ

کیا حق نے روزِ ازل سب سے وعدہ
نبیوں کے بھی مقتدا ہیں محمدؐ

ذرا چشمِ الفت سے دیکھو محبو
شہنشاہِ روزِ جزا ہیں محمدؐ

کھلا مجھ پہ یہ مَنْ رَآنِی سے واہی
خدا سے نہ ہرگز جدا ہیں محمدؐ

لولاک لما ہے قدِ زیبائے محمدؐ
کونین کی زینت ہے تجلائے محمدؐ

دیکھی جو ادائے قدِ زیبائے محمدؐ
بے ساختہ حوروں نے کہا ہائے محمدؐ

حوروں نے کہا مرحبا امت بھی ہے ہمراہ
فردوس میں دولہا کی طرح آئے محمدؐ

آتی ہے نظر صورتِ انوارِ الٰہی
آئینۂ سبحان ہے سیمائے محمدؐ

تھی نور کے قالب میں ڈھلی رحمتِ سبحاں
اچھی نہ ہو کیوں صورتِ زیبائے محمدؐ

کھویا گیا حق سے جو مخالف ہوا انکا
ملجائے خدا اسے جسے ملجائے محمدؐ

کھینچے تھی انہیں عرش سے امت کی محبت
بخشاتے ہی جلدی سے چلے آئے محمدؐ

جنگل میں مجھے چھوڑ چلے قافلے والو
مرجائے نہ پردیس میں شیدائے محمدؐ

اکبر کو اگر جلوہ دکھا دو دمِ آخر
حسرت کی طرح جان نکل جائے محمدؐ

ہوئی جو دہر میں اس گلعذار کی آمد
چمن چمن ہوئی فصلِ بہار کی آمد

گلوں کے رنگ سے بو سے روش پیدا ہے
نسیمِ رحمتِ پروردگار کی آمد

پڑے ہیں خاک پہ سجدوں میں لات اور عزیٰ
زہے حبیبِ خدا با وقار کی آمد

کہا ہے جس کو خدائی کا حق نے خود مختار — ادب ادب کہ ہے اُس شہریار کی آمد
سواری آتی ہے شہ کی بڑے تجمل سے — بڑھو بڑھو کہ ہے پیدل سوار کی آمد
پڑھو درود تم اے مومنو کہ ہے اِس دم — رسول خسرو دار القرار کی آمد
ملائکہ پئے تعظیم ہیں کھڑے ہر سو — ہے بزم میں گلِ جنت کے ہار کی آمد

بھگبل پڑ گئی وہیں عدو کے لشکر میں
ہوئی جو دن میں شہِ ذو الفقار کی آمد

من آں مرغم کہ پروازم بروں از لامکاں باشد — مقامم دور از لاہوت بہرم آشیاں باشد
بہر سو چشم بکشایم جمالے در نظر آید — کہ من با او عیاں گردید او در من نہاں باشد
الا یا ایہا الساقی بدہ جامے کہ در مستی — فنا فی الذات تو گردم نہ تن باشد نہ جاں باشد
بہارِ باغ ملکوتم گلِ گلزار جبروتم — ز بوئے خویش خود مستم کجا شوقِ جناں باشد
نمازم بے نیازیہائے من اظہار مے سازد — چو سجدہ بر زمیں سازم سرم بر آسماں باشد
منم آں تاجدارِ کشورِ عشق کسے واعظ — کہ فرقت ہم جلیسم ور نہاں پاسباں باشد
سراغِ ما نیابد زاہدِ گمراہ اگر جوید — کجا راہ وارد آں منزل کہ بیروں از گماں باشد

گہے ممتاز ز دل سوزم گہے رویش بسازم
جمالِ من ز روئے مرشدِ برحق عیاں باشد

بالیں پہ یہ فرماتے ہوئے آئے محمد — اُٹھ دیکھ لے اب صورتِ زیبائے محمد
دیکھی جو ادائے قدِ زیبائے محمد — بے ساختہ حوروں نے کہا ہائے محمد
بخشیگا اُنہیں حق ہوئی جن جن کی شفاعت — ہے رائے آلہی سے ملی رائے محمد
کیوں تاج نہ واللہ جمیلؔ کا ہو سر پر — ہے نور خدا انجمن آرائے محمد
ہر سنگ ہوا موم قدم بوسی کی خاطر — نازک تھے نہایت ہی کفِ پائے محمد
ہنستی ہوئی جنت کو چلی حشر سے اُمت — پھولوں میں تلا کرتے ہیں شیدائے محمد

آراستہ ہے کعبۂ دل ذکرِ خدا سے
اللہ کا یہ گھر ہے یہاں آئے محمدؐ

فوارہ بنے دیدۂ تر ہجر کے غم میں
چھڑکاؤ کی خاطر انہیں منگوائے محمدؐ

اکبر یہ مرا دل ہے کہ اللہ کا گھر ہے
یا کنگرۂ عرش ہے یا جائے محمدؐ

نہیں ہے جدا حق سے شہوار احمدؐ
خدا خود ہوا عاشقِ زار احمدؐ

نبیوں میں سب کا ہے سردار احمدؐ
زمین و زماں کا ہے سرکار احمدؐ

جو ذاتِ محمدؐ کا اختر ہے چمکا
مٹے بت ہوا دین اظہار احمدؐ

کھلا باب رحمت ہے اس پر ہمیشہ
جو عاشق ہیں گیسوئے خمار احمدؐ

کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ
ہمارا یہی دیں ہے گفتار احمدؐ

ہر اک کی زباں پر تھا کلمہ شہادت
چلی جب ہے مشرک پہ تلوار احمدؐ

نہیں خوف روزِ جزا کا ہے اس کو
پڑھا جس نے کلمہ ہے اکبار احمدؐ

نہ یوسف پہ ہوتی زلیخا بھی شیدا
کبھی دیکھ لیتی جو رخسار احمدؐ

نہ باغِ ارم سے ہے شرب بھی کچھ کم
بھرا ہے فرشتوں سے دربار احمدؐ

نہ جنت کی خواہش نہ حوروں سے مطلب
مجھے تو فقط تو ہے درکار احمدؐ

فقط ہے تمنا میرے دل کی اتنی
الٰہی دکھا دے تو گلزار احمدؐ

نہیں خوفِ محشر کے دن کا معظم
ہے حامی ہمارا مددگار احمدؐ

فخرِ ملک و اشرفِ آدم ہیں محمدؐ
حقا کہ شہنشاہ دو عالم ہیں محمدؐ

زینت دہِ افلاک ہیں اور صاحب لولاک
اکلیل سرِ عرشِ معظم ہیں محمدؐ

ہے ذاتِ محمدؐ میں یہ اک طرفہ تماشا
آخر بھی ہیں اور سب سے مقدم ہیں محمدؐ

جلوہ محمدؐ کے ہیں انوار الٰہی
کیا صلِّ علیٰ نورِ مجسم ہیں محمدؐ

انجیل میں آنے کی خبر جس کی رقم ہے
اکرام خدا ذاتِ محمدؐ پہ ہیں ہر دم

وہ شاہ کُنِ عیسےٰ و مریم ہیں محمدؐ
کیا پیشِ خدا واہ مکرم ہیں محمدؐ

ممتاز بھلا تجھ سے ہو کیا مدح سرائی
ممدوح خداوند دو عالم ہیں محمدؐ

دل میں مری آنکھوں میں سما جائے محمدؐ
ارمان نکل جائیں مرے حجرۂ دل سے
آنکھوں میں لگالوں اسے پتلی میں بٹھالوں
مرجاؤں میں سُن سُن کے تیرا ذکرِ مبارک
وہ دل ہے کہ جس دل میں محبت ہو نبیؐ کی
دیکھیں ہیں وہ اُمت کو خدا دیکھے ہے اُنکو
گر پوچھا نکیرین نے اُمت میں ہے کس کی
انوارِ خدا کا بھی کہیں ہوتا ہے سایہ

ہر سمت نظر آئے تجلّائے محمدؐ
یہ گھر ہے محمدؐ کا یہاں آئے محمدؐ
ہے خاکِ شفا خاکِ کفِ پائے محمدؐ
افسانے سے تیرے مجھے نیند آئے محمدؐ
وہ سر ہے کہ جس سر میں ہو سودائے محمدؐ
یہ حق کا تماشا وہ تماشائے محمدؐ
اُٹھ بیٹھوں گا پڑھتا ہوا اسمائے محمدؐ
ہے نور علےٰ نور سراپائے محمدؐ

تھوڑی سی زمیں طیبہ میں اکبر کو دے اللہ
قدموں میں محمدؐ کے ہو شیدائے محمدؐ

کیا نامِ خدا صاحب تکریم ہیں احمدؐ
نبیوں کے یہ اعزاز ہیں مسجودِ ملک ہیں
صورت میں ہے انوار الٰہی کی تجلی
یہ یاد کریں علم لدن ایک سبق میں
ہے علم خدا سینہ میں پر روز ازل سے
جز ذات خدا پہلے نہ اِن سے ہوا کوئی
جب جائیں یہ محشر میں تو ہو حکم ملک کو

احمدؐ بھی ہیں اور احمدِ بے میم ہیں احمدؐ
اور پیشِ خدا قابلِ تعظیم ہیں احمدؐ
مصداق لقد احسن تقویم ہیں احمدؐ
وہ اہلِ خرد صاحبِ تقسیم ہیں احمدؐ
پائے ہوئے خود ذات سے تعلیم ہیں احمدؐ
تاخیر میں گو سب سے یہ تقدیم ہیں احمدؐ
تسلیم کرو قابلِ تسلیم ہیں احمدؐ

مالک سے کہو آتشِ دوزخ کو بجھا دے
جنت بھی انہیں کی ہے یہ اُمت بھی انہیں کی

تقسیم کُن کوثر و تسنیم ہیں احمدؐ
دیں چاہیں جسے مالکِ تقسیم ہیں احمدؐ

ممتاز ملک کہتے تھے یہ فرطِ ادب سے
کیا نامِ خدا صاحبِ تکریم ہیں احمدؐ

ردیف ف

رکھ لیا نامِ محمدؐ کا جو لکھ کر کاغذ
ہو گئے چاک گنہ کے سرِ محشر کاغذ

گُلِ رخسارِ محمدؐ کی ثنا لکھی تھی
بھر گیا رنگ ثنا پھولوں کی چادر کاغذ

کرتا ہوں نعتِ محمدؐ کے مضامیں جو رقم
چوم لیتا ہے زبانِ قلم اُٹھ کر کاغذ

وہ گنہگار ہوں لکھنے جو گئے میرے گناہ
ہو گیا شرم سے چھوٹا سا سمندر کاغذ

ہے اِس آئینہ میں تصویر ثنائے محبوب
واہ کیا خوب ہے قسمت کا سکندر کاغذ

وقتِ تحریر غمِ حالِ امامِ شہدا
خوب رو یا کیا خامہ سے لپٹ کر کاغذ

بارِ احسانِ ثنائے نبوی جب نہ اُٹھا
گر گڑانے لگا گر نے لگا گر کر کاغذ

جب سے کاغذ کو ہے تزئین ترے ناموں سے
عاشقانِ نبوی کو ہوا دلبر کاغذ

اک طرف نامِ خدا ایک طرف نامِ نبیؐ
لکھ کے رکھ دینا سرِ تربتِ اکبر کاغذ

ردیف ر

کیوں نہ غش کھاؤں جمالِ مصطفےٰ کو دیکھکر
وہ شبِ معراج میں آئے خدا کو دیکھکر

جو کہ ایماں لائے ہیں یاں مصطفےٰ کو دیکھکر
حشر میں خوش ہونگے دیدارِ خدا کو دیکھکر

لائے سب ایماں رسولِ کبریا کو دیکھکر
کفر باطل ہو گیا اُس حق نما کو دیکھکر

مظہر ذاتِ خدا کیونکر نہ کہئے آپ کو
شانِ حق یاد آئے روئے مصطفےٰ کو دیکھ کر

دھوپ خورشیدِ قیامت کی نہیں باغِ خلیل
امتِ احمدؐ پہ الطافِ خدا کو دیکھ کر

چاندنی چھٹکی ہوئی آنکھوں میں ہے مثلِ نگاہ
خواب میں جب تکا ہوں اس بدر الدجےٰ کو دیکھ کر

راتدن پڑھتا ہوں لف روئے اطہر پر درود
سوۂ واللیل کو اور والضحےٰ کو دیکھ کر

آپ کا نقشِ قدم ہاں نقش ہے تسخیر کا
ملتی ہیں مشتاق آنکھیں نقشِ پا کو دیکھ کر

ہوگیا ہے دور دل سے باغِ جنت کا خیال
خوش ہوا ایسا مدینہ کی فضا کو دیکھ کر

چاہیئے ہو سایۂ دیوار قصرِ احمدی
سر پہ آتی ہے بلا ظلِ ہما کو دیکھ کر

سر کے بل بت گر پڑے او بت کدے ویراں ہوگئے
حسرتِ محبوبِ ربِ کبریا کو دیکھ کر

خاطریں عشاق معشوقوں کی کرتے ہیں مدام
کیوں نہ پھر جائے قضا انکی رضا کو دیکھ کر

مشکلیں امت کی آساں ہوونگی روزِ حساب
مصطفےٰ کو دیکھ کر مشکلکشا کو دیکھ کر

بعد مردن گر مدینے سے فرشتے لے گئے
آگ لگ جائیگی جنت کی فضا کو دیکھ کر

زندگی کی ہے لبِ جاں بخش حضرت سے اُمید
کیوں نہ کھالیں زہر ہم آبِ بقا کو دیکھ کر

لب پہ جاری ہوگیا حضرت کے سبحان الذی
بیت اقصےٰ میں صفوف انبیا کو دیکھ کر

دور پھینکا منزلوں دشت مدینہ سے مجھے
تنگ ہوں اے چرخ اس تیری جفا کو دیکھ کر

کیسی حجت کر رہے تھے قبر میں منکر نکیر
چل دیئے چپکے جناب مصطفےٰ کو دیکھ کر

رشک روئے حور نشیت پائے اُس محبوب کے
کیوں نہ شرمائیں مہ و خور نقشِ پا کو دیکھ کر

ہادیٔ راہِ حقیقت کون ہے جز مصطفےٰ
ساتھ ہونگے خضر بھی اُس رہنما کو دیکھ کر

بے وضو اے لطف میں نام نبیؐ لیتا نہیں
سب کے قائل ہیں میرے اتقا کو دیکھ کر

یا محمدؐ بر زباں ہے نام تیرا بار بار
کوئی بھی ثانی نہ پایا پر نہیں پر آپ کا

بس یہی ہے ورد اور اپنا وظیفہ بار بار
یا نبیؐ سارا زمانہ ہم نے ڈھونڈا بار بار

دل میں رہتا ہے مرے تیرا تصور یا نبیؐ
روبرو آنکھوں کے وہ پھرتا ہے نقشہ بار بار

آپ نے ہر بار بخشا اِس کو گنجِ معرفت
جا کے دروازہ پہ جب سائل پکارا بار بار

ظاہر ہر سورہ سے ہے صورت تری تعریف کی
وصف ہے قرآں میں حق نے تیرا لکھا بار بار

سرورا چل سوئے یثرب یہ غنیمت وقت ہے
کیونکہ دنیا میں نہیں ہے تجھ کو آنا بار بار

نہیں امید ہے حاشا مجھے زہد و اطاعت پر
میں بیٹھا ناز کرتا ہوں محمدؐ کی شفاعت پر

کیے منسوخ احکامِ کتابِ پیشتر جس دم
رسالت ختم فرمائی گئی ختمِ رسالت پر

جمایا سکۂ مہرِ نبوت دونوں عالم میں
بلا گرداں ہوں سو سو بار حق کی اِس عنایت پر

گواہی دی شجر نے برگ و بر نے سنگ ریزوں نے
ہرن نے مرغِ زریں بال نے اُن کی نبوت پر

پڑا جس پر کبھی سایہ وہ ناری ہو گیا ناجی
کہ ہیں حور و ملک قربان تمامی اُن کی عظمت پر

گرے بت سر کے بل اوندھے زمیں پر یک بیک سارے
ہزاروں رحمتیں نازل ہوں اُس عہدِ ولادت پر

کسی کو غش کوئی حیرت زدہ ہے کوئی سکتے میں
تمہارے نور کی صورت پر اور اُس شان و شوکت پر

جو ذرہ کا کوئی طالب ہو دے ڈالیں اُسے خورشید
زہے ہمت شہنشاہا تمہاری اِس سخاوت پر

جو گلدستہ کوئی مانگے ہو اُس کو مرحمت گلشن
یہ ادنیٰ بات ہے واللہ اُن کے زورِ ہمت پر

ذرا سے مشک کے خواہاں کو دیویں ملکِ چین سارا
فدا ہو جائیے حضرت کی اِس بخشش کی وسعت پر

طلب ہو جسکو ادنےٰ کی عنایت ہو اُسے اعلےٰ
پہنچ سکتا ہے کب کوئی تمہاری اِس حقیقت پر

قمر ہے آپکی نظروں میں ذرہ سے بھی کم قیمت
تحیر اپنی بخشش پر تصدق ایسی عسرت پر

دعا کی غار میں روئے ہمارے آپ ہی خاطر
تعجب اس مروت پر تحیر اِس محبت پر

بنا کر قالبِ نوری کمالِ حسن صنعت سے
ہوا مفتوں خدا اُس نور کی خوش شکل و صورت پر

شرابِ عشق محبوبِ خدا جب سے پیا ہم نے
گماں ہوتا ہے صانع کا مجھے اِس شان و شوکت پر

کیا ہے فرض خالق نے محبت ذاتِ احمدؐ سے
ملک پر حور پر جن و بشر پر ساری خلقت پر

نبی بھیجا محمد سا کہ مثل اُن کا نہیں کوئی
دل و جاں سے تصدق ہوں خدایا تیری قدرت پر

ہزاروں اُمتِ عاصی ہلاکیں دم میں خالق نے
کہا جس دم میں عاشق ہوں الٰہی اپنی اُمت پر

نہ حاصل کی اگر اُلفت شہِ لولاک کی تم نے
تعجب ہے مجھے **وہبی** تمہاری خوابِ غفلت پر

کوئی نہیں تمہارا ہمسر میرے پیمبر
لاریب تم ہو سب اسے برتر میرے پیمبر

ہوں برق سے فزوں تر مضطر میرے پیمبر
شعلے بھڑک رہے ہیں دل پر میرے پیمبر

اب تو بلالو اپنے در پر میرے پیمبر
کب تک پھرا کروں میں در در میرے پیمبر

وردِ زباں یہی ہے اکثر میرے پیمبر
قرباں ہوں جان و دل سے تم پر میرے پیمبر

ملکِ عرب میں حضرت ہندوستاں میں بندہ
چین آئے میرے دل کو کیونکر میرے پیمبر

ابرِ کرم کو اپنے فرمائیے اشارہ
دھوڈالے سب گنہ کے دفتر میرے پیمبر

تشریف آپ لائیں جب وقتِ نزع آئے
ہرگز نہ ہوویں میلے تیور میرے پیمبر

پرنم جو آنکھیں شوقِ دیدار پاک میں ہیں
کوثر سے ہیں فزوں تر بہتر میرے پیمبر

آوارہ کو بکو ہے رہبر کی جستجو سے
لو اب بلا لو اپنے در پر میرے پیمبر

ہر دم یہ آرزو ہے ہر دم یہ التجا ہے
بھولوں نہ یاد تیری دم بھر میرے پیمبر

دشوار تھا پہنچنا جنت میں تھا نہ آساں
اے **لطف** گر نہ ہوتے رہبر میرے پیمبر

ردیف ز

جیسا بندے کو ہے اللہ کا محبوب عزیز
ہونگے یوسف نہ تمہیں حضرت یعقوب عزیز

دفن ہو جائے مدینہ کی زمیں میں لاشہ
حق تو یہ ہے میری مٹی ہو فلک خوب عزیز

عشق محبوبِ خدا سے ہوں وہ محبوبِ جہاں
دوستِ سالک مجھے کہتے ہیں اور مجذوبِ عزیز

چومتا ہوں کبھی آنکھوں سے لگاتا ہوں کبھی
نام حضرت کا مجھے ایسا ہے مکتوب عزیز

کیوں نہ دم عشق محمد کا بھروں میں اے لطف
سب کو ہوتا ہے خوش انداز خوش اسلوب عزیز

ہے ہمارے واسطے ہر کام میں یاور نماز
ہے عروس مدعا کی زینت و زیور نماز

چشم کو بینائی دل کو ہے سرور دائمی
کیا بنائی تو نے ہے اے خالق اکبر نماز

تجھ میں کیا لذت ہے سبط مصطفیٰ کے شوق سے
کربلا میں جو ادا کی ہے تہ خنجر نماز

کل گناہوں کو مٹا دیتی ہے ہر صبح و شام
دیکھو چشم غور سے رکھتی ہے کیا جوہر نماز

دے رہی ہے ہم کو یہ خوشنودیٔ خالق مدام
بھرتی ہے اللہ کی رحمت سے ہمارا گھر نماز

ہے رہ تسکین دل آرام جان عاشقاں
کیا بنائی ہے خدا نے دیکھو خوش منظر نماز

لطف دیتا ہے حضور قلب سے پڑھنا تیرا
تو دکھائے ہے سدا کیا جلوۂ داور نماز

جانور ہیں یاد خالق میں سدا ہر صبح و شام
ہے تعجب ہو ادا تجھ سے نہ انساں گر نماز

تو بناتی ہے ہمارے کام سب بگڑے ہوئے
ہم نہ جان و دل فدا تجھ پر کریں کیونکر نماز

ردیف س

طوق گلو ہے بیر گرہ گیر کی ہوس
مجنوں نہیں جو ہو مجھے زنجیر کی ہوس

خورشید د جہاں کو ہے تنویر کی ہوس
ہے اپنے مہر دل کو وہ تصویر کی ہوس

ملکوت میں تھی مجکو بھی تقدیر کی ہوس
جبروت میں ہے اب مجھے تدبیر کی ہوس

وحدت بغیر اپنا ٹھکانا کہیں نہیں
چلہ کو جوں کماں میں ہے تیر کی ہوس

کعبہ کو چھوڑ دیر میں ہم مست کیوں چلے
کیا تم کو ہے کسی بت بے پیر کی ہوس

عمر آخر ہوئی پر رہ گیا اتنا افسوس
زیست میں اپنی مدینہ کو نہ دیکھا افسوس

خواب میں بھی نہ کسی رات زیارت پائی
پوری اکدن نہ ہوئی میری تمنا افسوس

مرضِ ہجر بنی ہے مجھے ہو گی نہ شفا
نبض کو دیکھ کے کرتے ہیں اطبا افسوس

وائے قسمت کہ کبھی وصلِ محمد نہ ہوا
کر دیا کام جدائی نے ہمارا افسوس

حرصِ دنیا میں ہمیشہ رہے مصروف لئیق
خوفِ عقبےٰ نہ کیا کرتے ہو اب کیا افسوس

غمِ فرقت میں تڑپتا ہے مرا دل افسوس
وصل محبوب کا ہوتا نہیں حاصل افسوس

چمنِ دہر خزاں دیدہ نظر آتا ہے
نوحہ انگیز ہیں نغمات عنادل افسوس

گردشِ بخت نے محرومِ سعادت رکھا
نہ دکھائی مجھے اُس شاہ کی محفل افسوس

ظلمت آگیں ہے زمانہ کہ نظر آتا نہیں
مجھ کو وہ چہرۂ رشکِ مہ کامل افسوس

نگاہ اُس چشم سیہ سے نہ ہوئیں چار آنکھیں
نہ کیا اُس نگہ ناز نے بسمل افسوس

ہاتھ آئیں نہ وہ زلفیں کہ جنوں ہیں جس کے
برسوں پہنے رہا میں طوق و سلاسل افسوس

حسن نے جسکے دو عالم کو کیا ہے پر نور
دُور ہے مجھ سے وہ خورشید شمایل افسوس

وادیٔ عشق میں ناکام کو تنہا چھوڑا
نہ ہوا خضر میرا رہبر منزل افسوس

شوقِ دیدار میں اُس شاہ کے بیتاب ہوں میں
دونوں عالم میں نہیں جس کا مقابل افسوس

نہ کیا گلشنِ یثرب کا نظارا جا کر
جیتے جی میں نہ ہوا خلد میں داخل افسوس

آہ جو دل کی تمنا تھی وہ پوری نہ ہوئی
درِ حضرت سے عاشق ہوا واصل افسوس

قلقِ ہجر نے خود رفتہ کیا ہے ایسا
کہ نہیں مجھ کو تمیز حق و باطل افسوس

کشتیٔ دل یمِ عصیاں میں تباہ ہوتی ہے
نظر آتا نہیں اس کا مجھے ساحل افسوس

اک فقط میں ہی تڑپتا ہوں کیوں اے گردوں
بہرہ ور اور ہوں سب آپ کے مائل افسوس

یا نبی لیجے خبر حال ہے قاسم کا تباہ

لوگ کرتے ہیں اُسے دیکھکے بسمل افسوس

یا محمد مصطفےٰ فریاد رس
اے رسولِ مجتبےٰ فریاد رس

داد رو اے داد بخشِ اہلِ داد
اے شہِ اہلِ عطا فریاد رس

تو ہی مظلوموں کا منصف یا نبیؐ
تو ہی اہلِ درد کا فریاد رس

کیوں نہ حاصل ہو اُسے انصاف صاف
آپ تو جس کا ہوا فریاد رس

حق نے بھیجا تجھ کو اُمت کے لئے
اچھا حامی اور بھلا فریاد رس

داد پائے کیوں نہ وہ اے داد گر
جس کو تجھ سا ملگیا فریاد رس

بادشاہا میری سُن لو التجا
سیدا بہرِ خدا فریاد رس

مجھ پہ حضرت ظلم کر سکتا ہے کون
ہو وے تجھ سا جب میرا فریاد رس

حال دل کس سے کہوں تیرے بغیر
یا رسول اللہ یا فریاد رس

اے خبر گیر جہاں لیجے خبر
اے شہِ روزِ جزا فریاد رس

دستگیرِ وقت مشکل المدد
دافع رنج و بلا فریاد رس

سرورِ بیدست و پا کا کون ہے
اے شہِ مشکلکشا فریاد رس

کس طرح ہو گا گذارا چشم تر آب کے برس
ابرِ غم ہے سر پہ چھایا سر بسر اب کے برس

لاکھ شکر اُسکے ادا جا کر کریں گے اے خدا
ہم پہنچ جائیں مدینے میں اگر اب کے برس

گھر کے آئیں ہیں گھٹائیں غم کی دل پر تو بھی آ
چاند سے چہرہ پہ زلفیں کھولکر اب کے برس

وہ گدا ہوں تخت شاہی کی نہ ہو پروا مجھے
آپکے کوچے میں بستر ہو اگر اب کے برس

آنکھ آٹھ آنسو ہوں رو تا آب زمزم کیلئے
رہتی ہے برسات یاں آٹھوں پہر اب کے برس

ایک دن ملجائیگی تو خاک میں اے عندلیب
بیٹھی ہے کیا شاخ گل پر پھونکر اب کے برس

اے گھٹا جاتی ہے کعبہ کو برسنے کے لئے
آبِ زمزم کی بھی کچھ لانا خبر اب کے برس

حاجیوں کے قافلے کے قافلے پہنچے وہاں
ہم رہے روتے برنگِ ابرِ تر اب کے برس

ہوگا اکبر لب پہ الا اللہ کا نعرہ بلند
کعبے کی جانب اگر ہوگا سفر اب کے برس

ردیف ش

سوئے مدینہ چلیں چند بار کی تشویش
چلی نہ ایک بھی اس دلِ فگار کی تشویش

رہا ہمیشہ حسامِ فراق سے بسمل
کبھی گئی نہ دلِ بیقرار کی تشویش

کسی گھڑی نہیں ملتی ہے یاد سے فرصت
گلا رہی ہے نبیؐ کے مزار کی تشویش

تصدق آلِ محمدؐ کا اے میرے مولا
شتاب دُور ہو اس خاکسار کی تشویش

ڈرو خدا سے لئیق ایسے بیخبر کیوں ہو
غضب ہے کچھ نہیں روزِ شمار کی تشویش

کرتے ہیں اُس شاہِ خوباں کو تلاش
جس کی تھی محبوبِ سبحاں کو تلاش

گم ہوئے دونوں تمہارے عشق میں
دل کو ڈھونڈوں یا کروں جاں کو تلاش

ہم فقیرانہ بسر کرتے ہیں عمر
کیوں کریں ہستی کے ساماں کو تلاش

جب تُو ہی خود سے میری جاں مل گیا
کیا کریں پھر دین و ایماں کو تلاش

فخر ہے الفقر فخری پر جسے
کرتے ہیں اُس شاہِ شاہاں کو تلاش

جو ہے اربابِ توکّل کا کفیل
کیجئے اِس میر ساماں کو تلاش

جو کہ ہے اکبر ترا مشکل کشا
دل سے کر اُس شاہِ مرداں کو تلاش

جب سے ہے کوئے یار کے اشجار کی تلاش
کرتا نہیں کبھی کسی گلزار کی تلاش

دیوانوں کی طرح سے ہوں شامِ فراق میں
ہے مجھ کو اُن کے کاکلِ خمدار کی تلاش

یارب بتادے منزلِ مقصود کا پتا
ہے دل کو حسنِ روئے پر انوار کی تلاش

پہنچا خدا کے فضل سے اپنی مراد کو
جس نے کیا ہے احمدِ مختار کی تلاش

ثابت ہوا جو کلمۂ اصحاب کالنجوم
ہے اس لئے مجھے انہیں دو چار کی تلاش

بیٹھینگے جب حضورِ شفاعت کو حشر میں
خالق نہ پھر کرے گا گنہگار کی تلاش

سارے جہاں کو چھان کے بیٹھا ہوں وہبیا
جاؤں کدھر کروں میں کہاں یار کی تلاش

ردیف ص

مسند نشین بزمِ نبوّت ہیں چار خاص
ساقیٔ جام بادۂ وحدت ہیں چار خاص

مہر سپہر دور خلافت ہیں چار خاص
خورشید آسمان ہدایت ہیں چار خاص

فرمانروائے حکمِ شریعت ہیں چار خاص
ماہِ قبول راہِ طریقت ہیں چار خاص

امواجِ بحرِ سرِّ حقیقت ہیں چار خاص
احمدؐ کے دیں کے باعث شوکت ہیں چار خاص

مقبول بارگاہِ رسالت ہیں چار خاص
عقدہ کشائے بابِ اجابت ہیں چار خاص

جاری ہوا ہے دین نبیؐ ان کی ذات سے
وہبیؔ یہ رکن دیں کے حمایت ہیں چار خاص

نبیؐ کی سارے نبیوں میں ہے نبوّت خاص
ہے خاص بندوں میں حاصل اُنہیں کو عزت خاص

ہر اک طریق سے اچھا طریقِ احمدؐ ہے
ہر ایک مذہب و ملت سے ہے یہ ملت خاص

خدا نے پہلے بھی صدہا رسول بھیجے تھے
مگر ہمارے پیمبر کی ہے رسالت خاص

خدا سے آنکھ چرائیں گے سب نبیؐ لیکن
کرینگے بڑھ کے محمدؐ وہاں شفاعت خاص

اگرچہ جام خزانے ہیں بادشاہوں کے
نبیؐ کے گنج میں ہے معرفت کی دولت خاص

خدا کے روبرو کیونکر نہ بخشے جائیں گے
کہ ہے نبیؐ کی توجہ بحالِ اُمت خاص

ہے عام فضلِ آلٰہی نبیؐ کی اُمت پر
ہے پیروانِ محمدؐ پہ حق کی رحمت خاص

خدا کے دوست وہی عام خاص ہیں سے ہیں
نبیؐ سے رکھتے ہیں جو آدمی محبت خاص

خدا کے کام میں گو عام و خاص ہیں مصروف
ہیں چار یار نبیؐ کے سپرد خدمت خاص

نہیں کسی سے کبھی اندیشہ اُسکو اے سرور
ہے جس کو سرورِ عالم کی ایک حمایت خاص

حبیبِ ایزدِ غفار ہے خاص
خطابِ احمدِ مختار ہے خاص

برائے اضطرابِ دل وظیفہ
مرے حق میں ترا اذکار ہے خاص

خطابِ احمدِ مرسل ہیں لاکھوں
مگر ختم الرسل اے یار ہے خاص

ہوئے لاکھوں پیمبریوں تو پیدا
مگر اک احمدِ مختار ہے خاص

سِوا اللہ کے کوئی نہیں ہے
رسول اللہ کا دربار ہے خاص

قسم قرآن کی قرآنِ عشاق
تمہارا مصحفِ رخسار ہے خاص

خدائے پاک ہے خود جس پہ مائل
مرا دلبر وہی دلدار ہے خاص

محمدؐ مصطفےٰ ہم بیکسوں کا
رفیق و مونس و غمخوار ہے خاص

مریضانِ محبت ہیں ہزاروں
مگر اکبر کو اک آزار ہے خاص

ردیف ض

مومنوں کیا کہوں کہ کیا ہے فرض
عشق محبوبِ کبریا ہے فرض

کیوں ہو غافل نبیؐ کی اُلفت سے
صاحبو خواہشِ خدا ہے فرض

ہجر میں عاشقوں پہ اے واعظ
اپنے محبوب سے گلا ہے فرض

عاشقوں کے لئے جدائی ہیں
آہ و نالہ کی یہ صدا ہے فرض

شانِ احمدؐ خدا کی قدرت ہے
جاننا اُس کا مرتبا ہے فرض

وہ بیا پیش سرورِ عالم
اپنا اظہار مدعا ہے فرض

بلبل نہیں ہوں میں گُلِ خنداں سے کیا غرض
قمری نہیں ہوں سروِ گلستاں سے کیا غرض

میری تو جان اُس گُلِ خوبی پہ ہے نثار
اے عندلیب مجھ کو گلستاں سے کیا غرض

ظاہر میں گو ہوں دور وہ باطن میں ہیں قریب
ہنگامِ وصل ہے غمِ ہجراں سے کیا غرض

سودائی تو نہیں جو ہو سودائے زلف غیر
مجکو کسی کی کاکلِ پیچاں سے کیا غرض

دو بھر ہوئی ہے جان غمِ ہجرِ شاہ میں
اے خضر مجکو چشمۂ حیواں سے کیا غرض

ہم کو تو تم سے کام ہے اے مہرباں ہمیں
حور و قصور روضۂ رضواں سے کیا غرض

اے شاہِ حسن اپنے ہی قدموں میں دے جگہ
کشتے کو تیرے گنج شہیداں سے کیا غرض

مقصود دراصل حق کا ثنائے نبیؐ سے تھا
معلوم بھی ہے کچھ کہ ہے قرآں سے کیا غرض

حلقہ بگوشِ عشق خط و خالِ مصطفےؐ
رکھیں چمن کے سنبل و ریحاں سے کیا غرض

ہوگا زباں پہ نامِ مبارک لحد میں بھی
وحشی کو تیرے شہر خموشاں سے کیا غرض

اکبر تو خود فقیر منش ہے حضور اسے
تاج شہی و تخت سلیماں سے کیا غرض

ذاتِ رسولِ پاک سراسر ہے کانِ فیض
جاری جہاں میں اُس سے ہے بحرِ روانِ فیض

بخشے ہیں طرفہ طرفہ انہیں رتبے آپ نے
سب انبیا حضور کے ہیں مدح خوانِ فیض

ادنےٰ گدا کو چاہیں تو سلطاں کریں حضور
ایسا ہے دستِ خاص کرم دُرفشانِ فیض

ذکرِ سخا سے خالی نہیں ہے کوئی مقام
مشہورِ خلق آپ کی ہے داستانِ فیض

گلدستے جو دو لطف کے یہاں پٹے رہتے ہیں
کوچہ جناب کا ہے عجب گلستانِ فیض

مشکل کشائے خلق ہیں ممدوح کبریا
اُس شاہِ دیں کا ہو سکے کیونکر بیانِ فیض

ملتا ہے فوراً آپ کے الطاف سے اُنہیں
اُس در سے چاہتے ہیں جو کچھ طالبانِ فیض

خلق نبیؐ میں خلق الٰہی کے ہیں خواص
فیضِ خدا کی شان ہے حضرت کی شانِ فیض

رونق نصیب کشورِ ایماں اُسی سے ہے
بیشک وہ جسمِ پاک ہے جانِ جہانِ فیض

اک دم میں شش جہت میں وہ سایہ فگن ہوا
دکھلایا آپ نے جو عروجِ نشانِ فیض

جن و بشر ہیں بہرہ ورِ بخششِ حضور
حور و ملک ہیں کام بر و شادمانِ فیض

ایمن ہے خلق گرمیٔ خورشید یاس سے
حضرت کا ہر طرف ہے کھنچا سائبانِ فیض

کیوں کامبخش اہلِ جہاں اولیا نہ ہوں
یہ لوگ شاہِ دیں کی ہیں پیغامبرانِ فیض

کیا بیکسوں کی کرتا ہے مہماں نوازیاں
روحی فداک آپ کے اے میزبانِ فیض

قاسم پہ بھی نگاہِ کرم کیجے یا رسولؐ
یہ آپ کا ہے عاشق و مدحت کنانِ فیض

ردیف ط

امت کے غمگسار رہے دشوار پلصراط
کیونکر اتر کے جائیں گنہگار پلصراط

تاریک چشم کو اسی باریک بال سے
دے گا ہزار طرح کے آزار پلصراط

جلکر ہوئے جو آتشِ عشقِ نبیؐ میں خاک
ان کے لئے ہے گوشہ گلزار پلصراط

قربانیاں جو کرتے ہیں عید الضحےٰ کے روز
اک پل میں ہونگے حشر کے دن پار پلصراط

کٹ کٹ گرینگے دوزخی دوزخ کی آگ میں
دوزخ پہ ہے کھینچی ہوئی تلوار پلصراط

طے کی ہیں سخت منزلیں آئی ہیں وہ اُسے
آساں ہو ہم غریبوں پہ غفار پلصراط

گر تیرا لطف ہو تو میرا بیڑا پار ہو
یہ تیرا قہر ہے میرے قہار پلصراط

کیا کیا سزائیں رکھی ہیں پروردگار نے
دوزخ میں آگ تیغ کی ہے دھار پلصراط

پروردگار اکبرِ عاصی ہے ناتواں

تیرے کرم سے اس پہ ہو گلزار پلصراط

تمام دینوں سے ہے دینِ مصطفےٰ مضبوط
ہر ایک راستہ سے ہے یہ راستہ مضبوط

ارادے کافروں کے سارے ڈھیلے ہو جاتے
کمر کو باندھتے جب شاہِ دوسرا مضبوط

رہائی پانے کی خاطر رسول کا دامن
پکڑ کے بیٹھا ہے ہر بندۂ خدا مضبوط

ہے قصرِ دینِ محمد محل مستحکم
کہ جس کی پختہ عمارت ہے اور بنا مضبوط

اخیر وقت تلک اُس کی دستگیری کی
نبیؐ نے ہاتھ ہے جس کا پکڑ لیا مضبوط

نبیؐ کی ذات گرامی گناہگاروں کو
ذریعہ مل گیا بخشش کا واہ کیا مضبوط

نبیؐ نے مذہب و ملت کو زور بخشا ہے
نبیؐ نے بازوئے اسلام کر دیا مضبوط

نبیؐ سے دل کی محبت کا باندھ لے رشتہ
کہ سارے سلسلوں سے ہے یہ سلسلہ مضبوط

بقربِ حق تجھے پہنچائینگے رسول اللہ
عقیدہ چاہیئے اس میں مگر ترا مضبوط

رہِ طریقتِ حق پر اگر تُو چلتا ہے
کمر کو باندھ لے اے مردِ باخدا مضبوط

نبیؐ کے روضہ پہ تو جا ہی پہنچیگا اک روز
اِسی ارادہ پہ سرور اگر رہا مضبوط

ردیف ظ

عشق پیدا ہوا خدا حافظ
دل کو کیا ہو گیا خدا حافظ

یاد میں اُس شہِ دو عالم کے
خاک ہے چھانتا خدا حافظ

اپنے حسن و جمال کا اُن کو
دیکھتا ہوں نشا خدا حافظ

اک نظر دیکھنے کی رخصت ہو
آپ کا ہو بھلا خدا حافظ

کس کی زلفوں کے پیچ میں اس پر
آ تی کالی بلا خدا حافظ

یک بیک چیخنا بکا کرنا
سوئے صحرا چلا خدا حافظ

گھر سے نکلا ہے جوشِ وحشت میں　　عشق ہے پیشوا خدا حافظ
خاک میں مل گیا خراب ہوُا　　دلِ مضطر تیرا خدا حافظ
اُن کے فقرے میں آکے آخر کار　　آپ مارا پڑا خدا حافظ

ہے یقیں وہ ہبیا کسی نے ضرور
تجھ پہ جادو کیا خدا حافظ

یا نبیؐ مصطفٰے خدا حافظ　　ہوں میں تجھ پہ فدا خدا حافظ
مرتبہ کیا رقم ہو صلِّ علٰے　　شاہِ ہر دو سرا خدا حافظ
میں تڑپتا ہوں رات دن تجھ بن　　میرے ماہِ لقا خدا حافظ
حرص مجکو نہ مال و زر کی ہے　　روضہ تیرا دکھا خدا حافظ
نہ مجھے خویش و اقربا ہوتا　　تُو ہوا قرب میرا خدا حافظ
ہند سے مجھے بلا زودی　　ہے یہی التجا خدا حافظ
کر مرادِ دلی میری حاصل　　اے مجیب الدعا خدا حافظ
وہاں رہوں شوق سے عمر تک کہ　　عرض میری سدا خدا حافظ
ہو وے مدفن میرا مدینہ میں　　گرچہ ہو وے ندا خدا حافظ
لو بُلا لو نبیؐ یہاں سے مجھے　　آپ ہو جس جگہ خدا حافظ

عرض ہے رات دن یہی شاہ کی
روضہ تیرا بتا خدا حافظ

ذکرِ حضرتؐ سے سدا رہتا ہے ذاکر محفوظ　　اُس سے خالق ہے خوش اور خلق کی خاطر محفوظ
واہ کیا حلم پسند آپ تھے سبحان اللہ　　کہ ہر ایک رنج پہ ہو جاتے تھے شاکر محفوظ
فکر کونین سے ہوں عشق نبیؐ میں آزاد　　مجھ کو رکھتا ہے سدا یہ غم وافر محفوظ
ہمہ تن اُس رُخِ روشن کا ہوں میں محوِ خیال　　روح باطن میں ہے خوش دل ہے بظاہر محفوظ

ہجر حضرت میں نہ خوگر ہو طپش کا اے دل
وصل سے ہوتا ہے ہر عاشقِ ظاہر محفوظ

آئینہ رکھتے ہیں انوار محبت سے جو دل
رہتے ہر دم ہیں وہ اس حُسن کے ناظر محفوظ

کاش مجھ کو بھی یہ دولت سے ملے اللہ اللہ
کس قدر رازِ حقیقت کے ہیں ماہر محفوظ

مدحِ حضرت میں فصاحت مجھے نہ سمجھنے ہی ہے صد شکر
سنکے اشعار میرے ہوتے ہیں شاعر محفوظ

عرض قاسم کی ہو مقبول کہ ہووے یارب
قرب منزل سے یہ کعبہ کا مسافر محفوظ

کیوں نہ عشاق کو ہو اس شہِ خوباں کا لحاظ
چشمِ بلبل میں ہے گلہائے گلستاں کا لحاظ

کی محمدؐ نے شفاعت ہو گیا خالق کا حکم
جاتے ہیں جنّت کو ہم کیا ہم کو رضواں کا لحاظ

سایۂ دامن میں جو آکر چھپے بخشے گئے
آگیا خالق کو بھی حضرتؐ کے وہ اماں کا لحاظ

قدر گوہر اے اُحد ہیں جانتے گوہر شناس
دیدۂ رحمت میں ہے حضرتؐ کے دنداں کا لحاظ

کربلا میں ذبح کی اولاد لوٹا گھر کا گھر
شمر ظالم تھا یہی محبوبِ سبحاں کا لحاظ

اب ہوئی بخشش کہ ہے محبوب کا خالق کو پاس
اور ہے محبوب کو اُمت کے عصیاں کا لحاظ

جاؤ گے یاں سے وہاں چاہئے کچھ یاں کا پاس
آئے ہو واں سے یہاں پر چاہئے واں کا لحاظ

کیا دکھاؤں مُنہ تمہارے سامنے آتے بھی دیں
جرم کا کھٹکا خطا کی شرم و عصیاں کا لحاظ

وہ بڑا غفّار ہے بیٹھے ہو کیوں اکبر اُداس
آہی جائیگا تمہاری چشم گریان کا لحاظ

ردیف غ

حشر کے روز جو ڈھونڈینگے گنہگار شفیع
کوئی ہوگا نہ سوا آپ کے زنہار شفیع

سچ ہے پلتے نہ کبھی نارِ جہنم سے نجات
عاصیوں کے جو نہ ہوتے شہِ ابرار شفیع

حضرتِ حیدرؓ و صدیقؓ اور عثمانؓ و عمرؓ
ہوں گے ہمراہ نبیؐ اور بھی یہ چار شفیع

حال انکارِ شفاعت کا کھلیگا اُس دن
ہووے گا اُن کو قیامت میں جو درکار شفیع

مرتبہ کیوں نہ اُس اُمت کا ہو سب سے اعلےٰ
جس کے ہوں روزِ جزا احمدِ مختار شفیع

ہم گنہگاروں کو یہ جو لطف و کرم آپکا ہے
ایسا امت کا نہیں ہے کوئی غمخوار شفیع

ہیں جو یہ کہکے پکاروں تو وہیں پہنچو خبر
میرے مولا میرے ہادی میرے سردار شفیع

ناز کرتے ہیں گناہوں پہ سب اپنے کیا کیا
سُن چکے ہیں جو محمد کو گنہگار شفیع

نعت میں تو نے رقم کی ہے جو وحشی یہ غزل
ہے یقیں حشر کو ہونگے ترے اشعار شفیع

شکرِ خدا ہمارے ہوئے مصطفےٰ شفیع
جز اُن کے ہوگا کوئی نہ روزِ جزا شفیع

ہوتے اگر رسول نہ اُمت کے پیشوا
پھر عاصیوں کیواسطے کوئی نہ تھا شفیع

اللہ رے رتبہ یہ کہ محمد سے روزِ حشر
بیساختہ کہیں گے تمام انبیا شفیع

کھائینگی رشک اور رسولوں کی اُمتیں
ہونگے نبی ہمارے جو روزِ جزا شفیع

محشر کا خوف کس لئے کرتا ہے اے لئیق
حامی ترے علیؓ ہیں تو خیر الورےٰ شفیع

کوئی پیغمبر نہ ہوگا عاصیو جس دم شفیع
ہونگے ہر امت کے اُس دم سرورِ عالم شفیع

کیوں نہ روزِ حشر کے خطرکوں سے ہوں بیخوف ہم
رکھتے ہیں تم سے شفیع المذنبیں کو ہم شفیع

حشر تک ہوتی نہ استغفار سے توبہ قبول
گر محمد مصطفےٰ ہوتے نہ اے آدم شفیع

ہم وہ مجرم تھے کہ ہوتے موردِ قہرِ خدا
گر محمد سا نہ ہوتا رحمتِ عالم شفیع

لطف گل اشکِ ندامت کا کھلیگا روزِ حشر
آتشِ دوزخ کا ہے یہ دیدۂ پرغم شفیع

ردیف غ

دینِ محمدی کا جو روشن ہوا چراغ
اسلام کی ہوا سے بجھا کفر کا چراغ

وقتِ ظہور کفر یہ تاریک ہوگیا
بت خانوں میں نہ نام کو روشن رہا چراغ

دیکھے جو وقت شام ذرا چہرہ آپ کا
ہرگز نہ تاب لا سکے مہتاب کا چراغ

ہوتی اگر نہ شمع ضیائے محمدی
روشن نہ ہوتا خلق میں پھر دین کا چراغ

تاریکئ لحد سے ہم اندیشہ کیوں کریں
ہوگا وہاں تو نام حبیبِ خدا چراغ

سینہ نہ کس طرح سے میرا مثل شرق ہو
نورِ نبیؐ نے دل کو مرے کردیا چراغ

یہ ہے دعا کہ آپ کی اولاد کی طفیل
روشن رہے لئیق کا یا مصطفےٰ چراغ

چار جانب ہم نے دیکھا باغ باغ
وصفِ حضرت کا ہے چرچا باغ باغ

بیل میں بوٹے میں پھل میں پھول میں
رنگ و بو بنکر سمایا باغ باغ

تجھ سے ہے آباد و سرسبز و نہال
بستی بستی صحرا صحرا باغ باغ

دیکھ کر عکسِ گلِ رخسارِ شاہ
اوج پر ہے موجِ دریا باغ باغ

تیرے سجدہ کو جھکی ہے شاخ شاخ
ذکر سے تیرے ہے تازا باغ باغ

دونوں جانب ہے ترا لطف و کرم
ہو رہے ہیں دین و دنیا باغ باغ

طائرانِ خوش نوا صفت کنند
اے گلِ گلزار بطحا باغ باغ

ہجر سے تیرے ہے دریا تشنہ لب
وصل سے تیرے ہے صحرا باغ باغ

نعتِ اکبر بلبلوں سے جب سُنی
کھِل گیا گُل گُل شگفتہ باغ باغ

ردیف ف

دل ہے مایل روضۂ شاہِ رسولاں کیطرف
زاہدا جا کر کریں کیا باغ رضواں کی طرف

چشم وا یوں ہے میرے اُس ابرِ احساں کیطرف
ہو صدف کا مُنہ کھلا جسطرح نیساں کی طرف

شوقِ دل سے چل مدینہ کے بیاباں کیطرف
دوڑتا ہے دشتِ وحشت جیبِ اماں کی طرف

دیکھتی شمس الضحےٰ کا وہ اگر روشن جمال
رخ نہ کرتی پھر زلیخا ماہِ کنعاں کی طرف

ہوگیا وہ ٹکڑے اور آیا زمیں پر چرخ سے
جب اٹھی انگشت حضرت ماہِ تاباں کی طرف

اس کی آنکھیں ہوگئیں روشن ستاروں کی طرح
جس نے دیکھا اک نظر اس نور ریزداں کی طرف

روئے پرنورِ نبیؐ کی گر زیارت ہو نصیب
ہم نہ دیکھیں بدر خورشید و درخشاں کی طرف

ہوں وہ محو چشم گلزارِ نبوت دوستو
آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھوں باغِ بستاں کیطرف

کیجیئے اب مہربانی شافعِ روزِ جزا
نیم جان و دل فگار و چشم گریاں کی طرف

کیوں نہ رغبت ہو مجھے سوئے گُل روئے نبیؐ
رہتی ہے مائل بہت بلبل گلستاں کی طرف

فضل سے اپنے نگاہِ عفو کر عاجز ہوں میں
اے خدا مت دیکھ میرے جرم و عصیاں کیطرف

بہرِ اہلِ بیت و اصحابِ کرام اے شاہِ دیں
کیجئے چشمِ عطا اس خانہ ویراں کی طرف

جب تلک طاقت ہے گویائی کی کر مدحِ رسول
ہے وفا اک دن سفر شہرِ خموشاں کی طرف

حل گیا ایک ہی نقطہ ہیں جسے راہِ الف
دفترِ عشق کے عرفاں سے ہوا شاہِ الف

فخرِ دیں صادق مسکیں بھی تھے آگاہِ الف
خواجہ اشرف نہ ہوں کیوں عارفِ باللہِ الف

رشکِ فخری تھے طریقت میں امام صادق
راز داں سرِ نہاں واقفِ اللہِ الف

اک الف تین الف پانچ الف جو سمجھے
معنوی راز کے ابجد سے ہے آگاہِ الف

کیا بیاں قطرۂ موجود کو سرمست کروں
چھپ گیا نقطہ عیاں ہوگیا اللہ الف

ردیف ق

اے عاشقو کرو نہ کسی دلربا سے عشق
بہتر یہ ہے کہ دل سے رہے مصطفےٰ کا عشق

انسان وہ نہیں ہے جو خالی ہو عشق سے
وہ دل نہیں کہ جس میں نہ ہو کبریا کا عشق

بہبود ہے جہاں میں تو عقبےٰ میں ہے نجات
اُس کی کہ جس کو ہے علیؓ مرتضےٰ کا عشق

یوسفؑ بھی خوبرو تھے مگر فرق ہے کمال
اُن پہ فدا البشر تو نبیؐ پر خدا کا عشق

عشقِ رسول پاک میں وہی جاں اویس نے
پہنچا بڑے کمال کو اُس جان فدا کا عشق

یارب یہی ہے میری تمنا کہ تا بہ مرگ
جائے کبھی نہ دل سے حبیبِ خدا کا عشق

صورت ہے مغفرت کی تیری اس سبب لئیق
اُلفت ہے اہلبیت کی خیرالورےٰ کا عشق

ساقیا دے تو مجھے بادۂ پیمانۂ عشق
تا کہ سرمست رہوں نشہ میں دیوانۂ عشق

وصل حق کی نہیں جبتک نہ ہو میخانۂ عشق
پھوڑ دیئے شیشۂ دل جذبے سے مستانۂ عشق

مشتہر ہو گیا جب سے مرا افسانۂ عشق
بنگیا قاف میں بھی اپنا پریخانۂ عشق

کافرِ عشق ہُوا بُت کی پرستش کے لئے
کعبۂ دل میں کیا ہُوں میں صنمخانۂ عشق

عشق ہے حُبِ حقیقی کا مجھے اے سرمست
قیس و فرہاد سا میں تو نہیں دیوانۂ عشق

ردیف ک

باآبِ دیدۂ تر اپنی وضو خاک
کہ تا وہ خاک آلائش ہو پاک

کھلے دل سے رسولِ حق کو کر یاد
بوقتِ رنج و غم اے مردِ غمناک

نظر آجائیگی صورت نبیؐ کی
اگر دیکھے تو دل کا کھول کر چاک

بیاں کر اپنے دل کی حاجتِ زار
نبیؐ کے روبرو باچشم نمناک

جھکا گردن اُسی سرور کے آگے
ہے زیبا جسکے سر پر تاجِ لولاک

صفا کر اپنا سینہ ماسوا سے
نہ رکھ باقی چمن میں خار و خاشاک

قدم سر سے بنا لے اپنے اے سرو
مدینے کی طرف چل چست و چالاک

مرے نالے گئے چرخِ بریں تک — نہ پہنچے پر نہ پہنچے شاہدیں تک
نہ ہوگا حسن میں تم سا بھی کوئی — فدا ہے تم پہ یوسف سا حسیں تک
جہاں ہے اے فلک محبوب میرا — خدا کے واسطے لے چل وہیں تک
تمنّا ہے کہ روضہ پر تمہارے — کروں قربان جان و مال و دیں تک
فدا ہو جاؤں گا میں صورتِ کبک — اگر پہنچا کبھی اُس مہ جبیں تک
نظر ہو جائے گی بس چشمِ بد دُور — اُنہیں او چرخ تو اِتنا نہیں تک
خدا سے تو ملا دو گے ہمیں تم — پہنچ جاتے کسی صورت تمہیں تک
نہ ہاریں گے کبھی ہمت ہم اے شاہ — تمہارا شوق لے جائے کہیں تک
کروں حالِ شبِ اسریٰ رقم کیا — تماشائی تھا خود ماہِ مبیں تک
پئے تعظیم استادہ مَلَک تھے — جُھکا تسلیم کو گردوں زمیں تک
بلند آوازۂ اللہ اکبر — شبِ معراج تھا عرشِ بریں تک
نہ کیجے ظاہر اسرارِ حقیقت — یہ قصہ آپ رہنے دیں یہیں تک

بہک جائیں نہ اہلِ شرع اکبر
رسائی غیر ممکن ہے یقیں تک

ردیف گ

نبیؐ نے کر دیا سیدھا اُنہیں بہ تیرِ خدنگ — عرب میں رہتے جو تھے کافرانِ کج آہنگ
نبیؐ نے زیر کئے مفسدانِ صاحب زور — نبیؐ نے مار دیئے اژدہا و شیر و پلنگ
نبیؐ کے حکم پہ مرتے تھے آپ کے اصحاب — کہ جیسے شمع پہ گرتا ہے جاں نثار پتنگ

سحاب رحمتِ حق نے کیا بہر موسم
نبی کے گلشن فضل و کرم کا تازہ رنگ

نبی کے منہ سے جو نکلا وقوع میں وہ آیا
توقف اُس میں نہ واقع ہُوا نہ دیر و درنگ

نبی کریں جسے خوش دل وہ ہوگا کیوں مغموم
فراخی جس کو وہ بخشیں وہ کس لئے ہو تنگ

وہ شہسوار نبوّت جب آیا میدان میں
ہوئے مقابلے میں ڈھیلے کافروں کے تنگ

نبیؐ کی نعت میں سرور تو ایسے موتی تول
کہ نکلے کوئی نہ اُن کے زمانہ میں ہم سنگ

ردیف ل

دیکھوں میں آپ کا رُخِ تابان یا رسُول
بر آئے میرے دل کا یہ ارمان یا رسُول

ہوں جان و دل سے آپ کا قربان یا رسُول
ہیں آپ میرے درد کی درمان یا رسُول

حضرت کے اشتیاق میں اپنوں کو چھوڑ کر
نکلا ہُوں گھر سے چاک گریبان یا رسُول

کیا کیا کروں میں آپ سے تقدیر کا گِلا
کافی ہے اس قدر کہ ہُوں حیران یا رسُول

رکھتا ہُوں قصر ہائے مدینہ کی آرزو
بھاتا نہیں مجھے کوئی بستان یا رسُول

کس مُنہ سے مطلبِ دلِ محزوں بیاں کروں
جرم و خطا سے ہُوں میں پشیمان یا رسُول

لولاک حق میں آپکے خالق نے ہے کہا
دونوں جہاں کے آپ ہیں سلطان یا رسُول

انساں کی کیا مجال جو کچھ مدح لکھ سکے
قرآں میں جب خدا ہے ثناخوانِ یا رسُول

جز آپ کی مدد کے نہ ہوگا بر ار کام
حکمِ خدا ہے آپ کا فرمان یا رسُول

کیفی ہے مضطر و متفکر بہت شہا
سر پر ہو اس کے آپ کا دامان یا رسُول

جب سے رنگ و بوئے احمدؐ پر ہے شیدا پھول پھول
اپنے جامہ میں نہیں پھولا سماتا پھول پھول

بھرا ہے نت ہاتھ میں حوروں کے ہیں کوثر کے جام
یا کھِلا ہے گلشن جنت کا تختہ پھول پھول

بلبلیں ہیں مست الا اللہ الا اللہ میں
اللہ اللہ کہہ رہا ہے مولا مولا پھول پھول

ہوتی ہے اس واسطے بلبل سر گلشن نثار
جلوۂ حسنِ محمد ہے سمایا پھول پھول

جوشِ ہجر شہ میں ہر آنسو بنا ہے آبلہ
بلبلے پانی میں ہیں یا شاخ در یا پھول پھول

ہے سر گلزار شورِ الصلوٰۃ والسلام
عارضِ رنگین احمد پر ہے شیدا پھول پھول

کر دیا ہے آبروئے حسن سے تو نے نہال
گُدا گُدا ڈالی ڈالی پتا پتا پھول پھول

کنت کنزاً مخفیاً کا رنگ ہر غنچے میں ہے
پڑھ رہا ہے سورۂ انا فتحنا پھول پھول

مرحبا اکبر جز اک اللہ یہ رنگِ سخن
کیا ہی گوندھا نعت کے مضموں کا گجرا پھول پھول

ردیف م

دیدہ لبریزم سراپا انتظارِ کیستم
شوقِ دیدار کہ دارم بیقرارِ کیستم

کشتۂ آں خالِ مشکیں بستۂ زلفِ دوتا
گر مسلماں نیستم زنار دارِ کیستم

دوستاں منصور وقتم چوں انا الحق میزنم
رشتۂ در گردنم من زیر دارِ کیستم

غرقۂ دریائے وحدت پا تا سر آمدم
زاہدا بنگر مرا میراث وارِ کیستم

زخم از دستِ کہ خوردم کیست صیاد اے دلا
نیم جاں افتادہ ام یارب شکارِ کیستم

مظہرِ حسن جمالم یا کہ عکسِ روئے او
پس ببیں اے دوستاں آئینہ دارِ کیستم

چوں تہی از خود شدم بس جملہ نورِ احمدم
بیخود از خود چوں منم من یارِ غارِ کیستم

عاشقِ حسنِ خودم در عشق تو مست آمدم
بیقرار از خود منم من بیقرارِ کیستم

حافظم در مدرسہ دُردے کشم در میکدہ
سخت حیراں گشتہ ام من در شمارِ کیستم

وہ دن خدا کرے کہ مدینے کو جائیں ہم
آقا کو اپنے حال سب اپنا سنائیں ہم

فرطِ ادب سے سر کو وہاں پر جھکائیں ہم | چوکھٹ نبیؐ کی چوم کے حسرت مٹائیں ہم
اے بخت ہم کو لیکے وہاں پر نہ جائے تو | پھر حشر میں رسول کو کیا منہ دکھائیں ہم
طاعت رسول عین اطاعت خدا کی ہے | اس در کو چھوڑ غیر کے کیا در پہ جائیں ہم
آنکھوں کو آرزو ہے پہنچکر مدینے میں | خاکِ درِ رسول کا سرمہ لگائیں ہم
کیوں شاد ہوں نہ سن کے محمدؐ کا نام پاک | جس کے سبب سے خلد میں بیخوف جائیں ہم
ہم سے اگر لحد میں فرشتے کریں سوال | عبدِ خدا رسول کی اُمت بتائیں ہم

دنیا میں عیش خلد میں دیدارِ کبریا
مداحِ مصطفےٰ ہیں **معظم** یہ پائیں ہم

من آں مستم کہ ہم در خود جمال اللہ مے بینم | دمِ شوریدۂ خود را چو بیت اللہ مے بینم
بہر سوئے بہر روئے عیاں شد جلوۂ جاناں | بہر سُو بنگرم طورِ کلیم اللہ مے بینم
زیک آواز ہویم مردۂ صد سالہ جاں یابد | بہ ہاؤ ہوئے خود اعجاز روح اللہ مے بینم
ملک گستاخیم چوں کرد مقہورِ خدا گشتہ | بہر شانِ خودم شانِ صفی اللہ مے بینم
بدل دارم خیالِ مصحفِ رخسار او دایم | بحمد اللہ کہ ہم در بر کلام اللہ مے بینم
معاذ اللہ غلط گفتم نہ آں بینم نہ ایں بینم | بہر سُو بنگرم نورِ رسول اللہ مے بینم

بیا **ممتاز** چشم خویش را یکدم منور کن
کہ در نورِ رخِ درویش نور اللہ مے بینم

اے صفاتِ تو ہویدا در دو عالم دیدہ ام | ذاتِ تو جلوہ نما در شکلِ آدم دیدہ ام
از ہمہ ذات وصفاتِ تو نمایاں مے شود | دست موسےٰ معجزاتِ ابن مریم دیدہ ام
روئے تو از چشم پنہاں جلوۂ تو آشکار | در حجاب از بے حجابی طرفہ عالم دیدہ ام
پرتوِ حسنت چو گنجد در دلم دشوار چیست | صد ہزاراں بحر در قطراتِ شبنم دیدہ ام
اے چہ مے پرسی کہ چوں بدم گرفتارانِ تو | آہ بر لب دیدہ ام با چشم پرنم دیدہ ام

عشق چوں آمد برابر شد فنا و ہم بقا
فانیانِ عشق را بالذات قایم دیدہ ام

از ظہورِ شانِ مرشد ہر چہ خواہد بنگرد
در دلِ ممتاز لطفِ ساغرِ جم دیدہ ام

رو کر غمِ حسین میں آنسو بہائیں ہم
ہر اشک کے عوض درِ جنت کو پائیں ہم

کہتے تھے یوں حسین لعینوں سے بار بار
اپنی خوشی نہ آئے نہ اب گھر کو جائیں ہم

نانا نبیؐ ہمارے ہیں بابا ہیں شیرِ حق
اس سے زیادہ اور تمہیں کیا بتائیں ہم

اے ابنِ سعد کس لئے رستہ کیا ہے بند
کیا بات ہے جو آگے کو جانے نہ پائیں ہم

قاسم حسنؓ کا لال یہ کہتا بچشم تر
اے شاہ دیجے رن کی اجازت کہ جائیں ہم

تم کیا ہو اصل کیا ہے تمہاری عدوئے دیں
لڑنے پہ آئیں قوم اجنہ بھگائیں ہم

مخفی نہیں ہے حال شہادت کا ہے عیاں
کیا ذکر شاہ دیں کا معظم سنائیں ہم

دلے دارم کہ از ہجرِ تو سر گرمِ فغاں دارم
علاجِ او نمے یابم عجب دردِ نہاں دارم

فغانے میزنم در روز و شب از صدمۂ ہجراں
کہ پیدا از زمیں تا چرخ شور الاماں دارم

بیا از دست و پا افتادہ را از خاک بالا کن
کہ از بارِ غمِ ہجرت بسر بارِ گراں دارم

نمودہ یک نظر دیدار خود در پردہ بنشینی
بفرمائی کہ در قابو دلِ خود را چہ ساں دارم

تر اگر یک نظر بینم شوم قربان روئے تو
فدا سازم دل و جاں را ہمیں خواہش بجاں دارم

چہ دزدیدہ فگندی تیرِ چشمِ خود بسوئے من
بیا بنگر دل ما را عجب زخمِ نہاں دارم

دعا ممتاز کن تا عاشقِ روئے خدا باشم
دریں پیرانہ سالی لذتِ عشقِ بتاں دارم

یا رسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام
بر درت ایں بار با پشتِ دوتا آوردہ ام

چشمِ رحمت بر کشا موئے سفیدِ من نگر
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

آں نمے گویم کہ بودم سالہا دررہِ تو
عجز وبے خویشی ودرویشی ودلریشی ورد
دیو رہزن ورکمیں نفس وہوا اعدائے دیں
گرچہ روئے معذرت نہ گذاشت گستاخی مرا

ہستم آں گمراہ کہ اکنوں رو براہ آوردہ ام
ایں ہمہ بردعوئے عشقت گواہ آوردہ ام
ویں ہمہ با سایۂ لطف وپناہ آوردہ ام
کردہ گستاخی زبانِ عذر خواہ آوردہ ام

بستہ ام بر یکدگر نخلے زخارستانِ طبع
سوئے فردوسِ بریں مشتے گیاہ آوردہ ام

اے کفر کی ریت مٹاون ہارے تجھ پہ خدا کا درود وسلام
سب دھرتی اگاس سجاون ہارے تجھ پہ خدا کا درود وسلام

تو ہے روپ سہانا ہے ایسا ملا جانے دیکھ لیو دانے جیو دیا
اے چت کو خدا کے لبھاون ہارے تجھ پہ خدا کا درود وسلام

توری کرپا کی دھوم ہے جگ میں پڑی نہیں ہم کو گناہوں کی چنتا رہی
اے امت کے بخشاون ہارے تجھ پہ خدا کا درود وسلام

تو جو دھرتی سے اُٹھ کے اکاس چڑھا جا تختِ دنے اُپر بیٹھ گیا
کہا پربھو نے آرے بلاون ہارے تجھ پہ خدا کا درود وسلام

تورے آنے سے کفر کا راج گیو جو تھا سورما رن کا وہ بھاج گیو
اسلام کا ڈنکا بجاون ہارے تجھ پہ خدا کا درود وسلام

وہاں نوح کی نیّا بھنور میں پھنسی توری کرپا ہوئی تو وہ پار لگی
وا کی نیّا کے پار لگاون ہارے تجھ پہ خدا کا درود وسلام

وہ جو ایک نبی تھا کنوے میں گرا توری مہر ہوئی تو وہ جیتا بچا
اُسے قیدِ کنوے سے بچاون ہارے تجھ پہ خدا کا درود وسلام

نہ تو آتا تو جگ میں کچھ بھی نہ تھا نبی تیرے لئے ہے یہ چار وسا

اے ہستی کے پھول کھلاون ہارے تجھ پہ خدا کا درود و سلام

برُے کاجوں کی چنتا ہے من کو لگی توری کرپا سے دُور ہو شام ہری
ممتازؔ کی سوچ گھٹاون ہارے تجھ پہ خدا کا درود و سلام

ردیف ن

ہم مئے عشقِ نبیؐ سے آجکل سرشار ہیں
یہ نیا طرّہ ہے بیخود ہیں مگر ہوشیار ہیں

ساقیٔ کوثر کے دل میں گھر ہے اُن کا مونو
جو مئے عشقِ نبیؐ سے چور رہیں سرشار ہیں

عیسٰے و مریم ہمارا کرسکیں گے کیا علاج
ہم تو دیدِ حیدرِ کرارؓ کے بیمار ہیں

کیا بھلا شاد ابۓ طیبہ کی ہم مدحت کریں
رشکِ جنت گر وہاں کے وادیۓ پُرخار ہیں

کنت کنزاً کے جنہیں مخفی نہیں معنی وہی
کاشفِ رمزِ نہاں ہیں محرمِ اسرار ہیں

ہستیٔ عالم نہ ہوتی وہ اگر ہوتے نہیں
ہے جہاں پرکار تو وہ نقطۂ پرکار ہیں

جز خداوندِ دو عالم کس سے مدحت ہو سکے
وصف میں اُنکے سبھی جن و بشر ناچار ہیں

ہم بُرے ہیں یا بھلے جنت میں جائینگے ضرور
مدح خوانِ مصطفٰےؐ و حیدرِ کرارؓ ہیں

الفتِ دنیا کا کیا ڈر خوفِ محشر کس لئے
میرے حامی دو جہاں میں احمدِ مختار ہیں

یہ لباسِ فقر ہم کو خلعتِ شاہانہ ہے
ورنہ ہم داغِ تعشق کے سبب زردار ہیں

عاشقِ روئے نبیؐ ہیں ڈر ہمیں اے شمسؔ کیا
جاں نثارِ مرتضٰےؓ ہیں بندۂ مختار ہیں

میرے دل میں ہے جلوۂ نورِ خدا کسی غیر کا اس میں گذر ہی نہیں
شبِ وصل ہُوئی ہے وہ مجھ کو عطا کہ جو رکھتی ہی اپنی سحر ہی نہیں

کوئی ایسا دکھاؤ تو عرش نشیں نہیں رکھتا ہے مثل جو اپنا کہیں
کہیں دیکھا سنا کوئی ایسا حسیں کہ ہے حُسن کو جس کے ضرر ہی نہیں

وہ کہاں ہے جو رکھتا ہے رنگ نیا نئے روپ میں ہے نئی شان سدا
دل وجاں سے ہیں نام پہ اُسکے فدا کوئی آتا ہے ویسا نظر ہی نہیں

تیری یاد میں شاد ہے سارا جہاں تیرے ذکر سے پاتی ہے لطف زباں
میرا صبر و قرار ہے تیرا نشاں میرے دل پہ کچھ اور اثر ہی نہیں

میرے دل میں بسا ہے تو عرش مکاں میری نظروں سے تو ہوئے کیسے نہاں
مجھے کوئی بتادے تو اپنا نشاں مجھے اپنے ہی گھر کی خبر ہی نہیں

نہیں چاہتا ہوں شکل ہوں ناز بھری نہیں مجکو ہے خواہش حور و پری
تیرے ہاتھ میں ہے میری چارہ گری مجھے تیرے سوا کوئی در ہی نہیں

تیرے کوچے میں آیا ہوں سینہ سپر دھرے تیغ فنا پہ ہوں اپنا میں سر
تیرے غم میں ہُوا ہوں میں خستہ جگر مجھے مرنے سے خوف و خطر ہی نہیں

ذرا اُس سے یہ کہنا نسیم سحر تیرا عاشق زار ہے خاک بسر
تیرے پاس پہنچا وہ اُڑ کے مگر تیرے صید نے پائے ہیں پر ہی نہیں

تپ ہجر میں جلتا ہے تیرا **فدا** تیرے نام کا ورد ہے صبح و مسا
نہ فسانہ و ذکر ہے تیرے سوا اسے یاد ہی اور ہنر ہی نہیں

محبوب خاص کبریا یہی تو ہیں یہی تو ہیں
حضرت محمد مصطفےٰ یہی تو ہیں یہی تو ہیں

سُن اے براقِ بادِ پا شوخی نہ کر بہرِ خدا
جن کا ادب حق نے کیا یہی تو ہیں یہی تو ہیں

بھیجا ہے خالق نے تجھے آیا ہے تو جنکے لئے
وہ بادشاہِ دوسرا یہی تو ہیں یہی تو ہیں

جاتے ہیں اب یہ عرش پر آہستہ چل تیزی نہ کر
ہے منتظر جن کا خدا یہی تو ہیں یہی تو ہیں

فخرِ عرب شاہِ عجم دونوں جہاں ہیں زیر قدم
وہ تاجدار اہل اتقا یہی تو ہیں یہی تو ہیں

سلطانِ دیں شاہِ زمن محبوب رب ذو المنن
دونوں جہاں کے پیشوا یہی تو ہیں یہی تو ہیں

جو صاحب لولاک ہیں اور مالکِ افلاک ہیں
وہ انبیا کے مقتدا یہی تو ہیں یہی تو ہیں

بولا براق تیز دم روح الامیں تیری قسم | میں جانتا ہوں مصطفےٰ یہی تو ہیں یہی تو ہیں
ہوتا نہیں ہے ادب اُس وقت ہے فرطِ طرب | راقب مرے فرخِ لقا یہی تو ہیں یہی تو ہیں
کہکر چلا سوئے فلک تھی پیش و پس فوجِ ملک | کہتے تھے سب صلِ علیٰ یہی تو ہیں یہی تو ہیں

کچھ مدحتِ سلطانِ دیں **ممتاز** سے ممکن نہیں
قرآں میں ہے جن کی ثنا یہی تو ہیں یہی تو ہیں

تم سا جہاں میں اور خدا کی قسم نہیں | پیدا ہوا رسول شفیعِ اُمم نہیں
ہجرِ نبیؐ میں چین ہمیں ایک دم نہیں | یہ کش مکش رہیگی تو جینے کے ہم نہیں
دنیا و دیں کا اتنا ہمیں رنج و غم نہیں | ہوگی نہ رویتِ شہ والا تو ہم نہیں
نعت نبیؐ کے لکھنے کے قابل تو ہم نہیں | لیکن مدد ہے اُن کی تو پھر ہم بھی کم نہیں
پاتے ہیں فیض شاہ و گدا در سے آپ کے | وہ کون ہے کہ جس پہ نبیؐ کا کرم نہیں
مُردے جلا دیں آپ کے ایسے غلام ہیں | کچھ فیض اُن کا حضرت عیسےٰ سے کم نہیں
بیشک وہ ہوگا حشر میں بدنام اور خراب | ہوگی جسے محبتِ خیر الامم نہیں
آشفتۂ جمالِ حبیبِ الٰہ ہیں | حوروں پہ آئے جس کی طبیعت وہ ہم نہیں
واعظ نہ ہوگا روزِ قیامت کا خوف اُنہیں | باہر نبیؐ کے حکم سے جن کا قدم نہیں
تعریف جب سے گلشنِ طیبہ کی ہے سُنی | جچتا میری نگاہ میں باغِ ارم نہیں
رُویت نبیؐ کی مجھ کو الٰہی نصیب کر | میں چاہتا زمانے کی جاہ و حشم نہیں
اُس پر رسُول پاک کے احساں کا بار ہے | بیوجہ آسماں کی بھی یہ پشتِ خم نہیں
دندانِ مصطفےٰ کی ثنا کیا رقم کروں | گوہر سے مرتبہ میں زیادہ ہیں کم نہیں

حب الوطن کو چھوڑ **معظم** مدینے چل
روضۂ رسُول پاک کا جنت سے کم نہیں

مصروف ہوں میں وصفِ رسالت مآب میں | تحفہ یہ لے چلا ہوں خدا کی جناب میں

ملتے مجھے تو حضرتِ موسےٰ سے پوچھتا
تھا کون برقِ طور کے پنہاں حجاب میں

گر عرش ہے وہاں تو مدینہ یہاں بھی ہے
عاجز نہیں زمین فلک کے جواب میں

لبریز دل میں نور ہے حُسنِ رسُول کا
دریا کو ہم نے بند کیا ہے حباب میں

مضمون حسن روئے جنابِ رسُول کا
تحریر کیجئے ورقِ آفتاب میں

لکھتے ہیں وصفِ خندۂ دندانِ پاک ہم
گھولا ہے برقِ طور کو موتی کی آب میں

مستِ مئے ولائے حبیبِ اِلٰہ ہوں
عرفاں کا نشہ ہے مرے جامِ شراب میں

پھرتا تھا میں تلاش میں جس کی گلی گلی
بیٹھا ہُوا تھا وہ دلِ خانہ خراب میں

بحرِ جہاں میں نورِ محمدؐ محیط ہے
اُس کی ہوا بندھی ہوئی ہے اِس حباب میں

ہر دم اِسی کا رہتا ہے اے شاہِ دیں خیال
آئے نہ مُنہ دکھانے کبھی آپ خواب میں

شہرتؔ میں خاکِ گلشنِ کوئے مدینہ ہوں
بستر ہے اِس فقیر کا راہِ ثواب میں

ہم درِ احمدِ مرسل پہ صدا دیتے ہیں
شافعِ حشر ہمیں دیکھئے کیا دیتے ہیں

فرقتِ احمدِ مرسل میں مرے دیدۂ نم
روزِ اعمال کو اشکوں سے بہا دیتے ہیں

یا نبیؐ غرفہ سے دیدار دکھا دو اپنا
رخنہائے در و دیوار صدا دیتے ہیں

تیرے شیدائی سنبھالے سے سنبھلتے ہیں کوئی
یہ جو بگڑیں تو ابھی عرش ہلا دیتے ہیں

کچھ تو دے اپنے فقیروں کو تو اپنے در سے
تیرے بیمار ترے حق میں دعا دیتے ہیں

تیرے عشاق ترے عشق میں اشکوں سے صدا
سوزشِ نارِ جہنم کو بجھا دیتے ہیں

حوریں اشکوں سے بچھونے کو کیا کرتی ہیں
راہِ طیبہ میں جو آنکھوں کو بچھا دیتے ہیں

تیرے عاصی ترے مجرم کی سزا یہ کم ہے
پاسِ انفاس سے جو دم کو لگا دیتے ہیں

کہہ دو موسےٰ سے کہ اب دیکھیں مدینہ کی بہار
جلوۂ طور ابھی آپ کو دکھا دیتے ہیں

جب کہا میں نے کہ دیجئے شفاعت کی سند
پہلے تو چپ ہوئے پھر آپ کہا دیتے ہیں

عرض کی میں نے کہ یہ مجمع محشر ہے حضور
ہنسکے فرمایا جہنم سے بچا دیتے ہیں

یا خدا مجمع محشر میں کہیں مجھ سے نبیؐ
نعت کا آج ظہیری کو صلا دیتے ہیں

خزاں ہم بہارِ جہاں دیکھتے ہیں
بہارِ عرب بیخزاں دیکھتے ہیں
محمدؐ کا مرقد مطہر ہے اس جا
خدائی کا جلوہ یہاں دیکھتے ہیں
محمدؐ ہے بیشک شفیع الامم
یہاں دیکھتے ہیں وہاں دیکھتے ہیں
محمدؐ ہے بیشک رحیم دو عالم
عیاں دیکھتے ہیں نہاں دیکھتے ہیں
محمدؐ ہے سردار جن و بشر
مطیع اُس کا سارا جہاں دیکھتے ہیں
محمدؐ نبیؐ ہے حبیبِ خدا
اُسے مالکِ ہر مکاں دیکھتے ہیں

ذرا دیکھ تو ان سبھوں کو نذیر
کدھر آتے ہیں اور کہاں دیکھتے ہیں

خدا کی حمد اور نعت نبیؐ دونوں سناتا ہوں
میں باغ دین و دنیا میں یہ گلدستہ بناتا ہوں
سنا کر ذکر معراجِ رسول اللہ کا یارو
تمہیں فرش زمیں سے عرش اعلےٰ پر چڑھاتا ہوں
جو عاشق ہیں نبیؐ کے مثلِ بلبل چہچہا اُٹھیں
میں گلچیں ہوں گلِ احمدؐ کا یاں غنچہ کھلاتا ہوں
کریگا جو کوئی یاں محفلِ میلادِ حضرت کو
وہ گھر جنت میں پاویگا خوشی میں یہ سناتا ہوں
ملائک حور و غلمان و بشر آتے ہیں سننے کو
میں ذکر مصطفےٰ سے سب یہ جا جنت بناتا ہوں
میں جس دم نام لیتا ہوں محمدؐ کا محبت سے
خدا منہ چومتا ہے ناز سے میں منہ چھپاتا ہوں

فدا اس نام پر سب جان و مال اپنا میں کرتا ہوں
خدا کہتا ہے میں اس نام پر قربان جاتا ہوں

زباں سے جب محمدؐ مصطفےٰ کا نام لیتا ہوں
تڑپتے دل کے ٹکڑے کر میں کلیجہ تھام لیتا ہوں
اُڑا دیتا ہوں ٹکڑے آہ سے اعدائے حضرت کے
خدنگِ آہ سے تیرِ قضا کا کام لیتا ہوں

ملک صل علیٰ کہتے ہیں آ آ ر و بر و میرے
جو ہیں نام محمد صبح سے تا شام لیتا ہوں

نشۂ وحدت کے متوالے کو اک ساغر سے کیا ہوگا
پلائے خم کے خم ساقی نہ تیرا جام لیتا ہوں

تصور چھوڑ کر اب زلف کا ہوں سوئے رخ مائل
مٹا کر کفر کی رغبت رہِ اسلام لیتا ہوں

مٹا دیتی ہے فوراً آ کے ہر مشکل کو آسانی
وہ مشکل جو اُس مشکلکشا کا نام لیتا ہوں

دلِ ممتاز بلبل کی طرح فوراً چہکتا ہے
ترا نامِ مبارک جبکہ اے گلفام لیتا ہوں

صاحب لوا ذی مجتبےٰ صل علیٰ یہی تو ہیں
جلوہ نمائے کبریا نورِ خدا یہی تو ہیں

کیا بلند ہے شانِ خدا وہ عبد جو ہے حق نما
وہ پردۂ وحدت کشا نور الہدیٰ یہی تو ہیں

شیدا ہے جن پر سروری ہے شیفتہ پیغمبری
ہاں باعثِ ارض و سما وہ مدعا یہی تو ہیں

جا جن کی ہے عرش بریں ہیں رہنمائے مرسلیں
وہ رحمت للعالمین ابرِ عطا یہی تو ہیں

وہ مشرقِ نورِ قدم وہ زینتِ باغِ ارم
وہ رہبرِ جملہ امم بحرِ سخا یہی تو ہیں

قرآں میں ہے جن کی ثنا ہیں جو کہ شاہِ دوسرا
ہیں شافعِ روزِ جزا وہ مصطفےٰ یہی تو ہیں

شہرہ ہے جن کے حسن کا عالم ہے جن پہ مبتلا
ہیں جو کہ محبوبِ خدا وہ مہ لقا یہی تو ہیں

روشن ہیں جن سے دو جہاں قائم ہوئے کون و مکاں
ہے ذرہ جن کا انس و جاں وہ پرضیا یہی تو ہیں

جس رخ کے ہم دیوانے ہیں جس چشم کے مستانے ہیں
جس زلف کے ہم شانے ہیں وہ دلربا یہی تو ہیں

روشن کنِ چشمِ حیا ایمان تسلیم و رضا
آرائشِ لطف و وفا زیبِ صفا یہی تو ہیں

شاہنشہِ ہر دو جہاں ظاہر کنِ رازِ نہاں
کرسی نشینِ لامکاں دل کی دوا یہی تو ہیں

وہ مرتبہ حق نے دیا سجدہ ملائک نے کیا
جو عرش پر دولہا بنا وہ مہ لقا یہی تو ہیں

ہیں حکم میں جن و ملک زیرِ قدم عرش و فلک
جن پر فلک سے تا سمک صد مرحبا یہی تو ہیں

مشتاق ہیں حور و پری سرگشتہ چرخِ اخضری
ناز و کرشمہ دلبری جن پر **فدا** یہی تو ہیں

یاغوث فداک امی ابی ہے آپکی کیسی شان کہوں
ہیں قبلہ کہوں یا کعبہ کہوں یا دیں کہوں ایمان کہوں

جس شہر میں آپکا مولد ہے اس خطۂ پاک مطہر کو
جنت ہی کہوں فردوس کہوں یا خلد کہوں ایمان کہوں

جب آپ نبیؐ کے لاڈلے ہیں تو پاس خدا کے کیا ہیں
محبوب کہوں معشوق کہوں یا فخر کہوں ذیشان کہوں

بغداد شریف کا ہر کوچہ اس فیضِ قدوم مبارک سے
گلشن ہی کہوں گلزار کہوں یا باغ کہوں بستان کہوں

اوراق جو ارشادات ہیں مطلق سجدا جائز ہے انہیں
مصحف ہی کہوں کہ حدیث کہوں قرآن کہوں فرقان کہوں

ہاں آپکی ذات منزہ ہے جو بغض و حسد رکھتا ہے اسے
مردود کہوں ملعون کہوں ابلیس کہوں شیطان کہوں

حافظ جو تیرے در پہ پڑا بادشاہِ دو عالم اُسکے تئیں
خادم ہی کہوں کہ غلام کہوں یا سگ ہی کہوں سگبان کہوں

یارسول ہاشمی قربان نامت جانِ من
جانِ من احبابِ من با جملہ فرزندانِ من

از شعاع نورِ پاکِ تو منور یا نبیؐ
دیدۂ من سینۂ من قبرِ من احزانِ من

بندۂ کم طاعتم از لطف آزادم بکن
خواجۂ من سیدِ من شاہِ من سلطانِ من

حضرتِ یعقوب مے گوید خدایت یا نبیؐ
دیدۂ من یوسفِ من مصرِ من کنعانِ من

خاک راہ راہ روانِ راہِ عشقت یارسول
سرمۂ من دیدۂ من چشم من چشمانِ من

یارسولِ ہاشمی بابِ السلامِ روضہ ات
قبلۂ من کعبۂ من دینِ من ایمانِ من

یک تکلم زاں دو لعلِ شکریں فرما کہ ہست
قوتِ من قوتِ من یاقوتِ من مرجانِ من

چشم گریانِ تو باشد در قیامت یا نبیؐ
راحتِ من رحمتِ من ابرِ من نیسانِ من

چشم آں دارم کہ فرمائی دراں ساعت قبول
گریۂ من نالۂ من آہِ من افغانِ من

سر برارا از روضہ گو یا سائل یارانِ او
امتِ من بیدلِ من کلبِ من کلبانِ من

اگر گویم انا الحق عین حق باشد کلامِ من
من آں ہستم کہ اول قربِ حق بودہ مقامِ من

دمے آں خاک بودم ہر کرا جبریل آوردہ
دمے آں نور بودہ عرش شد بہرِ قیامِ من

ملائک سجدہ ام کردند و من مسجود شدم اورا — مرا شد حکم نظمِ خلق و اودر انتظامِ من

اگر ذاتم نبودی ذاتِ حق مشہور کے بودے — ہمہ ذات و صفاتش منکشف گشتہ زنامِ من

من آں صیادِ گلزارِ حقیقت رطریقت من — ہزاراں طایرانِ قدس سر دادہ بدامِ من

منم آں فی الحقیقت رمزدان سِرِ الا اللّٰہ — کہ نزدش میرسد بالا الہ ہر دم پیامِ من

چہ خوش گردد اگر ممتاز را گوید شہِ خوباں
کہ انیست آنکہ بے دام و درم گشتہ غلامِ من

ردیف و

کسی کی یہ جلوہ نمائی تو دیکھو — خدارا ظہورِ خدائی تو دیکھو

یہ چھوٹا سا دل اُسپہ یہ رنج و فرقت — کوئی لذتِ آشنائی تو دیکھو

رسائی نہ کوئے نبی میں ہے اب تک — مرے بخت کی نارسائی تو دیکھو

مرے ملنے سے انکو ہے صاف نفرت — کسی کی ذرا یہ صفائی تو دیکھو

مجھے کہتے ہو دل دیا تم نے ناحق — ذرا اپنی بھی دلربائی تو دیکھو

پھنسایا غمِ ہجر شاہِ حرمین میں — زمانہ کی یہ کج ادائی تو دیکھو

رکھا دل میں غم کو تو دل کو بھی کھویا — بھلائی کے بدلے برائی تو دیکھو

مرے جذبِ دل پر تو ہیں طعن صاحب — ذرا اپنا شوقِ خدائی تو دیکھو

ہوئے لاکھ غم تو بھی منہ سے اُف کی — مرے دل میں غم کی صفائی تو دیکھو

دکھاتے ہیں جلوہ چھپاتے ہیں رُخ کو
یہ ممتاز سے بے رُخائی تو دیکھو

اے کہ شرحِ والضحےٰ آمد جمالِ روئے تو — نکتۂ واللیل وصفِ زلفِ عنبر بوئے تو

اے دو چشم سرمہ ناکت کُحلِ مازاغ البصر — قابِ قوسین عبارت رمز گوشۂ ابروئے تو

نسخۂ فیہِ شفائے شہد گفتار خوش است
مایحیی العظام آمد لبِ دلجوئے تو
میان دندانِ تو از بہبیں نشانی میدہد
صوتِ حم دارد حلقۂ گیسوئے تو

کعبۂ دل قبلۂ جاں یا رسول اللہ توئی
سجدۂ مسکیں حسن ہر لحظہ بادا سوئے تو

جگاتا ہوں دلِ مدہوش کو ہوشیار ہونے دو
ذرا اے زائرو ٹھیرو مجھے تیار ہونے دو
ہمارا شوقِ دل لیجائیگا ہم کو مدینہ تک
جو دشمن ہو رہا ہے چرخِ کج رفتار ہونے دو
یہ دیکھیں سب کہ شیدائی محمد ایسے ہوتے ہیں
مجھے بھی یا محمد حاضرِ دربار ہونے دو
مدینہ کو چلا یا مر گیا یہاں کچھ تو ہووے گا
اگر ہے شوقِ دل اور ضعف میں تکرار ہونے دو
دکھا دوں گا پہنچتے ہیں درِ مقصد پہ یوں عاشق
ذرا پاؤں میں بار و طاقتِ رفتار ہونے دو
جما لوں نقشۂ تصویرِ احمد اپنی آنکھوں میں
ذرا رونے سے فرقت دیدۂ خونبار ہونے دو
جو یہ تلوے سلامت ہیں تو کیا کھٹکا ہے اے وحشت
اگر ہیں بر سرِ پرخاش راہ کے خار ہونے دو
جو میں جیتا رہا پھر قیدِ فرقت میں پھنسا لینا
تصدق اپنے روضہ کے شہا اکبار ہونے دو

قصیدہ سنکے لاعب کا مزہ ہے یوں کہیں حضرت
بس اب ممتازِ کے بھی ایک دو اشعار ہونے دو

اے دل و دیدہ ہر دو خانۂ تو
سرِ من خاکِ آستانۂ تو
کاش بر من رسد نہ بر توسن
دم بدم زخمِ تازیانۂ تو
ہر کسے خوش بگوشۂ طرفے
من و غمہائے بیکرانۂ تو
ہر طرف ناوک ارچہ مے فگنی
دلِ مابس بود نشانۂ تو
ہمہ تن گوش مے شود از شوق
ہر کجا بگذرد فسانۂ تو
بہرِ ما کشتنم بہانہ مجو
کہ مرا مے کشد بہانۂ تو

جامیا بوئے درد مے آید

زمین غزل ہائے عاشقانہ تو

اللہ میسر مجھے دیدارِ نبیؐ ہو
یہ آنکھ ہو اور جلوۂ رخسارِ نبیؐ ہو

والشمس پہ ہو حاشیۂ واللیل کا ظاہر
رخ پہ جو عیاں گیسوئے خمدارِ نبیؐ ہو

وہ امتِ عاصی کے طرفدار بنینگے
اور حشر میں اللہ طرفدارِ نبیؐ ہو

مخفی نہ رہے اُس سے کوئی رازِ الٰہی
جو اہلِ یقیں واقفِ اسرارِ نبیؐ ہو

دیدارِ خدا صورتِ انساں میں دکھایا
ہاں نیر اجلا ہوئے پر انوارِ نبیؐ ہو

گھبرا کے نکل آؤ نگا میں باغِ جناں سے
جب یاد مجھے خلد میں گلزارِ نبیؐ ہو

ممتاز وہ کافر ہے جو منکر ہے نبیؐ کا
ہے صاحبِ ایماں جسے اقرارِ نبیؐ ہو

محمدؐ سے دل کو لگا کر تو دیکھو
ذرا اُن سے اُلفت بڑھا کر تو دیکھو

احد ہے جو نامِ خداوندِ عالم
فقط میم اُس میں بڑھا کر تو دیکھو

ملیگا تمہیں خلد اُسکے عوض میں
زباں پر ذرا کلمہ لا کر تو دیکھو

گنہ عفو ہوں یا محمدؐ جو کہدو
زبانوں پہ یہ نام لا کر تو دیکھو

جو معراج کی شب میں حائل تھا پردہ
وہ کیا تھا ذرا آنکھ اُٹھا کر تو دیکھو

ازل سے تمہاری شفاعت کا ذمہ
لیا کس نے قرآں اُٹھا کر تو دیکھو

حمایت کریں گے محمدؐ تمہاری
شفاعت کی خواہش جتا کر تو دیکھو

ہے روح الامیں پاسباں جسکے در کا
محبو وہاں تم بھی جا کر تو دیکھو

معظم چلو ہند سے سوئے یثرب
مزارِ پیمبرؐ پہ جا کر تو دیکھو

منجدھار میں نیا آن پڑی تم آکے محمدؐ پار کرو
اب مجھ کچھ نے مجھے گھیر لیا بنتا ہے مولا انتظار کرو

اب تم بن کون کھویا ہے طوفان بلا میں بیڑا ہے
اے رحمتِ عالم جگ کے دھنی کر پا کی نظر اکبار کرو

ہیں کاج بُرے اور جھوٹ بچن محشر میں ہو گی مجکو جھن
ایمان کی مایا جات رہی اک رتی گٹھڑ پاپات رہی
گن ہاتھ نہیں تجھ روپ بہے بن کیا لا کے دکھاؤں کمزنتی سبھ
کیوں جلنا مجھے شوار نہ ہو من چاہئے تہارے نیکمین کو

تم لاج کے راکھن ہارے ہو یہ دور مرا آزار کرو
ہے آس یہی محشر میں نہ مجھے رسوانہ سرِ بازار کرو
یا شافعِ محشر بہرِ خدا احسان میرا یہ کار کرو
سینہ میں دکھا دو روپ پیا اتنا نہ مجھے لاچار کرو

یہ میری زبان اور اُس کی ثنا ممتاز فقط ہے فضلِ خدا
اِس طرز میں لکھا تم نے بہت تحریر نئے اشعار کرو

عرشِ اعظم کا زمیں پر ہے نمونہ دیکھو
کون احمدؐ کے سوا عرشِ بریں تک پہنچا
حق کو منظور تھا بخششوں میں گنہگاروں کو
زلفِ حضرتؐ کا ہوا جب سے کہ سودا مجھ کو
آتشِ ہجر پیمبر سے جلا دل ہے میرا
جب سرِ عرش محمدؐ کی سواری پہنچی

زائر و آؤ شہِ دین کا روضہ دیکھو
چرخِ چارم پہ رہے حضرت عیسٰی دیکھو
عرش پر سرورِ عالم کو بلانا دیکھو
قیس کی طرح ہوا ہوں میں دیوانہ دیکھو
گر نہ باور ہو تو لو چیر کے سینہ دیکھو
آؤ تعظیم کو حوروں نے پکارا دیکھو

بگڑی باتوں کو معظم کی بنانے والے
دو جہاں میں بخدا ہیں شہِ والا دیکھو

جیا کو واروں تہارے مکھ پر جو روپ اپنا دکھاؤ مجھ کو
بہت ہے جی ہند میں بیاکل بس اپنے در پر بلاؤ مجھ کو

یہاں نہیں سکھ پڑت ہے ساجن عجب طرح کی ہے دل کو اُلجھن
بسے ہو تم جس نگر میں جا کر اُسی نگر میں بساؤ مجھ کو

بہت ہے نینوں سے نیر نس دن پڑت نہیں چین ہائے تم بن
لبھا کے من کو پھرا کے چنوں نہ یا محمدؐ رلاؤ مجھ کو

تمہارے واسطے کو ہے اُداسی پھرت ہے بن بن میں بن کے وحشی

جگت ہنسی ہے بپت پہ موری نہ یوں تو جگ سے ہنسائو مجھ کو

یہ بپت بیرن ستا رہی ہے لبوں پہ اب جان آ رہی ہے
تمہاری فرقت میں مر چلا ہوں مرے مسیحا جلائو مجھ کو

بھڑک رہی ہے یہ آگ تن میں کہ کچھ بھی چھوڑا نہیں بدن میں
یہ عمر سگری تو جلتی بیتی نہ اب تو پیارے جلائو مجھ کو

نہ کوئی بپتا کو میری دیکھے کہوں میں کا سے سوا تمہارے
کرت ہوں منتی پیا[illegible]ی نہ اب تو غم میں ستائو مجھ کو

جو تم سے نیہا لگا چکا ہوں بہت دنوں دکھ اٹھا چکا ہوں
لگاؤں دھونی جماؤں بستر جو اپنے در پر بٹھائو مجھ کو

بپت میں ممتاز آ پڑا ہے فقط تمہارا ہی آسرا ہے
تمہارے بل بل ہوں یا محمد جو اس بلا سے بچائو مجھ کو

اے دل نہ وہ جہان میں ہرگز خراب ہو
حاصل جسے کہ عشقِ رسالت مآب ہو

آسان قبر کا ہمیں بیشک جواب ہو
حاصل جو عشقِ ختمِ رسالت مآب ہو

ہر روز ہے ترقی پہ عشقِ رسول پاک
کیا روزِ حشر ہم سے حساب و کتاب ہو

ممکن نہیں کہ عشقِ پیمبر ہو دل سے کم
چرخِ کہن کا لاکھ اگر انقلاب ہو

اے رشکِ گل دکھا دے جو اپنی بہارِ رخ
دل کی کلی شگفتہ برنگِ گلاب ہو

محشر میں عاشقانِ محمد کے واسطے
کیونکر کھلا نہ گلشنِ جنت کا باب ہو

اے مومنو ولائے نبی جس کو ہو نصیب
بخشش خدا نہ اس سے حساب و کتاب ہو

خواہش ہے کچھ جو تم کو معظم بہشت کی
تو جیتے جی مدینہ میں داخل شتاب ہو

موہے مار گیو یثرب کا دھنی سینہ میں دکھا کر جوبن کو

میں کا ہے کروں سُن اے ری سکھی جیا ترست ہے پیا ؤ کھن کو

سب سکھیاں رَل مل جاوت ہیں اور پیو سے جُھمر مٹ کھیلت ہیں
مورے نین بروگی ترست ہیں اُس من موہن کے درشن کو

توری ہنسی کرت ہوں سُن کاگا مورا ماس بدن کا سگرا کھا
موہے پیو ملن کی ہے آسا جری چاند وے مُکھ پر نین کو

سپنہ میں دکھا کر پیاری چھب موہے مار گیو لے شاہِ عرب
بدنام بھئی یوں پیت میں اب سنسار ہنسے توری جوگن کو

مورے جیو کو ہند میں روگ لگا مجھے اپنے دوارے پہ بُلا بلا
بڈکوں سے بہاروں سیس نوا یا شاہ تمہارے آنگن کو

کیا موسے پیا تکسیر ہوئی جو ہند میں چھانڈ کے سدھ ہی لی
توری پیت کی یہ بنت ہے جگ میں نئی من چھین پھر الیو جتنون کو

مت موری طبیبا تاری پکر مورے دکھ کی نہیں تجھے کچھ بھی خبر
موری دارو جو کرتا ہے اتنی تو کر موہے لاکے ملا من موہن کو

ہے باٹ مدینہ دور وسا محمتا نہ نہ تو چلنے میں نندکا
وکھ جھیل کے بھی پگ پر نہ دھر شاباش کہوں توری چھننین کو

بندہ کوئی خالق کا دلارا ہو تو کیا ہو
اور نور حقیقت کا سنوارا ہو تو کیا ہو
پیارا ہے محبت میں خدا پاک سے جس کو
گر رحمتِ عالم کا اشارہ ہو تو کیا ہو
گر خلد و جناں جنت و فردوس کی نعمت
اللہ سے حضرت کو اجارہ ہو تو کیا ہو
محشر میں جو اُمت کے گذر جانے کو پل سے
اُس شاہ کے ہاتھوں کا سہارا ہو تو کیا ہو
گر حکم جناں دیویں نبی اپنے اُمم کو
خالق کا وہی حکم دوبارہ ہو تو کیا ہو
رحمت کے سبب بحر سے ظلمت کے جو ہوں پار
فردوس کے جانب جو کنارہ ہو تو کیا ہو

تعظیم کو اُمت کے جناں ہیں پئے خدمت
حوروں کا اگر غول صف آرا ہو تو کیا ہو

محشر میں محمدؐ کی شفاعت کے سبب سے
گر اوج پہ اُمت کا ستارا ہو تو کیا ہو

امت پہ محمدؐ کے جو یار و پس بخشش
فردوس کی نعمت جو چھو ہارا ہو تو کیا ہو

گر خلد میں دن رات محبانِ نبیؐ کو
اللہ و محمدؐ کا نظارہ ہو تو کیا ہو

گر مدحت و وصفِ شہِ لولاک میں وہبی
مضموں کوئی مقبول تمہارا ہو تو کیا ہو

یا الٰہی حشر میں خیر الورا کا ساتھ ہو
رحمتِ عالم محمدؐ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی ہے یہی دن رات میری التجا
روزِ محشر شافعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب قریبِ نیزہ آئے آفتاب
اُس سزاوارِ خطابِ والضحےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی حشر میں نیچے لوائے حمد کے
سیدِ سادات فخرِ انبیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی پل کے اوپر بھی بہنگام گذر
دستگیرِ بیکساں اُس پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب عمل میزان میں تلنے لگیں
سید الثقلین ختم الانبیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب قیامت میں صفیں سدھنے لگیں
اہلِ بیتِ مجتبےٰ آلِ عبا کا ساتھ ہو

یا الٰہی شغلِ نعتِ مصطفائی میں رہوں
جسم و جاں میں جب تلک میری وفا کا ساتھ ہو

بعد مرنے کے بھی ہے کافی کی یارب یہ دعا
دفترِ اشعارِ نعتِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

ردیف ہ

ملیگا روضۂ خیر البشر آہستہ آہستہ
کہ چلتے ہیں بہت شمس و قمر آہستہ آہستہ

ادب درکار ہے اے دل دیارِ روضۂ شہ کا
کبھی سر رکھ کبھی پائے نظر آہستہ آہستہ

میسر کاش ہو جائے نظارہ روئے حضرتؐ کا
گھٹا گھٹ کر بڑھا ہر شب قمر آہستہ آہستہ

مدد اے بیقرارے روضۂ پر نور ہے شہ کا
ادب کے ساتھ چلنا سوئے در آہستہ آہستہ

مرا سینہ ہے گنجینہ مدینہ دل میں کھنتا ہوں
بنایا اس کو میں نے حق کا گھر آہستہ آہستہ

نہ روکا دیدۂ تر نے نہ روکا فوج مژگاں نے
چلے یثرب کو ہیں لختِ جگر آہستہ آہستہ

نکیرین آئے ہیں مرقد میں آنے دو نہیں غم ہے
سنیں گے مدحتِ خیر البشر آہستہ آہستہ

ہر اک پہنچا دیا پیغام اپنا روضۂ شہ پر
صبا کو کر لیا پیغام بر آہستہ آہستہ

کبھی غش آگیا ہے عشق حضرت میں اگر مجکو
قضا آئی عیادت کو مگر آہستہ آہستہ

تکلم سے رسول اللہ کے یہ بات پیدا تھی
بنا یہ نور ہے شکلِ بشر آہستہ آہستہ

سلگتا ہی رہا نورِ محبت میں پیغمبر کے
جلا گو قبر یہ میری اگر آہستہ آہستہ

ٹھہر عمرِ رواں ہو آؤں میں جا کر مدینہ میں
عدم کا واں سے کرینگے سفر آہستہ آہستہ

دیارِ ہند سے مولا مدینے انکو بلوا لو
دلا دو یا مجھے زاد سفر آہستہ آہستہ

خدا ہے جمع دیوان محشر میں کہیں حضرت
ظہیری سب پڑھو دیواں مگر آہستہ آہستہ

مدفون ہوں مدینہ میں اُنکے ولا کے ساتھ
تا روزِ حشر اُٹھوں رسولِ خدا کے ساتھ

گر موت میری ہند میں ہوگی قضا کے ساتھ
لاشہ مدینے پہنچے گا اُڑ کر ہوا کے ساتھ

الفت جہاں میں ہے جسے مصطفےٰ کے ساتھ
بہشتِ خدا وہ جائیگا خیر الوریٰ کے ساتھ

ہر ایک پہ حال یہ شبِ معراج کھل گیا
جبریل بھی نہ پہنچ سکے مصطفےٰ کے ساتھ

دیکھا خدا نے تنہا جو اپنے حبیبؐ کو
پردہ سے باہر آکے ملا مصطفےٰ کے ساتھ

لاکھوں نبیؑ ہیں کس کو یہ رتبہ ہوا نصیب
جو مصطفےٰ کو قرب تھا حاصل خدا کے ساتھ

کس طرح ہم نبی کو خدا سے جدا کہیں
نام آپ کا ہے عرش پہ نامِ خدا کے ساتھ

والفجر والضحےٰ ہے رخِ سرورِ عرب
واللیل کو مثال ہے زلفِ دوتا کے ساتھ

کیوں کر بشر سے وصفِ پیمبرؐ بیان ہو
قرآن آیا آپ کی مدح و ثنا کے ساتھ

اِک لحظہ زندگی میں نہ بھولے نبیؐ کو وہ
فرقت میں مصطفٰے کے وہ روتے تھے اس قدر
دل میں رسول پاک کی اُلفت کو دیں جگہ
کیونکر نہ اس پر آتشِ دوزخ حرام ہو
خدّام دل سے میں ہوں رسولِ کریم کا

تھا عشق یہ بلال کو خیر الورا کے ساتھ
اہلِ مدینہ روتے تھے اُنکی بکا کے ساتھ
اس سلسلہ سے عشق کریں ہم خدا کے ساتھ
حائل ہو جس کو عشق حبیبِ خدا کے ساتھ
جب چاہیں لیں فرشتے جواب اس صدا کے ساتھ

ہے التجا خدا سے معظم کی صبح و شام
رکّھے بروز حشر رسول خدا کے ساتھ

اے کہ تاجِ ہل اتٰی بر فرق تو شایاں شدہ
جلوہ حق بینمائی از رُخِ زیبائے خود
رحم کن بر حالِ ما چون از خدائے ذوالکرام
گر نبودے ذات تو پیدا نبودے ایں جہاں

معنئے والشمس حل از چہرۂ تاباں شدہ
تو عیاں گشتی خدا در روئے تو پنہاں شدہ
رحمتہ للعالمیں در شانِ تو فرماں شدہ
ذات اقدس باعثِ تخلیق این و آں شدہ

گو گنہگاریم لیکن ہست امیدِ نجات
حق بود غفار ما تو شافعِ عصیاں شدہ

بہر ساعت نگارم مے کند طرزِ جداگانہ
نشانم دہ کجا آیم کجا جویم کجا یابم
اگر در بزم او بادے نمے یابم چہ غم دارم
ز ترک مے مرا مغذور دارائے واعظ ناداں
اگر آید شبے ناگہ ببالیں آں شہِ خوباں

گہے چوں زاہداں آید گہے بر طرز رندانہ
ندانم منزلت در کعبہ گردد یا بہ بتخانہ
فقیرِ بے نوا کے میرسد در بزم شاہانہ
کہ بینم دائما عکس رُخ جاناں بہ پیمانہ
بگردِ شمع رخسارِ بسوزم مثل پروانہ

منم ممتاز دلریشم غلامِ شاہِ درویشم
شہِ اقلیم وجدانم بایں طرزِ فقیرانہ

ہو رہی کھیلوں میں پڑھ کر بسم اللہ لا الٰہ الا اللہ

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یتیم بولے سب سکھیوں نے گھونگٹ کھولے
قَالُوْ بَلٰی یہ کہہ کر بولے مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللہ

نَحْنُ اَقْرَب کی بنسری بجاؤں من عرفاں کی کوک سناؤں
فَثَمَّ وَجْہُ اللہ کی دھوم مچاؤں بیچ دربار رسُول اللہ

فِیْ اَنْفُسِکُمْ کی ہوری بناؤں وَاشْکُرُوْلِیْ سے پیا کو رجھاؤں
ایسے پیا کے میں بل بل جاؤں کیسا پیا سبحان اللہ

نام نبی کی رینی چڑھی ہے بوند پڑی ہے اِلَّا اللہ
رنگ رنگیلی وہ کہلا دیں جو سکھیاں ہوں فنا فی اللہ

عاجز ہو کے منتی کروں گی ہاتھ جوڑ کر پیاں پڑوں گی
بھگواں سر پر چولی لوں گی نور محمد صلے اللہ

لَا اِلٰہ کی بھر پچکاری عبد الصمد پیا مکھ پہ ماری
ایسے شام کے میں بلہاری کیسا پیا سبحان اللہ

ہے دل میں غضب انتو تمنّائے مدینہ
دکھلائے مدینہ مجھے مولائے مدینہ

خواہش ہو نہ جنت کی نہ حوروں کی تمنّا
رہنے کو میسّر ہو جو صحرائے مدینہ

جو کچھ ہے سو وہ ہے جو کچھ ہے سو کعبہ
ہو کس سے بیاں رتبۂ والائے مدینہ

دل پہلے ہی قرباں ہو سینہ سے نکلکر
جب دُور سے مجھ کو نظر آجائے مدینہ

یہ سر ہو وہ دیوار وہ چوکھٹ یہ جبیں ہو
یوں جائے جو کچھ جائے بہ سودائے مدینہ

آنکھوں سے بھی کھلانے یوں تو شب و روز
رہتا ہے تصوّر میں تجلائے مدینہ

پتلی کی جگہ آنکھوں میں رکھ لوں اُنھیں چنکر
ہاتھ آئے جو خار و خسِ صحرائے مدینہ

پر درد فغاں کس کا ہے اے بلبلو دیکھیں
تم ہائے گلستاں کہو ہیں ہائے مدینہ

دل ہند میں لگتا نہیں ممتاز کا یا رب

اب در پہ بلائیں مجھے مولائے مدینہ

ہے جس دل میں اُن کی محبت کا جلوہ ۔ ہے اُس پر صدا شانِ رحمت کا جلوہ

عیاں جسمیں ہے حق کی صنعت کا جلوہ ۔ پھر اُس میں ہے نورِ وحدت کا جلوہ

محبوسراپائے حُسنِ نبیؐ میں ۔ عیاں ہے عیاں اُس کی قدرت کا جلوہ

کیا حق نے مختار دونوں جہاں کا ۔ ہے ظاہر خدا کی عنایت کا جلوہ

عطا ہوگا جب حشر میں آبِ کوثر ۔ تو پھر دیکھنا دستِ شفقت کا جلوہ

نہ معلوم کیا ہوگا دیکھوں گا جسدم ۔ محمدؐ کے حُسنِ شفاعت کا جلوہ

دلائیں گے وہبی تجھے قصرِ جنت
ہے آنکھوں میں اُن کے مودّت کا جلوہ

ردیف ی

لڑکپن میں جب مصطفیٰؐ کھیلتے تھے ۔ فرشتے بھی ہمراہ آ کھیلتے تھے

کبھی شوق اُمت کبھی شوقِ حق تھا ۔ عجب کھیل کچھ بامزا کھیلتے تھے

کھلونا سمجھ کر کبھی بُت کو توڑا ۔ یہ بازی خلیلِ خدا کھیلتے تھے

تماشا خدا دیکھتا تھا نبیؐ کا ۔ اگرچہ رسُولِ خدا کھیلتے تھے

کبھی سنگریزوں سے باتیں تھے کرتے ۔ درختوں سے جنگل میں جا کھیلتے تھے

کبھی یادِ اُمت سے خالی نہ رہتے ۔ یہی کھیل سب انبیا کھیلتے تھے

تجلئے حق میں سدا محو رہتے ۔ دل وجاں سے جب مصطفیٰ کھیلتے تھے

اشارہ سے ٹکڑے کبھی چاند ہوتا ۔ یہ مہرِ سخا بارہا کھیلتے تھے

کبھی ناز دیکھے کبھی نذر دیکھا ۔ خدا جانے کیا کھیل تھا کھیلتے تھے

احد اور احمدؐ کا پردہ اُٹھا تھا ۔ جو قوسین او دنے ادنا کھیلتے تھے

ظہیری صلا پاؤ ہے روزِ محشر
جو عشق نبیؐ میں سدا کھیلتے تھے

اُچاٹ دل ہند سے ہے جب سے مدینہ نینوں میں بس رہا ہے
تمہارے درشن کو یا محمدؐ یہ جیو ہمرا ترس رہا ہے

یہ روگ ایسا نہیں لگا ہے کہ ہند نگری میں ہووے اچھا
مدینہ میں ہے وہ بید اپنا کہ جس پہ جیو را لکس رہا ہے

لگایا نیہا جو تم سے بالم یہ روتے روتے ہے جیو پر گم
لگائی نینوں سے وہ جھڑی ہے کوئی بدر وا برس رہا ہے

پیا کو ڈھونڈن جو گھر سے نکسا پڑی ہے یہ پھرتے پھرتے بپتا
کہ ایک پگ پر پڑی ہے سوجن تو ایک تلوا تلس رہا ہے

کروں ہوں ہت جوڑ منتی سکھیو مدینہ نگری کبھی جو پہنچو
پیا محمدؐ سے اتنا کہیو کہ وہ تو بپتا میں پھنس رہا ہے

سناؤں کس کو میں اپنے من کی نہیں ہے بگڑی کا کوئی ساتھی
کرے جو دکھیا پہ کوئی کرپا کسی میں اتنا نہ جس رہا ہے

عمریا بیتی ہے اپنی جتنی وہ سگری ہجرِ نبیؐ میں بیتی
یو نہیں گذر جاگا یہ بھی سکھیو جو باقی دو اک برس رہا ہے

نہ ہند نگری میں جیو پرچے نہ پگ میں یہ بل کہ گھر سے نکسے
پڑا ہے بپتا میں تمرا عاشق کسی پہ اس کا نہ بس رہا ہے

چلو جی ممتاز اب مدینے بہت دنوں یہاں کے دکھ اٹھائے
نبیؐ کے عاشق یہاں تڑپتا جگت تمہیں دیکھو ہنس رہا ہے

جلوہ دیکھے جو تیرا حافظِ قرآں ہو جائے | مصحفِ رُخ کو جو دیکھے تو مسلماں ہو جائے

یا بنئ روئے کتابی جو دکھادو اپنا | شکلِ تصویر یہ سب عالمِ امکاں ہو جائے

قطعہ

آپ نے پردہ ہر اک دل میں پھرا کرتے ہیں | کہیں عشاق سے پردہ نہ مری جاں ہو جائے
دل میں آنکھوں میں مدینہ میں مرے سینہ میں | جس جگہ جا ہو وہاں جلوۂ یزداں ہو جائے
گھر تمہارا ہے حضور آن کے بیٹھو ل میں | اپنے بندہ کے کبھی شاہ بھی مہماں ہو جائے
نعت لکھنے کو سبھی کہتے ہیں یوں تو لیکن | پہلے کوئی تو ظہیری سا سخنداں ہو جائے

جو کہ سمجھے احد و بے میم کا راز
اُس سمجھ پر کوئی سو جان سے قرباں ہو جائے

سکھی ری بپتا کو کیا سناؤں کہ کون بوری بنا رہا ہے
عرب کا ہاشمی لقب ہے مکّی وہ چت کو جیتا لگا رہا ہے

لکھا یہ کرموں کا ہم رے دیکھو کہ ہند میں ہیں مرت ہوں ورو
وہ سگری سکھیوں کو اپنے دوارے بُلا کے درشن دکھا رہا ہے

نہ اپنے دوارے موہے بلاوے نہ روپ سپنہ میں آ دکھائے
دلا کے کچھ یاد ہم رے من میں وہ دور سے من لبھا رہا ہے

پڑی ہے منجدھار آ کے نیّا نہیں ہے تجھ بن کوئی کھویا
بھنور سے آ کر اسے بچا لو کہ بیڑا چکّر میں آ رہا ہے

بھئی بیاکل ہے جان دُکھیا خبر لو آ کر مری مسیحا
کہوں یہ کا سے میں اپنی بپتا کہ عشق بیری ستا رہا ہے

لگی برہ کی اگن کچھ ایسی کہ راکھ جل بھن کے ہو گیا جی
مدینہ نگری کا جل پلا دو کہ روگ تن من جلا رہا ہے

نہ ہند میں اب رہوں گا یتیم کہ دُکھ اُٹھا کر ہے جیو پر گم

چلو جی ممتاز اب مدینے کہ ہمراساجن بُلا رہا ہے

دعا ہیں یہ میری اثر ہو آلہی
نبیؐ جی کے روضہ پہ سر ہو آلہی
خدا سے جو کعبہ کے کعبہ کو دیکھوں
محمدؐ کا دل میں گذر ہو آلہی
پھروں مثلِ مجنوں دیارِ عرب میں
مدینہ کے بن میں گذر ہو آلہی
فشارِ لحد سے خدایا بچانا
لحد کا مجھے کچھ نہ ڈر ہو آلہی
مدینہ کی گلیوں میں آنکھیں بچھادوں
مرا سر ہو اور سنگ در ہو آلہی
محمدؐ کی فرقت میں مرقد سے اُٹھوں
بھی شکل پیشِ نظر ہو آلہی

ظہیری کی ہے آرزو روزِ محشر
کہ ہمراہ خیر البشر ہو آلہی

بیاں ہم وصف تیرا شاہِ والا کر نہیں سکتے
یہ مُنہ چھوٹا سا اپنا مُنہ خدایا کر نہیں سکتے
دکھایا میم احمدؐ نے احد کو شکل انساں میں
بہت مشکل ہے ہم حل یہ معما کر نہیں سکتے
آلہی تیری رحمت ساتھ ہو جائے تو جا پہنچیں
اکیلے ہم سفر سوئے مدینہ کر نہیں سکتے
مرض ہے جس کی فرقت کا جو وہ آئے تو بچ جائے
علاج اپنا اطبا کیا مسیحا کر نہیں سکتے
گناہوں کا بُرا ہو کس بلا امت میں پھنسایا ہے
کہ محشر کی طرف ہم مُنہ بھی اپنا کر نہیں سکتے
ہماری شرم رکھنا یا نبیؐ بازارِ محشر میں
چلے ہم ہاتھ خالی ہیں یہ سودا کر نہیں سکتے
عذابِ قبر خورشیدِ قیامت نارِ دوزخ سے
بچانا آپ گر چاہیں تو کیا کیا کر نہیں سکتے
شفاعت کا بھروسہ روک دیتا ہے شہا ہم کو
نہ ہو گر یہ تو کیا ہم خوفِ عقبیٰ کر نہیں سکتے

نہیں ممتاز ہم تو قابلِ دیدارِ پیغمبرؐ
وہاں جانا تو کیسا ہم تمنّا کر نہیں سکتے

کی محمدؐ نے جو محشر میں شفاعت میری
بڑھ گئی عرش معلّےٰ سے بھی رفعت میری
ہجر طیبہ میں اگر غش کبھی آیا مجھ کو
رحمتِ خاص نے کی آکے عیادت میری

شافعِ روزِ جزا اپنے نہ حامی ہوتے
داورِ حشر نہ کرتا کبھی عزت میری

کہدو رضواں سے بلائے نہ ابھی جنت میں
درِ محبوب سے ہو جانے دو رخصت میری

نعت احمدؐ میں لکھی میں نے لحد میں جو غزل
مجکو چوتھے کی دلہن بن گئی تربت میری

وہ گنہگار ہوں کہتے ہوئے شرم آتی ہے
ڈوبی جاتی ہے ندامت میں ندامت میری

مجھ گنہگار کو جو بخش دیا بخش دیا
فخر سے ناز کیا کرتی ہے قسمت میری

یا خدا وہ کہیں دیتے ہیں ٹھہری جنت
میں کہوں واہ یہ کیا وہ کہیں عادت میری

شمع بزمِ قدس مصباح الظلم تو ہی تو ہے
مہرِ اقلیم عرب ماہِ عجم تو ہی تو ہے

سایۂ قد سے ترے اترے ہوئے خاکے ہیں یہ
زینتِ طوبےٰ و شمشادِ ارم تو ہی تو ہے

بت پرستانِ جہاں کو کر دیا جو حق پرست
کلمہ گو جسکے ہوئے بت و صنم تو ہی تو ہے

ترے بیماروں کو کیا اعجاز عیسےٰ سے غرض
دافعِ امراضِ عصیانِ امم تو ہی تو ہے

واہ کیا کہنا ترے جلوہ نگاہ اے نامِ نبیؐ
زیبِ کرسی زینتِ لوح و قلم تو ہی تو ہے

میم احمدؐ کی طرح ذات احد میں مشتمل
احمدِ مرسل ترے سر کی قسم تو ہی تو ہے

رشک دارا و سکندر جسکے در کے ہیں گدا
واہ وہ کانِ عطا بحرِ کرم تو ہی تو ہے

باعثِ ایجادِ عالم موجبِ تخلیقِ خلق
سچ ترے سر کی قسم کہتے ہیں ہم تو ہی تو ہے

چرخ چارم پر مسیحا طور پر موسےٰ گئے
عرش پر جس نے رکھا جا کر قدم تو ہی تو ہے

حشر میں ممتاز پوچھیگا خدا کس پیار سے
نعت احمدؐ جو کہ کرتا تھا رقم تو ہی تو ہے

دل وہ جلجائے نہ ہو جس میں محبت تیری
وہ زباں گنگ ہو جس پر نہ ہو مدحت تیری

ہم گنہگار دل پہ کیا کیا ہے عنایت تیری
رات دن آٹھ پہر ہم پہ ہے رحمت تیری

نئی حالت نیا انداز نرالا ہے چلن
دیکھا جس جا نظر آئی نئی قدرت تیری

مہرباں ہم پہ پدر سے ہے زیادہ وہ تو
ماں کی اُلفت سے فزوں ہم پہ ہے شفقت تیری

سینکڑوں تیری بلائیں ہیں مگر یا اللہ
رات دن ہم کو بچاتی ہے حفاظت تیری

تیرا ہر نام ہے حلاّل ہر اک مشکل کا
عینِ ایمان ہے مومن کو محبت تیری

کوہ و دریا و شجر بحر و فلک جملہ ملک
تیری تسبیح میں دیتے ہیں شہادت تیری

نام لینا تیرا تکلیف کو کرتا ہے دُور
ہم کو خوش رکھتی ہے ون رات حکایت تیری

ہم گنہ کرتے ہیں تُو رزق سدا دیتا ہے
اپنے بندوں پہ ہے کس درجہ رعایت تیری

اپنی رحمت سے جسے چاہے اُسے دے عزّت
اور جسے چاہے تو ذلت دے ہے قدرت تیری

ہم گنہگاروں کو گر بخشے تیری رحمت سے
گر نہ بخشے نہیں کچھ تجھ سے شکایت تیری

خوش میں جس طرح رکھے ہم کو ہیں بندے تیرے
ہم پہ ہر حال میں ہے لطف و عنایت تیری

مجھ سے دوزخ بھی ہو نفرت کیوں ہیں نامہ سیاہ
پار اُتاریگی مجھے حشر میں رحمت تیری

دل کو تسخیر میرے کرتا ہے نیرنگ تیرا
مجکو مشتاق تیرا کرتی ہے صنعت تیری

زندہ ہیں جو ہوئے اس راہ محبت میں شہید
ہیں شبِ وصل میں تارو نہ قیامت تیری

حمد اور قطرۂ ناچیز کا لکھنا دیکھو
اے فدا ہم کو ہے معلوم حقیقت تیری

ہیں وہ قلبِ مضطرب ہوں جسے کل نہ آئے
وہ نہالِ بے ثمر ہوں جو پھلوں تو پھل نہ آئے

مجھے جوششِ جنوں میں جو خیال ہے تو یہ ہے
میرا حال زار سنکر کہیں وہ نکل نہ آئے

او اے جنونِ اُلفت یہ وہ مجھ سے کہہ رہی ہیں
میری آبرو بچانا کہیں اس میں بل نہ آئے

میں اسی لئے بنا ہوں کہ خدا مجھے بگاڑے
یہ محال ہے مسیحا کہ مجھے اجل نہ آئے

نہ ملو بتوں سے مضطر کہ یہ بت ہیں چند روزہ
تم اب اُس خدا کو پوجو کہ جسے اجل نہ آئے

باوضو اس محفلِ اقدس میں آنا چاہیئے
مومنو جنت میں گھر اپنا بنانا چاہیئے

کرتے ہیں اِس نام پر حور و ملک گوہر نثار — تم کو بھی یاں نقدِ دل اپنا لٹانا چاہئے

بدلے اک دینار کے پاؤ گے جنت میں محل — اِس سے بہتر صرف کا اور کیا ٹھکانا چاہئے

سالک گوہر سے جو چاہو دامن اپنا تم بھرو — عشقِ احمد میں سدا آنسو بہانا چاہئے

آتشِ دوزخ سے بچنا چاہتے ہو تم اگر — آتشِ ہجرِ نبی میں دل جلانا چاہئے

بولہب سا کافرِ دیں پائے تخفیفِ عذاب — شادیٔ میلاد تجھ پر گھر لٹانا چاہئے

حشر میں جس دم سوا نیزے پہ ہوگا آفتاب — نیک اعمالوں کا واں پر شامیانا چاہئے

زندگانی گر تجھے جاوید کی منظور ہے — زندگی میں اپنی ہستی کو مٹانا چاہئے

ہیچ ہیں جو کچھ کہ ہیں لذاتِ دنیائے دنی — اپنے دل کو ان خیالوں سے بچانا چاہئے

نزع کی سختی سے ڈر اور قبر کی وحشت سے ہُو — جز عمل واں پر کسے یاور بنانا چاہئے

کشتی ہے منجدھار میں اور آبِ عصیاں موج زن — ناخدا کوئی نہیں حضرت بچانا چاہئے

آسرا ہے آپ کا واں اے شفیعِ عاصیاں — کس کو واں جز آپ کے حامی بنانا چاہئے

اے فدا اب صدق دل سے چاہئے پڑھنا درود — تحفہ کچھ لیکر حضورِ شاہ جانا چاہئے

نمایاں سر بسر نورِ احد ہے روئے احمد سے — عیاں قوسین کا نقشہ خمِ ابروئے احمد سے

بہارِ خلد کا سب غم اسکے دل سے مٹ جاتا — جو رضواں دیکھتا گر کے مقابل کوئے احمد سے

جو سیدھا ہے تو کیا پر یہ نزاکت تو نہیں تجھ میں — تجھے اے سرو کیا نسبت قدِ دلجوئے احمد سے

یہاں تک قربِ حق قوسین میں انکو ہوا حاصل — کہ پہلوئے خدا کو وصل تھا پہلوئے احمد سے

شجاعانِ عرب بھی کہتے تھے ثابت قدم جن کو — انہیں کے پاؤں اُکھڑے قوتِ بازوئے احمد سے

رُخِ پُرنور سے والشمس کا مضموں ہوا روشن — عیاں واللیل کے معنے ہوئے گیسوئے احمد سے

گلِ فردوس میں یہ بوئے خوش رضواں کہاں ہوتی — خدا دیتا نہ کچھ حصہ انہیں گر بوئے احمد سے

جو یہ کہتے تھے دیکھو رات میں سورج ہوا روشن — رخِ انور نمایاں جب ہوا گیسوئے احمد سے

جو دے ممتاز لالچ کوئی مجلو شاہ کھلا کر
خدا جانے نہ بدلوں لاکھ نافے ہوئے احمد سے

بزم میلاد سے جس شخص کو الفت ہوگی
بالیقیں آپ کو بھی اُس سے محبت ہوگی

آپ کے ذکر سے جس کو کہ مسرت ہوگی
دل سے مشتاق اُسی شخص کی جنت ہوگی

دامن اپنا مجھے واں آپ عنایت کرنا
بھیڑ محشر میں بہت روزِ قیامت ہوگی

دوستو غم نہیں بنجائے گی بگڑی ہی اپنی
آپ کی جب نظرِ لطف و عنایت ہوگی

جذبۂ شوق دکھائیگا مدینہ کس دِن
کب مجھے روضۂ اقدس کی زیارت ہوگی

خاک یثرب کی میں آنکھوں سے ملونگا کس وقت
روبرو کب میرے وہ آیۂ رحمت ہوگی

تیرہ بختی میری اور یہ کالی بلائیں کب تک
ختم اِس ہجر کی آخر کبھی مدحت ہوگی

شان اللہ کی اُس کو نظر آئی ہوگی
جس نے دیکھی کبھی وہ نازنیں صورت ہوگی

خار و خس راہ کے بتلائینگے رستہ مجھ کو
حاضری کی مجھے جس وقت اجازت ہوگی

جانتا ظرف کو ہے عشق محمد زاہد
غم اُسے دیگا جسے آپ سے نسبت ہوگی

حشر میں صاف کہونگا میں فدا آپ کا ہوں
پرسش ہر ایک کی جب روزِ قیامت ہوگی

ترے رخسار اور پیشانیٔ انور کو کیا کہئے
اُنہیں شمس الضحیٰ کہئے اُنہیں بدر الدجیٰ کہئے

رُخِ روشن پہ تیرے سایۂ کاکل کو کیا کہئے
متن والفجر کا اور حاشیہ واللیل کا کہئے

زہے شفقت جو چاہی بھی تو چاہی بخششِ اُمت
خدا نے جب کہا پیارے کچھ اپنا مدعا کہئے

جدھر کو اُٹھ گیا سیراب کر ڈالا زمانہ کو
ترے دستِ کرم کو یا نبی ابرِ سخا کہئے

مسیحا نبض میری دیکھ کر بولے تو یہ بولے
کہ اِس کا درد وہ ہے جسکو دردِ لادوا کہئے

خدا میں آپ میں گر فرق بھی کچھ ہے تو اتنا ہے
اُسے کہئے خدا اور آپ کو نورِ خدا کہئے

مرے حالِ زبوں کو سنکے سارے ہنسنے والے ہیں
جو کچھ کہئے تو کس سے یا محمد مصطفےٰ کہئے

غضب میں مجھ کو ڈالا مشکلاتِ دین و دنیا نے | نہ کہیے آپ سے تو کس سے یا مشکلکشا کہیئے

مجھ ایسے ننگ دل کو کتنے ہو ممتاز کیا ہمدم
ذلیل و روسیاہ و خوار و عاصی پر خطا کہیئے

شان اللہ کی بندوں کو دکھانے والے
جان فدا آپ پہ لولاک کے لانے والے
آفریں آپ کو اے شوق بڑھانے والے
ولگائے ہوئے اُس جلوۂ وحدت سے ہیں
پارہ پارہ ہوئے بت ہبل گرا منہ کے بل
دریا صحرا ہوا تھا شوق میں صحرا دریا
وہ بھی کیا روز تھا کیا وقت تھا سبحان اللہ
عجب انداز سے ہوتی تھی سجاوٹ شہ کی
چادرِ نور کھچی فرش سے تھی تا بہ زمیں
کوئی تھا طشت زمرد لئے ہاتھوں میں کٹورا
دُھوم تھی خلق میں آتی ہے سواری شہ کی
پا رکاب آپ کے حورانِ بہشتی بہ ادب
جس سے کونین ہے روشن وہ جلو میں تھا نور
مہ میں وہ تاب کہاں مہر میں ایسی نہ ضیا
ہیں وہ انوار کہ انداز نیا رکھتے ہیں

آپ ہی کعبے کو ہیں سجدہ کرانے والے
قدر کسر لے کے گنہگاروں کے بلانے والے
اول خلق ہیں اور بعد میں آنے والے
نارس کی آتشِ روشن کے بجھانے والے
آئے دنیا میں ہیں یوں کفر مٹانے والے
لذتِ وصل جو دونوں ہوئے پانے والے
اس خوشی میں تھے ملک دھوم مچانے والے
تھے نبی کے لئے مصروف بنانے والے
نظرِ بد سے ملائک تھے بچانے والے
مشک اذفر لئے پھرتے تھے گرانے والے
نوبت آمد کی بجاتے تھے بجانے والے
چشم کا فرش ملک راہ بچھانے والے
لائے دنیا میں ہیں یوں آپ کو لانے والے
چومو لوں ہاتھ ترے شکل بنانے والے
ہیں یہ وہ جلوے عجب جلوہ دکھانے والے

اپنے قدموں میں بلا لیجیے فدا کو اپنے
بخت خوابیدۂ عاصی کے جگانے والے

زندہ ابھی ہوں کیوں مجھے رکھا کفن میں ہے | اُلفت نبی کی جان کے بدلے بدن میں ہے

میں جانتا ہوں یا میرا دل جانتا ہے خوب
یارو جو لطف ہجرِ شہِ ذوالمنن میں ہے

مجھ سے یہ میرے دل کا تقاضا ہے بار بار
چل دیئے مدینہ کیا یہاں رکھا وطن میں ہے

اے زاہد وہ گلشنِ فردوس میں کہاں
جو لطف جو مزا کہ مدینے کے بَن میں ہے

نازل فرشتے ہوتے ہیں عرشِ عظیم سے
ہوتا بیاں رسول کا جس انجمن میں ہے

وہ آب و تاب ہے دُرِ دندانِ شاہ میں
ہیرے میں وہ چمک ہے نہ گوہرِ عدن میں ہے

لکھتا ہوں وصفِ زلفِ معنبر کا اس لئے
خوشبوئے عنبر و مشک کی میرے کفن میں ہے

سوزِ غمِ حسینؓ میں تا حشر میں جلوں
بس اب تو لو لگی یہ دلِ پُر محن میں ہے

نامِ نبیؐ کا ورد ہو صبح و مسا مدام
جب تک زباں تمہاری معظم دہن میں ہے

محشر میں سب کہینگے معظم کو دیکھ کر
یہ اُمتِ جنابِ رسولِ زمن میں ہے

پہنچوں اُس در پہ میری اور تمنا کیا ہے
اور اگر آپ بلالیں تجھے کہنا کیا ہے

ہیں پڑا ہند میں جان دل ہے مدینے میں پڑا
دیکھتا ہوں میری تقدیر میں لکھا کیا ہے

کہئے اب ہند میں میں ٹھوکریں کھاؤں کہاں تک
کاش پوچھو کہ میرا حال مسیحا کیا ہے

جو کہ اُس روضۂ انور پہ تصدق نہ ہوا
لطف جینے کا نہ اُس شخص نے جانا کیا ہے

آپ کے دردِ جدائی سے تڑپتا ہوں میں
حال میرا نہ کبھی آپ نے پوچھا کیا ہے

وہ بیہ مرد ہوں مجھ کا ناہیں مرا ہے کہیں
حال سب جانتے ہیں آپ سے پردا کیا ہے

میں بُرا لاکھ ہوں حضرتؐ کا ثنا گر ہوں میں
آپ سر پر ہیں مرے پھر غمِ فردا کیا ہے

ہے تمنا کہ میں اُس زلف کا مستانہ ہوں
اور خلقت کہے مجھ کو تجھے سودا کیا ہے

کیجے آسان شہا اپنے فدا کی مشکل
آپ گر چاہیں تو حضرتؐ ابھی بگڑا کیا ہے

گذر کوئے یثرب میں ہوتا نہیں ہے
میرے دل کا ارماں نکلتا نہیں ہے

خدا اُس سے خوش ہونیوالا نہیں ہے
جو عاشق رسولِ خدا کا نہیں ہے

وہ مجنون بندہ خدا کا نہیں ہے
جو عاشق رسولِ خدا کا نہیں ہے

وہ مشرک ہے ثابت ہے قولِ نبیؐ سے
جو سر سوئے قبلہ جھکاتا نہیں ہے

مسلمان اُس کو سمجھنا خطا ہے
جو پابند حکمِ نبیؐ کا نہیں ہے

الٰہی دکھا جلد کوئے پیمبرؐ
کہ گوکن میں رہنا خوش آتا نہیں ہے

نہ دنیا نہ عقبےٰ لگا ہاتھ یارب
ہمارا کہیں بھی ٹھکانا نہیں ہے

بھروسا شفاعت کا ہے مصطفےٰؐ کی
ہمیں خوف روزِ جزا کا نہیں ہے

ہزاروں کو ملکِ عدم جاتے دیکھا
ہُوا یہ زمانہ کسی کا نہیں ہے

ثنائے پیمبرؐ ہے مشکل معظم
یہاں کام تجھ سے بشر کا نہیں ہے

رحمتِ حق کا جو ہیں جلوہ دکھانیوالے
اب کوئی دم میں وہ دنیا سے ہیں جانیوالے

آخری آپ کا دیدار ہے دیکھو لوگو
اب جدا ہوتے ہیں بگڑی کے بنانیوالے

دشتِ غربت میں ہمیں چھوڑے خضر جاتے ہیں
چھوڑ اس بن میں چلے راہ بتانیوالے

ٹھوکریں کھائیں گے ہم اب کہ چلے دنیا سے
رہ فراموش کو رستے پہ لگانیوالے

پابرہنہ ہیں بہت گرم ہے ریگِ عصیاں
خارِ فرقت کے ہیں اس راہ میں چبھانیوالے

حالِ پُر درد سنائیں گے کسے اب جاکر
ہائے اُمت کے چلے ناز اُٹھانیوالے

ایک دم بھی جو نہ اُمت سے جدا ہوتے تھے
اپنی بستی میں وہ جنگل میں بسانیوالے

کون اب پوچھیگا ہاں مردہ دلوں کو آکر
ہائے اب جاتے ہیں مُردوں کے جلانیوالے

اب شفا پائیگا کس طرح مریضِ عصیاں
ہم سے منہ اپنا مسیحا ہیں چھپانیوالے

بیٹھے جاتے کو وہ تیار لبِ کوثر ہیں
تشنہ کو شربتِ دیدار پلانیوالے

آتشِ فرقتِ حضرتؐ نہ بجھے گی کیونکر
آتشِ فارس کے جاتے ہیں بجھانیوالے

بے نبی اب یہ ہوئی جاتی ہے اُمت افسوس — جاتے ہیں دہر سے معراج کے جانیوالے
آج نقارہ انہیں کی ہے اجل کا بجتا — جن کی افلاک پہ نوبت تھے بجانیوالے
دارِ فانی سے ہوا چاہتا ہے اُن کا سفر — لائے دنیا میں جنہیں شان سے لانیوالے
دہر میں جن کی خبر گرم تھی کل آنے کی — آج وہ ختمِ رسل حیف ہیں جانیوالے
کون اس طرح سے غمخواری کرے گا اپنی — کوئی اپنا نہیں ہیں صاف سنانیوالے
ہائے اب کون بجھائیگا لگی کو اپنی — دیکھتے سینکڑوں میں آگ لگانیوالے

ہوں بھلا یا کہ بُرا ہوں میں فدائے حضرت
آپ گم گشتہ کے ہیں راہ بتانے والے

یارب دکھا دے روضۂ خیر البشر مجھے — اس کے سِوا نہیں ہے تمنا دگر مجھے
واللہ نثار کر دوں مہ و آفتاب کو — جلوہ رُخِ نبی کا جو آئے نظر مجھے
پروا ہی کیا ہے دولت و ثروت کی منعمو — اللہ نے دی ہے اُلفتِ خیر البشر مجھے
وہ بد نصیب ہوں میں کہ رؤیا میں بھی کبھی — آیا نہ روضۂ شہِ والا نظر مجھے
واعظ ڈرا نہ خوفِ عذابِ جحیم سے — محشر میں بخشوائیں گے خیر البشر مجھے
درماندگی پہ جاؤ نہ اے اہلِ قافلہ — منزل میں سب سے دیکھو گے تم پیشتر مجھے

جنت کی پھر کروں نہ معظم میں آرزو
پہنچائے حق تعالیٰ مدینے میں گر مجھے

اے مظہرِ نورِ خدا تاجِ سرِ پیغمبری — محبوبِ ربِّ دوسرا مہرِ سپہرِ سروری
شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ صلِ علیٰ — ہے فرش سے صد مرحبا تا عرش و چرخِ اخضری
سلطانِ دین شاہِ امم ابرِ سخا بحرِ کرم — گنجینۂ فیضِ قدم افشاءِ سروری
مطلوبِ خوبانِ جہاں جانِ روانِ عاشقاں — سردارِ جملہ انبیا جن و ملک حور و پری
حیراں ہے کل نقاشِ چیں لکھی ہے جب وجہ حسیں — نام اس کا ہے نقشِ نگیں حق تو یہ ہے جلوہ گری

کیا حسن ہے سبل علی کیا جلوہ شانِ حق نما | سرِ احد رمزِ خدا راہ جنابِ داوری
کل اولین و آخریں سب آپ کے ہیں خوشہ چیں | ہیں فخرِ جملہ مرسلیں مسند نشینِ برتری
محشر کے دن شیخ و نبی نفسی پکاریں گی سبھی | فرمائیں گے آپ اُمتی حضرت کرینگے رہبری
ہے آپ سے روشن جہاں ہر ذرہ دیتا ہے نشاں | فخرِ زمین و آسماں زیبائشِ بحر و بری
صدر نشینِ مہ لقا جلوہ نمائے ہل اتی | آرائشِ قوس و دنی تزئینِ چرخِ چنبری
لولاک شانِ مصطفٰے جبرئیل خادم آپ کا | جا آپ کی عرشِ علی زیبا ترینِ مہتری
اے چارۂ بیچارگاں پشت و پناہِ عاصیاں | اے دارُوئے دردِ نہاں ہو وقت بندہ پروری

شاہا فدائے بینوا ہے بحرِ غم میں ڈوبتا
کیجے نظر بحرِ خدا فرمایئے چارہ گری

کوئی راز نگفتہ چھپا نہ رہا کوئی راہِ نگفتہ چھپی نہ رہی
ہوئی بیخودی وہ کہ خودی نہ رہی جو رہی تو خدا سے جدی نہ رہی

گیا سرحد کون و مکاں سے اُتر گیا کثرت وہم و گماں سے نکھر
ہُوا خلوت وحدت ہُو میں گذر کہ مجال ہوائے دوئی نہ رہی

گیا خفیہ مقام کہاں سے کہاں ہوئے فیض تمام نہاں سے نہاں
لئے دونوں جہاں ہوئے شاہ شہاں کسی بات کی اب تو کمی نہ رہی

بھری شوقِ زیارتِ شہ کی ہوا کہ اُلٹ گیا قفس میں پتلیاں صبح و مسا
وہ پھڑکتی ہے صورتِ قبلہ نما میری آنکھ کسی سے لگی نہ رہی

وہ حفیف عرب سے اُڑا سوئے رب کہا طائرِ سدرہ نے سدِ ادب
میرے ہوش پہ بیہوش رہیں گے بس اب پر و بال میں نیر پری نہ رہی

اُٹھی شوق کی مد کہ وہ خوب گیا سوئے موج قدیم و حبوب گیا
وہ قدم کہ محیط میں ڈوب گیا کہیں گردِ حدوث لگی نہ رہی

ہوا جلوۂ ذات کا غیب میں غل گیا دیدۂ دل بھی شہود پہ تُل
گئے زلف صفات کے پیچ جو کھُل تو گرہ کہیں میم کی بھی نہ رہی

ہوا سنگ عذاب سے زیر و زبر ہے شیشۂ دل وہی کاسۂ سر
کہ بھری ہوئی جس میں آٹھ پہر مئے اُلفت آلِ نبی نہ رہی

ہوئی جوئے شفاعتِ شہ بھی رواں ہوا رشحۂ رحمتِ حق بھی چکاں
دمِ پیشئے فردِ گناہ **بیاں** کوئی فرد و گنہ میں بدی نہ رہی

ہے تمنا میری اُس در پہ رسائی ہوتی
اے خدا موت ہی ورنہ مجھے آئی ہوتی

صدمۂ درد جدائی میں اُٹھاؤں کب تک
اے صبا کچھ مجھے واں کی تو سنائی ہوتی

سر کے بل آتا اگر آپ بلاتے حضرت
مانعِ وصل میری لاکھ خدائی ہوتی

ایک وہ ہیں کہ ہیں قدموں میں ہمیشہ حضرت
ایک ہم وہ رہ آنکھوں سے لگائی ہوتی

بادشاہی مجھے دارین کی حاصل ہوتی
گر مقدر میں مدینے کی گدائی ہوتی

یہ سیہ رو جو زیارت کے سزاوار نہ تھا
اِس کو اُس زلف کی خوشبو ہی سنگھائی ہوتی

اپنے قدموں میں مجھے یا تو بلایا ہوتا
ورنہ ملنے کی مجھے راہِ بتائی ہوتی

جالیاں روضے کی آنکھوں سے لگاتا میں بھی
میری بگڑی جو مقدر نے بنائی ہوتی

بھول کر ہند کی جانب نہ کبھی رُخ کرتا
روضۂ پاک پہ میری جو رسائی ہوتی

آرزو ہے کہ مدینے میں پہنچ جاتا میں
خاکِ شیرب کی سیہ کار نے پائی ہوتی

دل کی خواہش ہے کہ روضے پہ فدا جاں کرتا
جب یہ ارمانِ نکلتا میری آئی ہوتی

علیم تو ہے کلیم تُو ہے سمیع تُو ہے بصیر تُو ہے
مراد کون و مکاں تو ہی ہے مرید حیؐ قدیر تو ہے

تو ہی ہے ذات و صفات اسما تو ہی ہے ہر قول فعل رب کا

محیط تُو ہے بجملہ اشیا ہر ایک شے کا خبیر تُو ہے

تُو ہی ہے اول تو ہی ہے آخر تو ہی ہے باطن تُو ہی ہے ظاہر
تُو ہی ہے مظہر تو ہی مظاہر ظہور تو ہے ظہیر تُو ہے

تُو آگے پیچھے ہے دائیں بائیں تو نیچے اوپر ہے باہر اندر
تو جسم و جاں ہے تُو ہی جہاں ہے جہاں میں روشن ضمیر تُو ہے

ازل سے لے تا ابد ہے لے جاں تُو ہی ہے الآن اور کما کان
زمین و چرخ بریں میں سبحان جو دیکھا صاحب سریر تُو ہے

تُو ہی ہے بے پردہ پردہ والا بدیدہ و دل تو ہی نرالا
کھُلی ہوں یا بند ہوئیں آنکھیں نظر میں لے بے نظیر تُو ہے

تُو ہی مکیں ہے تُو ہی مکاں ہے تو آپ سیاح لامکاں ہے
تُو ہی ہے جاں اور تو ہی جہاں ہے جہان و جاں کا مشیر تُو ہے

تُو ہی ہے مشہود تُو ہی شاہد تو ہی شہید اور تو ہی مشاہد
تُو ہی ہے مقصود تو ہی قاصد محیط جاں دل پذیر تُو ہے

تُو ہی وجود و عدم ہے جانی تجھی سے ہے سب کی زندگانی
تُو ہی ہے اِک جان دو جہانی رفیق شیخ و صغیر تو ہے

تو لاتعین ہے اور تعین تو ہی ہے بے صورتی و صورت
بمعنی نکتہ نواز تُو ہے بہ لفظ پھر حرف گیر تو ہے

تو ہی ہے ہادی تو ہی مضل ہے ترا ہی اسلام و کفر ظل ہے
ہے حکم سے تیرے حق و باطل تُو ہی شہنشاہ وزیر تو ہے

تو ہی ہے عابد تو ہی عبادت تو ہی ہے خالق تو ہی ہے خلقت
بشر کی اُمید و بیم تو ہے بشیر تو ہے نظیر تو ہے

توُ ہی ہے مطلوب توُ ہی طالب توُ ہی طلب ہے توُ ہی مطالب
مرید طالب کا تو ارادہ مراد پیر و فقیر توُ ہے

توُ ہی ہے میں توُ ہی ہے تو توُ ہی ہے انا تو ہی ہے انت
کلام ما و شما تو ہی ہے سب این و آں کی ضمیر توُ ہے

توُ ہی ہے **ذوق** علی و اعلیٰ تو ہی **مذاق** مئے تولا
توُ ہی ہے ساقی تو ہی ہے مولا شراب خم غدیر توُ ہے

ہم گرچہ نہیں قابلِ دربار تمہارے
اچھے رہیں نزدیک بُرے جائیں کدھر کو
مُردہ کو تو زندہ کرو اور زندہ کو مُردہ
یوسف کی تو عاشق تھی فقط ایک زلیخا
اک میں ہی نہیں تیرِ نگہ کا ترے زخمی
مقتل میں جو آؤ تو نہ لو ہاتھ میں شمشیر

کہلاتے تو ہیں بندۂ سرکار تمہارے
گُل ہیں تمہارے ہیں و گر خار تمہارے
ہیں دونوں صفت آنکھوں سے اظہار تمہارے
یوسف سے ہزاروں ہیں خریدار تمہارے
بہتیرے ہیں ان چشموں کے بیمار تمہارے
بس کرتے ہیں دو ابروئے خمدار تمہارے

خاموش نہیں قابلِ محفل جو کسی طور
کہلاتے تو ہیں بندۂ سرکار تمہارے

رشک گلزارِ ارم گُل بحر و بر ہونیکو ہے
کہتے ہیں جملہ وحوشِ مشرق و مغرب تمام
گلشنِ عالم میں اب آتا ہے وہ نورِ قدم
فخر تجھ پر ہو زمیں کو کیوں نہ اے چرخ بریں
بعد مدت کے بر آئی اپنے دل کی آرزو
خوب ہے قسمت یہ اپنی ہے کہ وہ آرام جاں
شرق سے تا غرب شہرہ آمدِ شہ کا ہے گرم

کیوں نہ ہو مہرِ نبوّت جلوہ گر ہونیکو ہے
جلوہ فرما حق کا منظورِ نظر ہونیکو ہے
کوئی دم میں لوئے وحدت منتشر ہونیکو ہے
رونق افروز جہاں رشکِ قمر ہونیکو ہے
مژدہ ہو نخلِ تمنّا بارور ہونیکو ہے
ہے خبر مرہم نہ زخمِ جگر ہونیکو ہے
دھوم ہے پیدائشِ خیر البشر ہونیکو ہے

سب کو آپس میں مبارکباد دیتے ہیں ملک
واسطے جس کے ہوئے پیدا زمین و آسماں

چشمِ عالم آپ سے اب بہرہ ور ہونیکو ہے
بحرِ رحمت سے نمایاں وہ گُہر ہونیکو ہے

جو شبِ عصیاں کی ظلمت دُور کرتی ہو فدا
مژدہ ہو عالم کو ظاہر وہ سحر ہونے کو ہے

بھولے تو تابِ فراق کجا ذرا رخ سے نقاب اُٹھا تو سہی
نہ سکوں بدلم نہ حواس بجا مجھے چاند سی شکل دکھا تو سہی

مو ہے تلپت بیتت ہے سگری تو ہے ڈھونڈ پھری نگری نگری
موری چھوٹ گئی من کی گگری مجھے اپنے ہی دیس بلا تو سہی

ترے غم میں تڑپتے ہیں آٹھ پہر نہیں اے شہِ دیں تمہیں کچھ بھی خبر
ذرا دیکھو تو ادہمیں بھر کے نظر کہ میں دیکھوں تیری ادا تو سہی

تم روپ انیک بناوت ہو چھب اوروں کو دکھلاوت ہو
کبھی پاس مورے نہیں آوت ہو یہی شرطِ وفا ہے بتا تو سہی

بہ فراقِ تو زار و نزار شدم ہمہ مضطر و سینہ فگار شدم
بہ غمِ گل روئے تو خار شدم تجھے میری قسم کبھی آ تو سہی

میرا اُس کی ہوا میں نکلتا ہے دم تجھے بادِ صبا شہِ دیں کی قسم
کبھی لا کے اِدھر بھی ز راہِ کرم مجھے نکہتِ زلف سونگھا تو سہی

بہ فراقِ تو شہرتِ بے سر و پا شدہ بسکہ نحیف و نزار شہا
تو حبیبِ خدائی و بہرِ خدا اُسے اپنا جمال دکھا تو سہی

شور ہے دنیا میں رب قدسیاں پیدا ہوئے
چرخ پر جملہ مبارکباد دیتے ہیں ملک
واسطے جنکے ہوئی ظاہر یہ ساری کائنات

چار سو غل ہے کہ فخرِ مرسلاں پیدا ہوئے
مژدہ ہو محبوبِ ربِّ دو جہاں پیدا ہوئے
آج ہیں وہ صاحبِ کون و مکاں پیدا ہوئے

رحمت للعالمیں ہیں جو ہمارے واسطے
رونق افروزِ جہاں وہ مہرباں پیدا ہوئے

باغ میں خنداں ہیں کیوں گل غم سے سب آزاد ہیں
گلشنِ عالم میں وہ سروِ رواں پیدا ہوئے

وہ بیاضِ دلبری شیرازۂ حُسنِ جہاں
چہرہ پردازِ حسینانِ جہاں پیدا ہوئے

جس کا نغمہ ہر گل و بلبل کی ہے زیبِ زباں
آج وہ فخرِ زمین و آسماں پیدا ہوئے

نام لینا جن کا طاعت ہے ہمارے واسطے
مرحبا صلِّ علیٰ وہ حرزِ جاں پیدا ہوئے

اے چمن تزئین گلشن کی مبارک ہو تجھے
باغِ جنتی میں بہارِ بے خزاں پیدا ہوئے

ظلِّ سبحانِ معظّم رحمتِ پروردگار
چارۂ دل دستگیرِ بیکساں پیدا ہوئے

داروئے دردِ غریباں مرہمِ زخمِ جگر
پردۂ وحدت کشا شیریں بیاں پیدا ہوئے

کیوں نہ روشن آج ہو جائے **فدا** سارا جہاں
شور ہے وہ زینتِ خلدِ جناں پیدا ہوئے

گناہ ہم نے بہت کئے ہیں خطا سے میری گذر الٰہی
ہماری شامِ شبِ الم کو دکھا دے روئے سحر الٰہی

گناہ میرے اگر فزوں ہیں تو تیری رحمت ہے اُس سے بڑھکر
طفیلِ محبوب سرورِ دیں عتاب مجھ پہ نہ کر الٰہی

قبول کر میری عذر خواہی پڑی ہے مجھ پر بڑی تباہی
مدینے ہو جاؤں جلد راہی جو تو کرے اِک نظر الٰہی

طوافِ کعبہ کا پہلے کر لوں مدینے کی پھر کروں زیارت
کرے جو احسان تو یہ مجھ پر تو میں کروں یہ سفر الٰہی

پھروں مدینے کی میں گلی میں پڑا رہوں در پہ شاہِ دیں کے
یہی تمنّا یہی ہے حسرت یہ دن وہیں ہوں بسر الٰہی

مدینہ آنکھوں سے دیکھ لوں میں تو دور ہو جائے دل کی کلفت

اجل کا دھڑکا لگا ہوا ہے ہے روزِ محشر کا ڈر الٰہی

قبول شہرت کی التجا کر معاف یارب میری خطا کر
مدینے پہنچا دے مجھ کو لاکر نہ اب پھرا در بدر الٰہی

ہے وہ حسنِ سرورِ دوجہاں نہیں جس کا کوئی نظیر ہے
نہ تو مہر میں ہے وہ روشنی نہ وہ نورِ بدرِ منیر ہے

یہ وہ حسن جلوۂ نور ہے کہ یہ سارا جس کا ظہور ہے
یہ دوائے روزِ نشور ہے جو حبیب ربِّ قدیر ہے

یہی زیب صورت ناز ہے یہی رازِ و ناز ہے
درِ رمز اسی ہی پہ باز ہے یہی سرِ حق کا خبیر ہے

ہے یہ حُسن باعثِ جملہ شے یہی رور وکنی ہے سب سے نے
وہ سراپا حُسن یہ زلف ہے کہ زمانہ جس کا اسیر ہے

ہے انہیں کا در فلک آستاں بنے جبرائیل ہیں پاسباں
ہوئے سربسجدہ ہیں قدسیاں یہ وہ شاہِ عرشِ سریر ہے

ہے یہ حُسن جلوۂ حق نما یہی دو جہاں کا ہے مدّعا
ہے کل انبیا کا یہ پیشوا جو نہ آسماں کا سفیر ہے

ہُوا اس زباں سے ہے جو ادا ہے وہ عین خواہشِ کبریا
کہ ہے اس کماں سے ہُوا رہا وہ جو مارمیت کا تیر ہے

جدھر اس قدم کا گذر ہُوا گلی کوچہ اس سے مہک گیا
ہر ابائی اُس نے وہ پر فضا جو نہ مشک ہے نہ عبیر ہے

ہے یہ ذات شافعِ مذنبیں شہِ اوّلیں سرِ آخریں
ہے یہی تو خاتم مرسلیں کہ جو نور ہی کا خمیر ہے

ہے بہار باغِ جناں یہی ہے ظہورِ رازِ نہاں یہی
ہے فلک پہ جس کا بیاں یہی یہی انس وجن کا امیر ہے

یہی ذات فیضِ عمیم ہے یہ وجود بحرِ کریم ہے
شہ سلسبیل ونعیم ہے یہ وہ جود ہے جو کثیر ہے

ہوں خجل کہ روضے سے دور ہوں یہ تمنا ہے کہ میں جب مروں
اُسی آستانے پہ جان دوں جو نجات شاہ وفقیر ہے

بخدا ہے وہ رخِ مصطفےٰ ہوئی صدقے جسکے ہے خو وضیاء
ہے جو حسنِ یوسفِ مہ لقا نہیں اُس کا عشرِ عشیر ہے

میری جاں اگرچہ ہے سینے میں مرا دل پڑا ہے مدینے میں
یہ بھی جینا ہے کوئی جینے میں کہیں تن کہیں یہ ضمیر ہے

ہوں تڑپتا ہجر میں دم بدم مجھے روز وشب ہے فزوں یہ غم
مرا اٹکا آنکھوں میں آکے دم یہی شوق میرا نصیر ہے

جو اُدھر سے گذرے تو اے صبا میری عرض کیجو یہ التجا
اِسے جلد لیجئے اب بُلا جو فدائے خوار وحقیر ہے

یہ کالی بھنور گھنگور گھٹا مورے جی کو بھاوت ہے سجنی
کوئی کالی کملیا والا پیا موہے یاد دلاوت ہے سجنی

مورے ہردہ میں واکو روپ بسو بطحا میں جو جا بسرام کیو
موہے ہند میں چھانڈ کے بھول گیو دن رین رُلاوت ہے سجنی

کبھی جان بیاکل اب تو سکھی موہے بھول گیو شرب کا دھنی
واکی برہ اگن مورے تن میں لگی مورا جیو جلاوت ہے سجنی

دکھوا ہیں سکھی ری کا سے کہوں جو بیت میں بپتا جھیلت ہوں

احمد کی نگر یا جائے رہوں یہ من میں سماوت ہے سجنی

سپنہ میں دکھا کر کالی لٹ من چھین لیو پی نے جھٹ پٹ
اب مکھ پہ جھکاوت ہے گھونگٹ ملنے سے لجاوت ہے سجنی

دکھ جھیل کے تن من چور بھیو اور باٹ مدینہ دور بھیو
پگ چلنے سے اب مجبور بھیو نہ پون بھی اڑاوت ہے بنی

نہ تو روپ ہی مکھ پر راکھت ہوں نہ گنی ہی جگت میں کہاوت ہوں
میں پی کے دوارے جاوت ہوں موہے کون سجھاوت ہے سجنی

نینن کو ملا من چھین لیو چتون کو دکھا مکھ پھیر گیا
موہے وا نے اکیلا چھانڈ دیو نہیں پاس بھی آوت ہے سجنی

کوئی ایسا سکھی سادھو نہ ملا جو راہ مدینہ دینا دکھا
ممتاز تو اب مرگھٹ کو چلا موہے موت ڈراوت ہے سجنی

حسنِ ارادت اور شئے عشق آپکا کچھ اور ہے
اسکی خوشی ہے اور اِس غم کا مزا کچھ اور ہے

ہے حسن خوبی اور نورِ مصطفےٰ کچھ اور ہے
شکلِ حسیناں اور ہے شانِ خدا کچھ اور ہے

ہے خاک یثرب عاشقو فردوس بروئے زمیں
واں حور و غلماں ہیں مگر یاں کی عطا کچھ اور ہے

سر کرنا خم اِس در پہ ہے عینِ تمنائے دلی
تسلیم کہتے ہیں اسے اپنی رضا کچھ اور ہے

جاں دینا اس کوچے میں ہے عاشق کو مقصودِ حیات
وہ زندگی کچھ اور ہے یاں کی فنا کچھ اور ہے

رکھتے ہیں سب شاہ و گدا حسبِ مراتب خواہشیں
مجھ تیرہ بختِ بینوا کی التجا کچھ اور ہے

حاجت نہیں زر کی اسے طالب نہیں ہے نام کا
یہ دور افتادہ گدا رکھتا صدا کچھ اور ہے

کب آئیگا یارب وہ دن پہنچیگا واں یہ خستہ تن
دل میں نہیں کوئی ہوس اسکے سوا کچھ اور ہے

دیجے اسے قدموں میں جا ہو صرفِ خدمت میں سدا
عرصہ جو میری زیست کا باقی رہا کچھ اور ہے

اب طاقتِ فرقت نہیں حضرت کہیں عاصی کہیں
حالِ دگرگوں دل کی ہے ہاں کی ہوا کچھ اور ہے

للہ شاہ دوسرا لیجیے مدینے میں بُلا	واں آبِ رحمت اور یہاں رنگِ خطا کچھ اور ہے
عصیاں جو مجھے ناکردنی سب کر چکا ہوں دُنی	بارِ گنہ سر پر دھرا ہے دیکھتا کچھ اور ہے
ہوں باش پیوندِ زمیں ارمان رہ جائے کہیں	ہے عرض یہ ہی آخری اب یہ دعا کچھ اور ہے

جب دیکھے روضہ آپکا جاں تن سے ہو اپنی جُدا
کاش آپ پوچھیں اے فدا کیا مدعا کچھ اور ہے

خواب میں مجھ کو جو دیدارِ پیغمبر ہو جائے	دل ہو روشن میرا بیدار مقدّر ہو جائے
نعت گر تیغ زباں کا میرے جوہر ہو جائے	رعب غالب میرا ہر اہلِ سخن پر ہو جائے
یاد قامت میں قیامت ہے جو نالہ میرا	ڈر یہ رہتا ہے نہ برپا کہیں محشر ہو جائے
وصفِ نورِ رخِ حضرت وہ سنا اے واعظ	جسکے پرتو سے یہ دل میرا منوّر ہو جائے
دیکھتے ہی درِ حضرت کے گدا کا رُتبہ	کیوں نہ رضوانِ فردوس پشیمان ہو جائے
میری جانب جو آئینہ رُخ کا رُخ ہو	بختِ برگشتہ میرا بختِ سکندر ہو جائے
پہنچا آپ کے در پر مجھے دشوار ہوا	کاش گر خضرِ مقدّر میرا رہبر ہو جائے
عاشقِ ثابتِ محبوب الٰہی ہو جاؤں	دلِ مشتاق عجب کیا کہ صنوبر ہو جائے
کافی یہ نقش ہے تسخیرِ دو عالم کے لئے	آپکا نام جو کندہ میرے دل پر ہو جائے
مہرِ پیکر میری قسمت کا ستارہ چمکے	آپکا عکس فگن گر رُخِ انور ہو جائے

دوسرے مزے یہ گر سوئے مدینہ مظہر
تیرا جانا ہو تو پھر قند مکرّر ہو جائے

یہ وہ شب ہے جس پہ ہے دن فدا ہے نثار صبح وہ شام ہے
یہ وہ روشنی ہے کہ سب جگہ یہ وہ نور ہر لبِ بام ہے

نہ سنیں گئیں یہ کرامتیں نہ عطا ہوئی تھیں یہ نعمتیں
نہ ہوں حشر تک یہ سعادتیں جو ہر ایک آج تمام ہے

پڑے اُلٹے تخت جہاں ہیں سب پڑے بُت ہیں اُلٹے جہان میں اب
ہوئی منہیات ہیں سب نہاں پڑی مے کہیں کہیں جام ہے

ہے ہر ایک گل کی یہ گفتگو ہے مہک اسی ہی کی چارسو
ہے ہر اک روش پہ اسی کی بُو کہ معطّر اس سے مشام ہے

ہے ہر ایک آج درود خواں ہیں ترانہ سنج یہ قدسیاں
ہے زمیں پہ نور جو یہ عیاں کہو سب کا اس کو سلام ہے

ہیں فلک پہ جملہ یہ ہمزباں ہے فلک کی اُنکے جلو ہیں شاں
کہ ہیں ذرے ہم اسی نور کے یہ ہمارا ماہِ تمام ہے

یہی ذکر ہے یہ فسانہ ہے یہی دل کا اپنے اشانہ ہے
یہی زلف ہے یہی شانہ ہے یہی گفتگو یہ کلام ہے

وہ جو عرش پر ہے لکھا ہوا ہے جو اسم رب سے ملا ہوا
درِ خلد پر ہے جو رُونما اسی نور ہی کا تو نام ہے

یہی دل کا اپنے قرار ہے میری جان اس پہ نثار ہے
میرے باغ کی یہ بہار ہے میرے صبر کی یہ زمام ہے

دل وجاں سے اس پہ ہوں میں فدا ہے یہ جلوہ قدرتِ حق نما
یہ ذریعہ ہے مرے شوق کا اسی کام سے مجھے کام ہے

سفر ہے دشوار خواب کب تک بہت بڑی منزلِ عدم ہے
نسیم جاگو کمر کو باندھو اُٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے

نسیم غفلت کی چل رہی ہے اُمنڈ رہی ہیں غضب کی نیندیں
کچھ ایسے سوئے ہیں سونیوالے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے

جوانی وحسن وجاہ و دولت یہ چند انفاس کے ہیں جھگڑے

اجل ہے استادہ دست بستہ نوید رخصت ہر اک قدم ہے

بسانِ دستِ سوال سایل زباں تھی ہر ایک مدعا سے
نیاز ہے بے نیازیوں سے بغل میں دل صورتِ صنم ہے

مآل کارِ جہانِ فانی نہیں کبھی ایک قاعدے پر
جو چار دن ہے وفورِ راحت تو بعد اُسکے غم والم ہے

یہ مصرعِ مخبرِ مصیبت کمال ہم کو پسند آیا
نسیم جاگو کمر کو باندھو اُٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے

دریا کی موج دریا دریا ہی خوب جانے
کس سے کہوں میں اپنا احوال جز تمہارے
سب طور جلکے یارو سرمہ بنا ہے دیکھو
براق جس کی خاطر بھولا نہیں سمایا

آگاہ ہوا اس سے وہ ہی جو کوئی ڈوب جانے
طالب کی سب حقیقت مطلوب خوب جانے
اِسکے حسن کی خوبی موسیٰ ہی خوب جانے
سب راز کی یہ باتیں رفرف ہی خوب جانے

اسرار حق سے آگاہ کوئی نہیں بنا ہے
قاضی خدا کی باتیں احمد ہی خوب جانے

روضۂ سید کونین کے جانے والے
اس پہ مرتے ہیں کہ طیبہ میں ملے جائے مزا
تشنگی میں بھی رہے ہے فیض کے چشمے جاری
ہائے پانی نہ ملے اُن کو لبِ نہر فرات

ہیں مکاں گلشنِ فردوس میں پانے والے
بے ٹھکانے ترے ہو جائیں ٹھکانے والے
تھے نہ بطحا کے جواں آنکھ چرانے والے
جن کے ماں باپ ہیں کوثر کے پلانے والے

روضۂ شاہ پہ رہجائیں گے جاکر اکبر
اور ہوتے ہیں جو ہیں لوٹ کے آنے والے

دو عالم میں رسولِ ہاشمی خیر الورا ٹھہرے
گروہِ اولیا میں سر گروہِ اولیا ٹھہرے

گنہگاران امت کے لئے نور الہدےٰ ٹھہرے
تمامی انبیا میں آپ ختم الانبیا ٹھہرے

رہے ہفتم فلک تک جاکے اکثر انبیا لیکن
گزر کر عرش و کرسی سے حبیب کبریا ٹھہرے

زمیں سے آسماں تک کوئی اگر ڈھونڈے کہیں ممکن
خدا کے بعد مثل ان کا جو کوئی دوسرا ٹھہرے

حسینان جہاں میں کیوں نہ شہرہ ان کا ہو یارو
وہی شمس الضحےٰ ٹھہرے وہی بدر الدجےٰ ٹھہرے

نہیں کچھ حسن یوسف کو ہے نسبت حسن احمد سے
کہ واں عاشق زلیخا تھی یہ محبوب خدا ٹھہرے

بھلا کب ہو کہ یہ کشتی غریق بحر عصیاں ہو
شفیع روز محشر جبکہ اُس کا ناخدا ٹھہرے

نہیں کچھ خوف ہم کو تشنگی کا حشر میں ہرگز
قسیم حوض کوثر جب محمد مصطفےٰ ٹھہرے

گنہگاران اُمت کو سدا جن کا سہارا ہے
خدا کے فضل سے اپنے وہی مشکلکشا ٹھہرے

امیں اُس کو بھلا روز جزا کا خوف کیا ہوگا
ملے جس کو نبیؐ ایسا کہ جو کہف الوریٰ ٹھہرے

مچل رہا ہے دل زار مصطفےٰ کے لئے
مدینہ مجھ کو دکھائے فلک خدا کے لئے

فنا ہمارے لئے اور ہم فنا کے لئے
بقا تمہارے لئے او تم بقا کے لئے

خدا نبیؐ کے لئے اور نبیؐ خدا کے لئے
ہوئی ہے زینت کونین مصطفےٰ کے لئے

تڑپ رہا ہوں جدائی سے یا رسول اللہ
ادھر بھی ہو کہیں چشم کرم خدا کے لئے

زمیں مدینے کی بھی چومنے کے قابل ہے
کہ اسنے بوسے ہیں حضرتؐ کی کفش پا کے لئے

نہ چھوڑے جاؤ تم اے زایران روضۂ پاک
مجھے بھی ساتھ ہی لیلو ذرا خدا کے لئے

میں شوق دید میں مرتا ہوں یا رسول اللہ
دکھاؤ مجھ کو رُخ پُر ضیا خدا کے لئے

مریض ہجر نبیؐ ہوں یہ ہے علاج میرا
بس الفت نبیؐ کافی میری شفا کے لئے

پس فنا بھی جو آنکھیں مری ہیں وا اے دل
ترس رہی ہیں یہ دیدار مصطفےٰ کے لئے

الٰہی ہم بھی فنا فی الرسول ہو جائیں
دعا یہ کرتے ہیں اہل فنا بقا کے لئے

چلو جو چلتے ہو کعبے کو تو چلو بسمل
نشان ہند کو چھوڑو کہیں خدا کے لئے

فزوں خوبی میں یوسف سے محمد مصطفےٰ ٹھیرے
زلیخا ان کی عاشق تھی یہ محبوب خدا ٹھیرے

مقابل موسیِ عمراں میرے احمد کی کیا ٹھیرے
وہ تھے عاشق خدا کے اور یہ معشوق خدا ٹھیرے

نہ کیوں شہرہ دو عالم میں ہو حسن پاک کا انکے
حسینوں میں ہوئے ایسے کہ شاہ انبیا ٹھیرے

بڑھادی شان خالق نے بلایا عرش اعظم پر
رسولوں میں ہوئے ایسے کہ شاہ انبیا ٹھیرے

طواف کعبۂ احمد ازل کے دن سے کرتا ہوں
نہ کیوں افضل میرا شاہوں سے ایدل مرتبا ٹھیرے

لقب سلطاں کا پایا زیر دیوار آکے جو بیٹھا
نہ کیوں سایہ تمہارے قصر کا ظلِ ہما ٹھیرے

ازل کے دن سے رہتے ہیں مزار پاک کے شائق
ہمارا قافلہ طیبہ میں جا کر اے خدا ٹھیرے

رسولِ ہاشمی ہر دم غمِ ہجراں ستاتا ہے
کہو ہندوستاں میں کس طرح یہ مبتلا ٹھیرے

گذرنا بحرِ عصیاں سے ہمیں کس طرح مشکل ہو
ہمارے زورقِ کہنہ کے جب تم ناخدا ٹھیرے

خطر نارِ جہنم کا تجھے اسلام کیا دل میں
محمد سا نبی جب پیشوا روزِ جزا ٹھیرے

تمہیں سردار عالم یا محمد مصطفےٰ ٹھیرے
قسیم حوض کوثر ساقئے روزِ جزا ٹھیرے

چہارم چرخ ہی پر رہ گئے بس حضرت عیسیٰ
مگر عرشِ بریں پر جا کے محبوبِ خدا ٹھیرے

خبر مشہور ہے یوسف زلیخا تم پہ عاشق تھی
خدا خود ہو گیا شیدا وہ ایسے دلربا ٹھیرے

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
تمہیں تو ابتدا ٹھیرے تمہیں تو انتہا ٹھیرے

صدا گردوں سے یہ آئی یہ کشتی جا کہاں ڈوبی
حسین ابن علیؓ شاہ جا کے اسکا ناخدا ٹھیرے

تمہارا یا علیؑ در چھوڑ کے جائے کہاں خادم
تمہیں مشکلکشا ٹھیرے تمہیں شیرِ خدا ٹھیرے

میاں **واجد** تمہیں کیا خوف ہے روزِ قیامت کا
خدا کے فضل سے تم امت خیر الوریٰ ٹھیرے

نو بہار ست جنوں چاک گریباں مددے
آتش افتاد بجاں جنبشِ داماں مددے

گرمئ عشق تنے در جگر آتش افروخت
تشنگی سوختہ مرا اے لبِ جاناں مددے

راہ گم گشت و بپا آبلۂ و منزل دور
خارِ صحرا مدد ے خضرِ بیاباں مددے

خام مے ناب بدستِ تو تغافل تا چند
گشت مخمور پئے مئے ساقئے مستاں مددے

بہرِ تفریحِ دل و ضعفِ جگر مے باید
پستۂ لب مددے سیب زنخداں مددے

مضطربے ساختہ بیدار ترار نجورے
فخرِ دیں فخرِ جہاں مرشدِ پاکاں مددے

مدینہ عجب بلدۂ دلستاں ہے
مکاں جس کا ہر ایک رشکِ جناں ہے

مدینہ عجب لطف کا اک مکاں ہے
کہ محسود فردوس خلد و جناں ہے

مدینہ عجب معدنِ حسن و احساں
مدینہ عجب مخزنِ گلستاں ہے

مدینہ وہ شہرت مقدس ہے جسکا
بیاں عذب ہے کیا ہی عذب البیاں ہے

نذیر حزیں اب مدینہ کے اندر
بذکرِ نبی خوب رطب اللساں ہے

کرت ہوں منتی پڑت ہوں بیاں سکھی ری پی کا نگر بتادے
بسو ہے جس دیس میں وہ پیارا اُسے نگر کا ڈگر بتادے

کوئی نہیں جو مدینہ جا کر یہ پوچھے بالم سے سر نوا کر
کھلا نہ کچھ بھی کہ کس کھتا پر پھری دیا کی نجر بتادے

تمام پرتھی کو چھان مارا نہ واکا اب تک ملا دوارا
نہ باٹ جانوں نہ پگ چلے ہیں سکھی میں جاؤں کدھر بتادے

بسا وہ جا کر مدینے نگری نہ چھانڈ کر لی کھبر بھی ہمری
سکھی جو ہو ہند میں ہمارا تو ہووے کیونکر گجر بتادے

مدینہ نگری کے جانے والو نجر دیا کی اِدھر بھی کر لو
ہمارا بالم کہاں ملا تھا جسے ہو اِس کی کھبر بتادے

مچائی دھومیں تو آہ تو نے کیا ہے مجھ کو تباہ تو نے
ملے وہ ہم سے مدینہ باشی تو کب یہ ہو گا اثر بتا دے

نہ جیو جنگل میں چین پاوے نہ کوئی بستی میں دکھ بٹاوے
جہاں میں لیجا کے اس کو بیٹھوں پیا کوئی ایسا گھر بتا دے

جو واکا درشن کبھی نہ پاؤں سکھی ری کیونکر نہ جی گنواؤں
جئے جو کوئی یہ دکھ اٹھا کر کسی کا ایسا جگر بتا دے

یہ ہمری چھتیاں ہیں جھیلکر دکھ بھرا نہ ممتاز پیت سے گھ
کڑی اٹھا دے جو ایسی غم کی کوئی تو ایسا بشر بتا دے

جاں نثارِ محمدِ عربی
چار یارِ محمدِ عربی

دوستدارِ خدائے اکبر ہے
دوستدارِ محمدِ عربی

دونوں عالم میں نور ہے کیونکر
ہے بہارِ محمدِ عربی

مکہ ہو یا مدینۂ انور
دونوں دارِ محمدِ عربی

بہرِ اُمت رہیں سدا گریاں
چشمِ زارِ محمدِ عربی

اپنے اللہ کی رضا کا تھا
کار و بارِ محمدِ عربی

سب دو یاروں سے یار وافضل ہے
یہ دو یارِ محمدِ عربی

ہر کسی کو خدا نصیب کرے
بس دیدارِ محمدِ عربی

دونوں عالم میں ہو گیا مشہور
افتخارِ محمدِ عربی

جن کو صدیق اور عتیق کہیں
یارِ غارِ محمدِ عربی

وقر گر چاہتا ہے تو اپنا
لکھ وقارِ محمدِ عربی

ہے نذیرِ حزیں ازل سے عزیز
جاں نثارِ محمدِ عربی
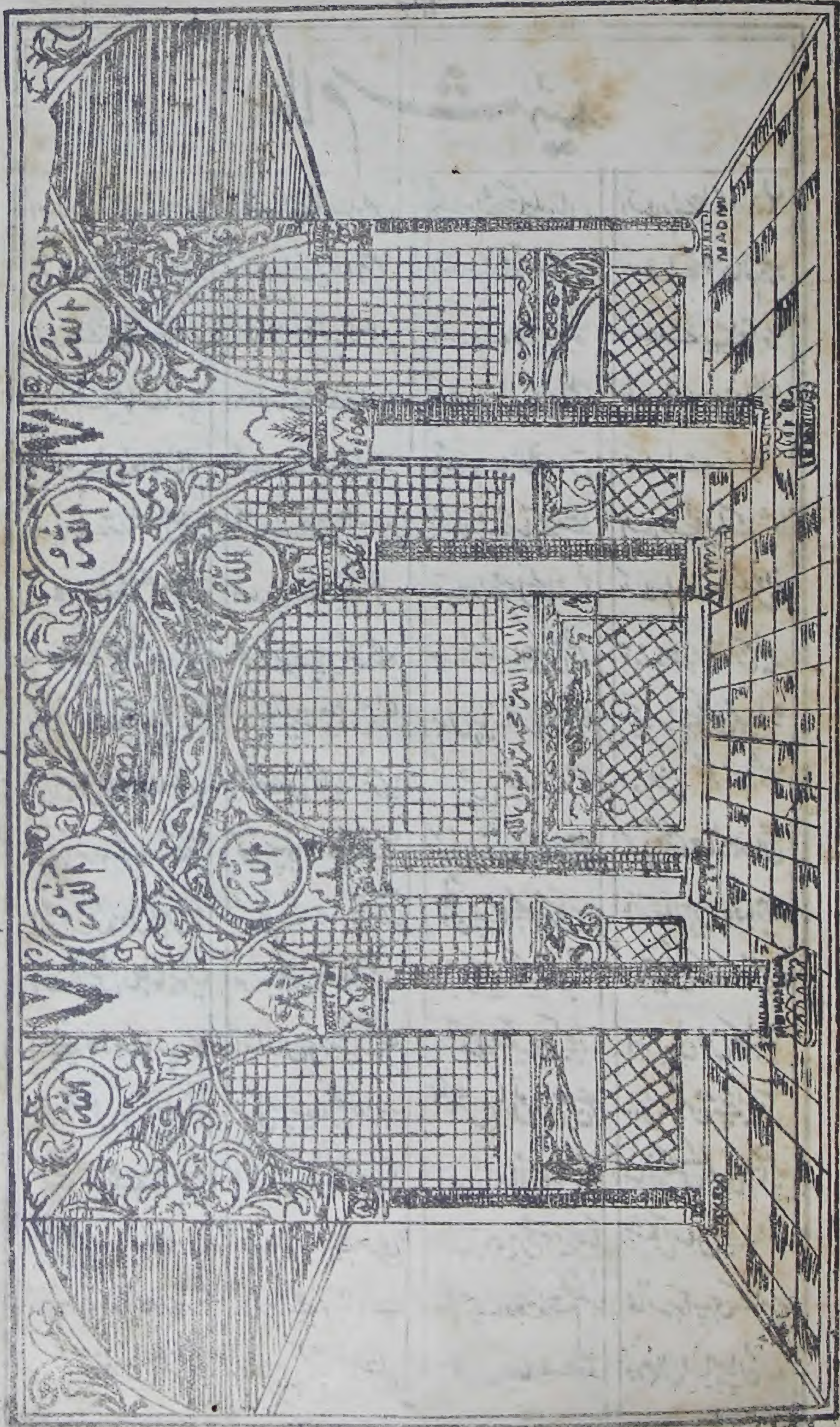
نقشہ روضۃ المبارک سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (اندر کی طرف سے)

سلام شہید

السلام اے آفتابِ دادِ دیں
السلام اے قبلہ گاہِ اہلِ دیں
السلام اے شاہِ عظمت اکتسلام
السلام اے پیشوائے انبیا
السلام اے زبدۂ اربابِ علم
السلام اے شاہِ شاہاں السلام
السلام اے غمزدوں کے دستگیر
السلام اے دو جہاں کے بادشاہ
رحم کر رحم اے کریمِ بیکساں
گو بُرا ہوں یا بھلا جیسا ہوں میں
کوئی اٹھا بادۂ وحدت سے مست
یاں تو ہیں ہول اور دل مایوس ہے
ہاتھ خالی اس طرف جاتا ہوں میں
باپ بیٹے کا نہ بیٹا باپ کا
سخت مشکل ہے کہ وقتِ جانکنی
سخت طوفانِ بلا ہے نزعِ روح
ایسی مشکل میں خبر لیجے مری
اُس گھڑی رحم آپکا درکار ہے
جب آئیں قبر میں منکر نکیر

السلام اے انتخابِ اولیں
السلام اے بادشاہِ مرسلیں
السلام اے بارِہ رفعت السلام
السلام اے مقتدائے اولیا
السلام اے قدوۂ اربابِ علم
السلام اے جانِ جاناں السلام
السلام اے ہادیئے ہر شخص و میر
مجھ غریبِ خستہ پر بھی اک نگاہ
چھوڑ کر یہ آستاں جاؤں کہاں
سگ ترے ہی در کا کہلاتا ہوں یہاں
کوئی پہنچا ساغرِ خلّت بدست
شرم ہے اور حسرت افسوس ہے
اور تہی دستی سے شرماتا ہوں میں
آسرا واں ہے تو بیشک آپکا
ہوتی ہے شیطاں کو فکرِ رہزنی
آپ اُس طوفانِ آفت کے ہیں نوح
سیدِ عالم مدد کیجے مری
گر کرم کیجے تو بیڑا پار ہے
دستگیری کیجیے یا دستگیر

السلام اے دستگیرِ بیکساں
السلام اے بو آدم را سبب
السلام اے گوہرِ تاجِ قبول
السلام اے باعثِ ایجادِ خلق
السلام اے مظہرِ انوارِ حق
السلام اے انبیا کے مقتدا
السلام اے دردِ دل کے چارہ ساز
چارہ سازِ بیکساں بیکس ہوں میں
ہوں پیاسا شربتِ دیدار کا
فکر رہتی ہے مجھے یہ روز و شب
کوئی اپنے زہد پر نازاں چلا
کون پوچھیگا مجھے پُر گناہ
عابدوں کے ساتھ کیونکر جاؤں میں
دستگیرا دستگیری کیجیے
کشمکش میں یاں تو اپنی جان ہے
باپ بیٹا بھائی کام آتا نہیں
جب تباہی میں پھنسی میری جہاز
دم نکلجائے وہ صورت دیکھکر
شکل انکی دیکھکر مضطر ہوں

السلام اے چارۂ دردِ نہاں
السلام اے خلقِ عالم را سبب
السلام اے پیمبرِ معراجِ قبول
السلام اے موجبِ بنیادِ خلق
السلام اے مصدرِ اسرارِ حق
السلام اے اولیا کے پیشوا
السلام اے خواجۂ بیکس نواز
آرزو مندِ درِ اقدس ہوں میں
تجھ سوا ہے کون مجھ بیمار کا
روزِ محشر ہیں لگے سب ہم حساب و طلب
کوئی اٹھکر جھاڑ کر داماں چلا
ہاتھ خالی میں چلا دربار میں
رو سیہ اس منہ کو کیسے دکھلاؤں میں
آبرو میری بحال رکھ لیجیے
واں وہ دشمن در پئے ایمان ہے
ساتھ بیکس کے کوئی جاتا نہیں
مشکل آساں کیجیے بندہ نواز
خاتمہ ہو آپ ہی کے نام پر
وہ جمالِ دلربا پہچان لوں

دولتِ دیدار جس دم پاؤں نہیں
حال میرا آپ سے مخفی نہیں
آتشِ دوری جلاتی ہے مجھے
رحمتِ عالم خدا کے واسطے
آس مجھ رنجور کی مت توڑیئے
آستانہ پر بلا لیجے مجھے
ورنہ کوچے تک ہی جاؤں بلا ک

قبر میں اُٹھکر خاک ہو جاؤں نہیں
شرحِ غم پھر کیا کہے اندر نگیں
اور تپ ہجراں ستاتی ہے مجھے
اپنے حُسنِ دلربا کے واسطے
تشنہ کو محروم یوں مت چھوڑیئے
وصل کا ساغر پلا دیجے مجھے
وا انکی خاکِ پاک سے ملجائے خاک

گردِ پھر پھر کر کبھی قربان ہوں
ہاں طبیبِ نہر ہاں بیمار ہوں
ہجر میں ایسا نہ ہو یا شاہِ دیں
چار یارِ باصفا کے واسطے
ہجر میں اتنک جو گذری زندگی
رات دن ہوتا ہے بس ملا
نام نامی پر ہو حسنِ اختتام

اُس کفِ پا سے کبھی آنکھیں ملوں
دردِ ہجراں سے بہت لاچار ہوں
ہند کا ہو جاؤں نہیں زیرِ زمیں
اہلِ بیتِ مجتبےٰ کے واسطے
زندگی سے ہے مجھے شرمندگی
عمر بھر نظارہ اُس درگاہ کا
خاتمہ ہو نام اُسکا والسلام

تضمین بر غزل سعدی

یہ عجیب کیسی بہار ہے
یہ جو گریاں شبنم زار ہے
کہ جو گل ہے یا کوئی خار ہے
اسی گل پہ سینہ فگار ہے
ہے کلی چمن میں کہ ہار ہے
ہوا اُس جگہ پہ قرار ہے
جو ہے آپ کا وہ نثار ہے
نہیں ان فرشتوں کو بار ہے

بلغ العلےٰ بکمالہ
کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

ہیں ملک کہ اتی یہ ولولہ ہے
یہ بتا رہی ہے کہ آرہا
یہی لامکاں میں پکارا ہے
وہ براق پر جو سوار ہے
لئے ہار رحمت حق کی ہے
یہی عرش و کرسی کا ہے بنا
جو کھڑی ملک کی قطار ہے
یہ ہمارا سب کا سنگار ہے

بلغ العلےٰ بکمالہ
کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

ہے ریاضِ خلد سجا ہُوا
لئے شمع نور ہیں ہاتھ میں
شہِ دیں کے آنیکی دھوم ہے
کوئی شوق میں کہا جھوم ہے
صفیں باندھے جن و ملک ہیں سب
کوئی اس نظارے پہ ہے فدا
ہُوا حور و نکا بھی ہجوم ہے
کوئی لینا ہاتھوں کو چوم ہے

بلغ العلےٰ بکمالہ
کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ و آلہ

ہیں بڑھ کے او سب سے کل انبیا یہی دیکھو حق کے حبیب ہیں	سنتے ہیں آپ انکی ہے خبر یہی ذکر خیر ہے عرش پر	جو ملائکہ حبیب اسن ہیں ہے جو ابر رحمت ایزدی	وہ دکھا رہے ہیں کروفر وہ لٹا نا سر پہ یہی ہے گھر
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلوا علیہ و آلہ	
ہیں زمین فلک کے جابجا وہ صفا و صدق کی تنویر	پنچھے تخت ہائے زمرد پہ ہیں عجب سے جھوم رہے ہیں	زر و نقرہ کی ہیں کرسیاں وہ شمایاں شب میں ہیں روشنی	ہیں وہ اپنی اپنی جگہ پہ جچے ہیں مہ و مہر میں یہ ضیا نہیں
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلوا علیہ و آلہ	
اٹھا شور اتنے میں چرخ پر کیا جن کو ہم نے کہ سجدہ تھا	کہ وہ آگئے شہ دو جہاں ہے جبرائیل ہیں پاسباں	ہوئی پیدا جنکے لئے زمیں ہیں تمام جن پہ نزہ اکتیں	بنا جن کے واسطے آسماں ہوئی ختم جملہ ہیں خوبیاں
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلوا علیہ و آلہ	
جنہیں کہتے حق کے پیارے ہیں وہ بشر کہاں ہے دکھاؤ تو	تو یہی ہیں دیکھو وہ مہ جبیں نہیں جسکا سایہ بنا کہیں	یہ لباس سارا بشر کا ہے یہ سکوت کی ہے لا جگہ	یہ وہ خو نہیں ہے وہ بو نہیں کہ ہے کیا وہ صورت نازنیں
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلوا علیہ و آلہ	
ہے یہ جلوہ جلوۂ حق نما وہ بشر ہو یا کہ فرشتہ ہو	جنہیں آج یہاں پہ قیام ہے ہے یہ وہ شاہ جو انکا غلام ہے	یہ فروغ انکے قدم سے ہے وہ سنو وہ سب کے نبی ہیں	جو ہوا فلک پہ قیام ہے ہاں محمد انبیا کا نام ہے
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلوا علیہ و آلہ	
یہ وہ نام سرو پاک ہے	وہ خلد پہ ہے یہی لکھا	وہ بہشت میں ہے کوئی محل	کوئی قصر ایسا نہیں ملا

کہ لکھا ہوا جہیں نام اُن کا ــ شہ دوجہاں کے جناب کا ــ یہ ہے نور چشم فرشتگاں ــ دل و جاں سے آپ پہ ہیں سب فدا

بلغ العلےٰ بکمالہٖ ــ کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ ــ صلوا علیہ و آلہٖ

خمسہ

کملی اوڑھے ہوئے اے ناز کے پالے آجا ــ اپنے قدموں سے مری آنکھیں لگالے آجا
اے مرے عالمِ رویا کے اُجالے آجا ــ خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹالے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

خاک سے اپنے مسافر کو اٹھالے آجا ــ دور منزل ہے غریبوں کی دعا لے آجا
بے بسی پر مری سب کو تیرے نالے آجا ــ بیکسی پر مری خوں روتے ہیں چھالے آجا
راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا

انبیا میں سے کسی نے نہ یہ رتبہ پایا ــ تجھ پہ اللہ ہے یوسف پہ زلیخا شیدا
کون ہے عرش مکاں کون ہے شاہِ دوسرا ــ کون ہے ماہِ عرب کون ہے محبوبِ خدا
اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

اے مسیحا مرے کیا رنگ کھلا رکھا ہے ــ مری بالیں پہ طبیبوں کو بٹھا رکھا ہے
ملک الموت نے گو شور مچا رکھا ہے ــ دم تری دید کو آنکھوں میں لگا رکھا ہے
لے رہے ہیں ترے بیمار سنبھالے آجا

مرے مولا مرے عصیاں مجھے شرماتے ہیں ــ ہو سکتے تن سے ہیں سو اگننے میں کب آتے ہیں
بال بیکا نہ ہو اعمال کو تُلواتے ہیں ــ ہوں سیہ کار مرے عیب کھُلے جاتے ہیں
کملی والے مجھے کملی میں چھپالے آجا

ہم سے عاصی ہیں گنہگار سبک دہ مختاط ــ نیکیوں کی ہے کمی بار گنہ کی افراط

تھکے ماندوں ہیں کہاں پار اُترنے کی بساط ۔۔۔ دیکھتے ہیں تجھے [illegible] کے ضعیفانِ صراط

ڈگمگاتے ہیں کون سنبھالے آجا

شبِ معراج میں کیا لطف تھا اللہ غنی ۔۔۔ خود کہا خالقِ اکبر نے کہ اے میرے نبی
ہم نے عرفاں کے خزانوں کی تجھے دی کُنجی ۔۔۔ وقف ہے تیرے لئے دولتِ کنزِ مخفی

کُھل گئے ہفت سماوات کے تالے آجا

متصل عرش کے جب وہ شہِ بطحا گذرا ۔۔۔ بولے قدسی کہ وہ اللہ کا پیارا آیا
دھوم تھی چار طرف صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ۔۔۔ پہنچا محبوب تو مشاطۂ رحمت نے کہا

خلوتِ راز ہیں اے ناز کے پالے آجا

خلوتِ راز سے پھر عرش پہ آواز آئی ۔۔۔ مرے محبوب خوش اسلوب رسولِ عربی
اے مرے لاڈلے اے ہاشمی اے مطلبی ۔۔۔ ہم نے خوش ہو کے تجھے ساری خدائی بخشی

اپنے بند دل کو کیا تیرے حوالے آجا

گلِ خوبی ہے تو اور گلشنِ وحدت ہے یہاں ۔۔۔ جس کی صورت ہے تو اُس حسن کی سیرت ہے یہاں
مائیہ ناز ہے تو آیۂ اُلفت ہے یہاں ۔۔۔ رنگِ وحدت ہے یہاں غنچۂ خلوت ہے یہاں

اے گلِ گلشنِ لولاک لما لے آجا

ہم نے دیکھا تجھے تو دیکھ ہمارا جلوا ۔۔۔ بے تکلف یہاں پہنے ہوئے نعلین آجا
آبھی جا طالب و مطلوب میں پردہ کیسا ۔۔۔ لامکاں اپنا مکاں عرش سمجھ فرش اپنا

تو ہمارا ترے ہم چاہنے والے آجا

ہائے دل ایک جوانِ عربی نے چھینا ۔۔۔ آرزو ہے کہ مدینے میں ہو مرنا جینا
اکبر آتا نہیں خوش ہند میں کھانا پینا ۔۔۔ صورتِ لالہ ہے پُر داغ بیاں کا سینا

پڑ رہے ہیں ترے بیمار کے لالے آجا

مُسدّس

تری تصویر جب روزِ ازل حق نے تھی بنوائی
ملک سے تری توصیف جب کچھ بھی نہ بن آئی
ہوا خود تجھ پہ شیدا دیکھ کر طرزِ دل آرائی
خدا نے دیکھ کر تیری طرف یہ بات فرمائی

ترا زیبد شہنشاہی در اقلیمِ دل آرائی
بدیں شوخی و زیبائی بدیں خوبی و رعنائی

کہا تو کیا کہا تو حسن میں یوسف سے عالی ہے
خیالِ مدح سب میرا خیالِ لاؤ بالی ہے
تری تشبیہ پر صادق مثال بےمثالی ہے
کسی کا یہ سخن مصداق شانِ لایزالی ہے

ترا زیبد شہنشاہی در اقلیمِ دل آرائی
بدیں شوخی و زیبائی بدیں خوبی و رعنائی

تری ایسی ہے وہ صورت کہ صوفی گر بھی مفتوں ہے
کہوں کیا تجھکو تو کیا ہے عجب اک سرِ مکنوں ہے
شہا بس کشورِ خوبی میں شاہی تجھکو موزوں ہے
تری توصیف میں اس شعر کا ادنےٰ سا مضموں ہے

ترا زیبد شہنشاہی در اقلیمِ دل آرائی
بدیں شوخی و زیبائی بدیں خوبی و رعنائی

تری جو شان ہے وہ مظہرِ شانِ الٰہی ہے
طبیعت کچھ مری توصیف لکھنے کو جو چاہی ہے
خدا کے بعد زیبا تجھکو دو عالم کی شاہی ہے
ندا ہاتف نے دی اسکے سوا کہنا مناہی ہے

ترا زیبد شہنشاہی در اقلیمِ دل آرائی
بدیں شوخی و زیبائی بدیں خوبی و رعنائی

حسینانِ جہاں میں کب یہ خوبی یہ نزاکت ہے
تری صورت تو کیا ہے صانعِ بیچوں کی قدرت ہے
نہ یہ نکہت ملاحت ہے نہ ایسا حسن صورت ہے
یہاں تو کیا فلک پر بھی اسی حسن کی شہرت ہے

ترا زیبد شہنشاہی در اقلیمِ دل آرائی

بدیں شوخی و زیبائی بدیں خوبی و رعنائی

شب معراج جب تشریف لائے حجرے سے باہر
ملائک خفتے تھے در پر رہے وہ دیکھ کر ششدر

ظہور شانِ مطلق تھا جمالِ چہرۂ انور
فقط جبرئیل نے اتنا کہا واللہ یا سرور

ترا زیبد شہنشاہی در اقلیم دل آرائی
بدیں شوخی و زیبائی بدیں خوبی و رعنائی

براقِ باد پا کرنے لگا شوخی جو کچھ اُس دم
محمد مصطفٰے ہیں یہ یہی ہیں سرورِ عالم

کہا جبرئیل نے جائے ادب ہے تو نہیں محرم
یہ سنکر وہ زبانِ حال سے کہتا تھا یوں پیہم

ترا زیبد شہنشاہی در اقلیم دل آرائی
بدیں شوخی و زیبائی بدیں خوبی و رعنائی

گئے قوسین میں جب تم خدا نے یہ کہا تم کو
مجھے دکھلاؤ اپنی شکل اور جلوہ مرا دیکھو

کہا اب پردہ ہے کس کا آؤ میرے پاس آ بیٹھو
جو بیٹھے پاس تم حق نے کہا یہ دیکھکر خوش ہو

ترا زیبد شہنشاہی در اقلیم دل آرائی
بدیں شوخی و زیبائی بدیں خوبی و رعنائی

ترے عشاق اے پیارے بہت حیران و مضطر ہیں
کبھی روضہ کے صدقے ہوں کبھی روضہ کو آ چومیں

تمنا ہے یہ سب کو اس درِ اقدس پہ آ بیٹھیں
حرم میں لے چل کبھی ممتاز کے ہمراہ للکاریں

ترا زیبد شہنشاہی در اقلیم دل آرائی
بدیں شوخی و زیبائی بدیں خوبی و رعنائی

تمت

باہتمام ملک چراغدین مالک کریکٹیو پرنٹنگ الیکٹرک ورکس لاہور

گلشن فرخ معروف بہ نعت سروار یثرب

یہ کتاب جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں عاشق جمال مصطفےٰ دلدادۂ انوار نبوی بی بی سلطان فرخ بنت شیر علیخان افغان نے تصنیف کی ہے مشتاقان جمال رسول اکرم اس کتاب کو پڑھیں اور اس عاشق جمال انوار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آتش عشق کو دیکھیں۔ کہ ایک عورت زاد افغانستان کی رہنے والی اردو زبان میں اپنے درد فرقت کو کس طرح سرکار میں عرض کرتی ہے۔ قیمت ۳ر

دریائے حقیقت

یعنی پنجابی دوہڑے ہاشم شاہ۔ یہ کتاب آشنایان طریقت و واقفان رموز حقیقت شناوران دریائے توحید و عاشقان الٰہی کے لئے درد بھرے جواہرات کے ٹکڑے ہیں۔ قیمت ۲ر

دریائے معرفت

از تصنیف لطیف حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ فرد فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ مجموعہ پنجابی زبان میں قابل دید ہے جس میں کسب نامہ بافندگان، سی حرفی نصیحت۔ باراں ماہ فرد فقیر درج ہیں۔ نہایت خوش قلم ۱ر

قصیدہ بردہ مترجم اردو، و پنجابی

اس کتاب میں قصیدہ بردہ کا نہایت موثر طریق سے منظوم پنجابی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

دیوان حضرت شاہ شرف الدین بو علی قلندر — دیوان حضرت سلطان العارفین سلطان باہو

دیوان حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر گیلانی

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

مترجم بزبان پنجابی معہ اصل

تینوں کتابیں بصرف زر کثیر اعلےٰ درجہ سفید کاغذ پر خوش قلم جدا جدا چھپ کر تیار ہیں۔ مترجمہ جناب مخدومی و معظمی مولانا مولوی محمد شاہ الدین صاحب قادری سروری۔ یہ ایسی مقبول عام و موثر نظم ہے کہ کوئی خوش الحان پڑھے تو سامعین فوراً وجد میں آ جائیں۔ کتابیں دیکھنے قابل ہیں قیمت نمبر ۱ ۱۲ر نمبر ۲ ۳ر نمبر ۳ ۱۲ر